رسالہ

طب متعلقہ عدالت

یعنے

میڈیکل جو رس پروڈنس

مولفہ

رحیم خان - خان بہادر

آنریری سرجن

میڈیکل فیلو ممبر سینیٹ پنجاب یونیورسٹی سپرنٹنڈنٹ و

مدرس علم و عمل طب جماعت ہندوستانی

میڈیکل سکول

لاہور

بامداد پنجاب یونیورسٹی

سنہ ۱۸۸۱ء

مطبع انجمن واقع لاہور میں چھپا
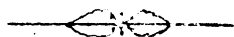
دیسی طبیب ہسپتال اسسٹنٹ اور وہ وکلا جو انگریزی نہین جانتے
کئی سال سے اِسبات کے شکایت کرتے تھے کہ پنجاب یونیورسٹی نے
اکثر علوم مین بہت اچھی اچھی کتابین تصنیف کی ہین مگر ابتک کوئی بھی
ایسی کتاب نہین لکھی ہے جسکی مدد سے ہم لوگ عدالت کے روبرو اُن
طبی معاملات مین بحث کرسکین جو قانون کے متعلق ہین۔ پس اِس شکایت
کے رفع کرنے کے لئے حسب الارشاد میڈیکل فکلٹی بندہ نے اِس رسالہ
کو لکھا۔ اور اِسکے لکھنے مین صرف اپنے ہی تجربہ کو کافی نہین سمجھا بلکہ یوروپ
کے اُن مصنفون کی کتابون سے بھی بہت مدد لی جنکو اِس فن مین کمال
حاصل ہے جیسے ڈاکٹر آر۔ فیلا۔ ڈاکٹر کیسپر۔ ڈاکٹر ٹیلر۔ ڈاکٹر گائی۔

اور ڈاکٹر چی ۔ وزش اور بندہ اُن عنایت فرماؤن کا بہی مشکور ہے جنہون نے سمیات نباتی کے عمدہ عمدہ نمونے بندہ کو لاکر دکہلائے چنانچہ لاہور کے زبدۃ الحکماء جناب حکیم مرزا محمد علی بیگ صاحب ۔ وجناب حکیم الہ دین صاحب وجناب حکیم متیاداس صاحب وجناب حکیم غلام محمد صاحب *

رحیم خان

لاہور ۔ ۱۸ ۔ جولائی ۱۸۸۰ء

فہرست مضامین

حصّہ اوّل

باب اوّل

تعرلف علم طب متعلقہ عدالت اور ہدایات اُن طبیبون کے لئی جنکو عدالت مین شہادت دینی پڑتی ہے

طبّی مدرسون مین علم طب کے کل فنون پڑھاے جاتے ہین جنکی مدد سی طبیب بیماری پہچان سکتا ہی اور اُسکا علاج بہی بخوبی کرسکتا ہی - اگرچہ وہی فنون عدالت مین بہی کار آمد ہو سکتے ہین پہر بہی چند خاص باتین ایسی ہین جنکی بغیر جانے عدالت کے سؤلون کا جواب بخوبی ہنہین دیا جا سکتا - پس یہی وجہ ہی کہ تہوڑے عرصہ سے ہر ایک طبّی مدرسہ مین اُن خاص باتون کا بیان الگ الگ کیا جاتا ہی - اُن بیانات کے مجموعہ کو ایک علیحدہ فن قایم کرکے اُسکا نام میڈیکل - جو - رِش - پرو - ڈِنش رکہا ہی تاکہ طبیب عدالت کے اُن سوالون کا جواب جو متعلق طب کے ہین بخوبی دے سکے ٭

پس واضح ہو کہ یہ وہ حصہ علم طب کا ہی جس سے عدالت کو ایسی مقدمات
کے فیصل کرنے مین مدد پہنچتی ہے جیسے زہر خورانی یا ضرب و زخم وغیرہ
وغیرہ - حکمت کے یہ کل فنون حسب موقع اور بموجب ضرورت کے عدالت
کو مدد دیتے ہین چنانچہ تشریح * علم افعال الاعضای * علم علاج الامراض *
علم کیمیا * علم نباتات *
پس طبیب کو چاہئے کہ حکمت کے کل فنون کے علم وعمل سے واقفیت
کما ینبغی رکھے - تجربہ وسیع پیدا کرے - اور حسب موقع اور بموجب
ضرورت عدالت کے اپنے علم اور تجربہ کو کام مین لاوے * طبیب
کو چاہئے کہ جب کوئی امر قانونی جو متعلق طب کے ہو اُس سی دریافت کیا
جاوے اُسکو شافی طور پر حل کر سکے *
عام طبیب اور انمین فرق ہے جنکو عدالت مین زہر خورانی یا کسی اَور حادثہ
کی نسبت شہادت دینی پڑتی ہے کیونکہ عام طبیب کو صرف علاج و معالجہ
اور اپنے بیمار کے شفا سے مطلب ہے لیکن دوسری کو زندہ اور مردہ دونوکی
نسبت عدالت کو اس غرض سے مدد دینی پڑتی ہے کہ جس سے مُجرم
گرفتار ہو جائے یا بیگناہ الزام سے بری ہو جائے - مثلاً کسی خاص
صورت مین اِن سے یہ دریافت کیا جا سکتا ہی کہ متوفی مرض سے مرگیا
یا کسی حادثہ سے - پس اِس سوال کے جواب کے لئے طبیب کو اپنی حکمت کے
کُل فنون پر غور و فکر کرنا چاہئے تاکہ مجرم سزایاب ہو جائے - بعض طبیب
ایسا سمجھتے ہین کہ ہم کو عدالت سی کچھہ غرض واسطہ نہین ہمارا تو کام صرف

بیماری کے علاج کا ہی - یہ اِنکی سمجھہ کا پہیر ہے کیونکہ ایسا کوئی بہی طبیب
نہین ہی جسکا مطب وسیع ہو اور وہ کبہی نہ کبہی عدالت مین واسطے شہادت
کے بلوایا نہ جاوے - مثلاً فرض کرو کہ ایسے خیال کے کسی طبیب کو کسی
ایسے بیمار کے علاج کا اتفاق ہو جسکو بارادہ قتل کسی نے زہر کہلا دیا ہو اور
اُسکو اُسوقت یہ معلوم نہ ہو اور نہ اِسبات کا شک گزرے کہ جو علامات
اُس بیمار مین پیدا ہوئی ہین وہ بسبب زہر خورانی کے پیدا ہوئی ہین
اور فرض کرو کہ باوجود مناسب علاج کے بہی مریض تلف ہو جاتی - تو اِس
صورت مین وہ طبیب گواہی دینے سے کیونکر انکار کر سکتا ہی اگر گزر کرنا
چاہی تو عدالت اُسکو مجبور کرے گی - اور جب عدالت مین گیا تو اِس پر
بہی اُمید ہے (کیونکہ سند یافتہ طبیب ہی) کہ سمیات کے اثرون کے باب
مین عدالت جو کچہہ اِس سے دریافت کرے گی وہ اِسکا جواب شافی دیگا
مثلاً اُسکو یہ جاننا چاہئی کہ خاص کوئی زہر کس مقدار مین مہلک ہوتا
ہی یا کتنے عرصہ بعد بیمار کو ہلاک کرتا ہی - اگر وہ یہ کہے کہ متوفی بسبب
بیماری کے مرا ہی اور زہر کے سبب سے نہین تو عدالت اُسسے یہ دریافت
کر سکتی ہے کہ بتلاؤ وہ کون کونسی بیماریان ہین جنکی علامتین اور صورت
حال تشریحی بعد وفات زہر کے علامتون کے مشابہ ہوتی ہین اور یہ بہی کہ
اِن دونو مین کیا فرق ہے - اور شاید یہ بہی پوچہہ بیٹھے کہ زہر کی شناخت
کی بابت جو جو ترکیبین رائج ہین اُنمین کیا نقص ہے ؞

اور فرض کرو کہ وہی طبیب کسی ایسے شخص کے علاج کے واسطے بلایا جائے

جو دنگے مین مجروح ہوگیا ہو اور اُس زخم کے سبب جلد مرگیا ہو تو عدالت
گواہی کے واسطے اُسکو مجبور کرسکتی ہے اُسوقت اِسسے اُن سارے
امور کی بابت دریافت کرسکتی ہے جنسے جرم ثابت ہوسکے۔ مثلاً اُسسے
یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ بتلاؤ اُس زخم کی کیا پہچان ہی جو فوراً بعد موت
کے لاش پر پیدا کیا گیا ہو اور کس قسم کے آلہ سے متوفی زخمی ہوا تھا۔ آیا
کسی قاتل کے ہاتھہ سے زخمی ہوا تھا یا اتفاق سے اور اسکے زخم سے
کسقدر خون بہا ہوگا۔ آیا بعد زخمی ہونے کے متوفی قابل اِسبات
کے تھا کہ اِس سے حرکت یا کوئی کام ہو سکے۔ اِسکے کپڑون یا اِسکے
چہرے پر جو داغ ہین وہ خون یا کسی اور چیز کے ہین۔ مرتے وقت اِس نے
تم سے کیا بیان کیا تھا ٭ غرض اِس قسم کے سوالات اُسی طبیب سے
حل ہوسکتے ہین جس نے طب کو علاوہ علاج و معالجہ کے اِس غرض سے
پڑھا ہو کہ عدالت کو طبی معاملات مین مدد دے سکے۔ قطع نظر اِن ساری
باتون کے طبیب کو یہ بہی تو خیال کرنا چاہئے کہ اگر وہ ایسے سوالات کے
جوابات بوقت ضرورت نہ دے سکے جس سے مجرم سزایاب ہو جائے
اور بیگناہ سزا سے بچ جائے تو اِسکا علم کس کام کا ٭ پس ہر طبیب کو
یہ یاد رکہنا چاہئے کہ چاہے اپنے کو وہ کتنا ہی بچا دے کبھی نہ کبھی اپنے
مطب مین عدالت مین واسطے شہادت کے اِسکو ضرور جانا پڑیگا اور جو
عدالت کے طبی معاملات مین ناواقف ہوگا تو اپنے علم پر بٹا لگائیگا اور
لوگون مین مطعون ہوگا ٭

بعض طبیب ایسی بھی ہین جنہون نے عدالت کے طبّی معاملات کو ہیچ سمجھہ رکھا ہی مگر گا ہے گا ہے شہادت دینے کی جرات کی ہی اس خیال سے کہ جو جو سوالات طب کے نسبت عدالت مین کیئے جاتے ہین اُنکے جوابات سی نتو وکیل اور نہ حاکم واقف ہین - ہم جو چاہینگے سو بیان کر دینگے کوئی گرفت کرنے والا نہین ہے - ایسے حکیم غلطی پر ہین کیونکہ اب ہر وکیل جو اپنے فن مین کامل ہوتا ہے عدالت کے متعلق جو جو طبّی معاملات ہین اُن سے واقفیت پیدا کرتا ہی اور خاصکر ایسے امور سے تو ضرور ہی واقفیت رکھتا ہی مثلاً زخم + بچہ کُشی - اور زہر خورانی ❊

پس اپنے بیانات کو تا کہ وہ گرفت مین نہ آسکین حکمت کی اصطلاحات سے کتنا ہی مغلق کر دین - اور اِدہر اُدہر کی باتون سے کتنا ہی پیچیدہ کر دین پھر بھی وکیل کی گرفت مین آہی جاتے ہین - علاوہ ازین ایسے طبیب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی سنگین مقدمہ دیوانی یا فوجداری کا ہوتا ہے تو اُسمین وکیل طبیبون سے ایسے ایسے نکتہ دریافت کر لیتے ہین جن پر اُنکو عدالت مین بحث کرنی پڑتی ہے - پس جبکہ یہ حال وکلا کا ہی اور جبکہ وہ مشہور چالاک شمار کیئے جاتے ہین تو ایسی طبیب سکا بھلا کب پتا لگنے دیتے ہین جنہون نے عدالت کے طبّی معاملات کو ہیچ سمجھہ رکھا ہی ❊

ایسے آدمیون کی نسبت جو ضرب و زخم یا زہر یا کسی اَور شدید قسم کے حادثہ سی مر جاتے ہین طبیب کو امور ذیل پر ضرور توجہ کرنی چاہئے چنانچہ

اوّل - اگر معلوم ہو سکے تو ٹھیک وقت موت کا اپنی یادداشت کی کتاب مین درج کر لین تاکہ یہ بتلا سکین کہ بعد گزرنے حادثہ کے کتنے عرصہ تک متوفی زندہ رہا تھا ۞

دوم - دریافت کرین کہ لاش کس حالت اور کس وضع پر پڑی ہے ۞

سوم - اسکے کپڑونکا کیا حال ہے ۞

چہارم - اسکے ارد گرد کے اسباب کو ملاحظہ کرین مثلاً کوئی شے یا پڑیا یا کسی قسم کا آلہ اسکے ارد گرد ہے یا نہین اور جو ہے تو دیکھین کہ لاش کے کس موقع پر ہے - کسی قسم کا عرق لاش کے پاس اگر گرا ہوا اس کو جمع کر کے بحفاظت رکھہ چھوڑین ۞

پنجم - اگر لاش کو چیر کر امتحان کرنا ہو تو قے کا مادہ جو لاش کے پاس ہو اسکو جمع کر رکھین ۞

ششم - لاش کی بیرونی حالت کو دیکھین آیا رنگت اسکی زردی ہے یا پیلی ۞

ہفتم - لاش کے چہرہ کا ملاحظہ کرین ۞

ہشتم - اسپر نشان ضرب و زخم کے ہین یا نہین - اور دیکھین اسپر خون کے داغ اور پوشاک اسکی بکھری ہوئی ہے یا نہین ۞

نہم - اسکو دیکھین کہ لاش کے کس کس موقع پر زخم ہین اور انکی شکل اور رُخ کو بھی خوب طرح ملاحظہ کرین ۞

دہم - ہاتھہ - پانون - شکم - دہن اور بغلون کو ہاتھہ لگا کر دیکھین کہ وہ گرم

ہین یا ٹھنڈے ۔

یازدہم - لاش کا کوئی حصہ اینٹھا ہوا ہی یا نہین ۔ اِن دونو اخیر کی دفعات سے تب ہی فائدہ حاصل کر سکتے ہین کہ جب یہ بہی ملاحظہ کیا جاوے کہ لاش کس قسم کے صحن پر پڑی ہے آیا ننگی ہے یا کپڑے سے ڈہکی ہی - فربہ ہے یا لاغر - جوان کی لاش ہی یا بوڑہی کی کیونکہ یہ حالات لاش کے ایسے ہین جو اسکے سرد ہو جانے یا اینٹھ جانے مین فرق ڈال سکتے ہین ۔

دوازدہم - دریافت کرین کہ متوفی کو کسی نے زندہ کس وقت دیکھا تھا ۔

سیزدہم - اُن حالات کو دریافت کرین جنسے خودکشی یا قتل کا اشتباہ ہو ۔

چہاردہم - موت کے کتنے عرصہ بعد لاش کا امتحان کیا گیا اِس بات کو اپنی یادداشت کی کتاب مین درج کرین ۔

پانزدہم - اعضاے شکم کا ملاحظہ کرین ۔ معدہ یا امعا مین آثار انفلامیشن کے پائے جاوین تو اُنکے ٹہیک موقعون کو درج کرین - وہ گل گئے یا زخمی ہو گئے یا چہد گئے یا اِنمین خون بہا ہوا ہی - اِن باتون کو بہی درج کتاب کرین ۔ معدہ کو جسم سے علیحدہ کر کے دونو سرون کو رسّی سے باندہ کر کسی صاف برتن مین رکہہ دین ۔ کہولکر دیکہنا ہو تو معدہ کو صاف برتن مین رکہہ کر چُہری سے اُس ترکیب سے کہولین جس سے اِسکے اندر جو کچھ ہو وہ ضایع نہ ہونے پاوے یا امعا کے اندر جو کچھ ہو اُس ہی ملجانا نہ پاوے ۔

شانزدہم - معدہ مین جو کچھ ہو ایک صاف برتن مین رکہکے اِسکی نسبت اِن باتون کو درج کتاب یادداشت کرین کہ (الف) اِسکی مقدار ۔

(ب) اِسکی بو جو کئی آدمیون کو محسوس ہو (ت) اِسکی رنگت (ث) دریافت کرین کہ وہ ترش ہے یا کہار (ج) دیکہین اِسمین خون یا بلغم یا صفرا ہے یا نہین (ح) اِسمین کوئی حصہ غذا غیر منہضم کا ہے یا نہین (خ) اِس کی نسبت اور کوئی خاص باتین دریافت کرین *

ہفدہم - معا اثنا عشرہ (ڈیو - ڈی - نم) مین جو کچہہ ہو اُسکو الگ رکہہ چہوڑین

ہشتدہم - بڑے رودون کی حالت اور اُنمین جو کچہہ ہو اُسکو ملاحظہ کرین کیونکہ معا مستقیم (ریکٹم رودہ) مین اگر سُدّے ہون تو اُنسے یہ ثابت ہوگا کہ موت سے تہوڑے عرصہ پہلے متوفی کو دست نہین آتے تہے *

نوزدہم - حلق اور حنجرہ کی حالت کو ملاحظہ کرین اور خوب طرح دیکہین کہ اُن مین کوئی شئے غیر جنس تو نہین ہے اور یہ بہی کہ اُنمین آثار انفلامیشن یا خراش کے موجود ہین یا نہین - اِن باتون کے دریافت سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ متوفی کے حلق کے اندر کسی نے کوئی شئے ٹہوس دی ہے کہ جس سے وہ مر گیا ہے یا اِسکو کسی نے کوئی تیز چیز پلا دی ہے *

بستم - شُش اور دل کی حالت کو دیکہین *

بست و یکم - دماغ اور نخاع کی حالت کو ملاحظہ کرین *

بست و دوم - رحم (یو - ٹے - رس) خصیۃ الرحم (او - وی - ریز) اور اندام نہانی کو ملاحظہ کرین کیونکہ عورتون کی اندام نہانی مین زہر ٹہوس دیتے ہین یا اُسکے ذریعہ اندر زخم کر دیتے ہین *

بست و سوم - جگر اور پتّہ کو کیمیا دی امتحان کے واسطے علیحدہ رکہہ چہوڑنا

چاہیے ٭

بست و چہارم - مثانہ اور اُسمین جو کچھہ ہو اُسکو امتحان کے واسطے کسی مرتبان مین الگ رکھہ چھوڑنا چاہیے ٭ غرض امور مذکورۂ بالا پر طبیب کو خاص توجہ کرنی چاہیے کیونکہ اِن سے خاص خاص حالتون مین موت کے وقت اور موت کے ٹھیک سبب کو آسانی سے بتلا سکتے ہین ٭

اگر مقدمہ زہر خورانی کا ہے تو اُس برتن یا غذا کو دکھلا سکتے ہین جسمین وہ زہر موجود ہے اور اِنہین امور کے دریافت سے اُن سوالات کو بھی حل کر سکتے ہین جو خودکشی یا قتل کے مقدمات مین عدالت یا وکیل کر سکتا ہے - اِنمین سے کسی امر کے دریافت کرنے مین اگر غفلت کیجاویگی تو مجرم کا وکیل اُسی امر کو عدالت مین پیش کریگا اور کہے گا کہ اِسی امر کے دریافت پر میرے موکل کی بریت منحصر ہے ٭ لاش کے امتحان کی ترکیب سے سند یافتہ طبیب واقف ہین کیونکہ اُنہون نے تشریح پڑھی ہے - اِس موقع پر صرف چند خاص خاص باتونکا ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین کہ

اول - جسم کے کل اعضا کو دیکھین کہ اُنمین سے کسی مین کسی بیماری کی علامت تو موجود نہین ہے ٭

دوم - اگر کوئی بھی آثار بیماری کے پائے جاوین تو اُنکو درج کتاب یادداشت کرنا چاہیے - لاش کے امتحان کے وقت اِس بات کو ضرور یاد رکھین کہ غرض امتحان سے یہ دریافت کرنا نہین ہے کہ متوفی زہر کے سبب مرگیا ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ بیماری سے نہین مرا ہے ٭

آدمی جب اچان چک مرجاتا ہے تو اُسکے دماغ دل اور بڑی بڑی گوز مین یا نشش کے اندر سبب موت کے پائے جاتے ہین - دیکھنا چاہئے کہ اِنمین سے کسی عضومین خون تو نہین ہے یا اِنمین اجتماع خونکا یا انقلابش تو نہین ہوا ہے - یا پیپ پڑی ہو یا دل کے کواڑون مین کوئی بیماری ہو - غرض اِن ساری باتون کو خوب طرح تحقیق کرکے اپنی یادداشت کی کتاب مین درج کرلین +

لاش کو قبر سے کھدوانا - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دفن کے عرصہ بعد لاش کو امتحان کرنا پڑتا ہے - جبتک لاش گلتی نہین تب تک تو امتحان سے نتیجہ اچھا نکل سکتا ہے - لیکن لاش جب گلجاتی ہے تو صرف شکم کے اعضا کے امتحان پر اکتفا کرنا پڑتا ہے - اِسصورتمین معدہ اسقدر باریک ہوکر بگڑجاتا ہے کہ اُسکے آمنے سامنے کی دونو دیوارین جُڑکر ایک دکھلائی دیتی ہین - اِس معدہ کو معہ امعا اثنا عشرہ علیحدہ کرلین اور اُسکے دونو سرون کو ڈورے سے باندہ دین + جگر اور طحال کو بھی علیحدہ کرلین تاکہ اگر ضرورت ہو تو اِنکا بھی امتحان کیا جاسکے - اگر اِنمین سے کسی عضومین زہر نہ پایا جاوے تو جسم کی کسی اَور جگہہ اِسکا ملنا دشوار ہے - لاش جب اِسقدر گلجاوے کہ اعضاے اندرونی مٹی مین ملجاوین اور جسم کی کسی بافت مین قدرتے زہر پایا جاوے تو اُس زہر کے حاصل ہونے کی بنیاد پر شک پڑنا چاہئے مگر اِسصورت مین اُس مٹی کا امتحان کیمیاوی ترکیب سے کرنا چاہئے جسمین گلی ہوئی لاش پڑی ہو - لاش جب زمین سے کھودی جائے تو طبیب کے

روبرو کسی دوست یا اقربا کو اسکی شناخت کرنی چاہئے - اور عرصہ کی فنائی ہوئی لاش سے جب اعضاے اندرونی کو نکالین تو انکو کسی برتن مین بہرکر فوراً اُس پر اپنی مُہر لگا دین - مگر وہ برتن دھاتی نہ ہو بلکہ مٹی یا شیشہ یا چینی یا لکڑی کا ہو ⁘

پہچاننا اشیا کا - یہ ضرور یاد رہے کہ زہرخورانی کا جب اشتباہ ہوتا ہے تو عدالت اِس بات کا ثبوت مانگتی ہے کہ بتلاؤ جو مادہ دست وقی وغیرہ رطوبات کا تم نے متوفی کی لاش سے حاصل کیا ہے یہ اُسیکی لاش کے ہین یا کسی اَور جگہہ سے حاصل کئے گئے ہین ⁘ فرض کرو کہ امتحان کے وقت تم نے معدہ یا کسی اَور عضو اندرونی کو لاش سے علیحدہ کیا ہے تو جس برتن مین اِنکو رکہو پہلے اچہی طرح دیکہہ لو کہ وہ برتن خوب صاف ہے - اگر اِس بات کو بہول جاؤگے تو مجرم کا وکیل عدالت کے دل مین شک ڈال دیگا کہ زہر شاید اُس میلے برتن مین تہا جسمین وہ اعضا رکہے گئے ہین ⁘ جب مشکوک اشیا تمہارے سپرد کیجا دین اُن پر اُسیوقت اپنی مُہر لگا کر ایسی جگہہ مقفل کر دینا چاہئے جسکی کُنجی کسی اَور کے پاس نہو - اگر وہ اشیا کسی غیر کے ہاتہہ لگ جائینگی تو تم وکیل کے داؤن مین آجاؤگے ⁘ جب معدہ یا کسی اَور عضو کو کسی برتن مین رکہنا چاہو تو خوب طرح بند کرکے اُسپر چمڑے یا لکڑی کی ایک تختی لگا دو اور اُس تختی پر روشن سیاہی سے متوفی کا نام - اعضا کے لاش سے نکالنے کی تاریخ معہ دن اور مہینہ کے لکہدو ⁘

ترکیب ان اشیا کے رکھنے کی جنکو کیمیاوی ترکیب سے امتحان کرنا ہو

کسی عضو اندرونی یا کسی رطوبت کو جب لاش سے نکالکر کیمیاوی طور پر امتحان کرنے کے لئے سنبھال رکھنا منظور ہو تو ان احتیاطون کے پابند رہنا چاہیے چنانچہ برتن خوب صاف اور کھلے منہہ کا ہو - برتن کو صرف اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے جتنے مین وہ عضو یا رطوبت آسکے - اُس برتن مین ایک مضبوط ٹھیک ڈاٹ لگا کر چمڑے سے باندہ دینا چاہئے تب برتن کے منہہ کو ایک اور ٹکڑے چمڑے سے باندہنا چاہئے بعد ازان اسکو ٹینی سے مڑہ کر اُسپر ایک تیسرا ٹکڑا چمڑے کا باندہ دین - اِس ترکیب سے اندر کی رطوبت تبخیر بنکر اُڑ نہین سکتی ہے - اِسمین کوئی شے عفونت کو دفع کرنیوالی نہ ملادین مگر ہان تہوڑا سا کلو-را- فارم ملادین تو مضایقہ نہین کیونکہ اِس سے وہ اشیار گلنے سے بچ رہینگی اور کیمیاوی شناخت مین بہی کلو-را- فارم حارج نہین ہوتا ⁘

جن چیزون مین اعضا کو سنبھال رکہنا منظور ہو اُنکو اچھی طور پر امتحان کرین کیونکہ بعض قسم کے کپڑون پر جو کلف لگاتے ہین اُسمین سنکھیا ہوتا ہی اور بعض قسم کے کاغذون پر بہی سنکھیا کا رنگ چڑھا ہوا ہوتا ہے مثلاً جو منقش کاغذ زیبایش کے واسطے کمرون کی دیوارون پر لگاتے ہین اُن مین سنکھیا ہوتا ہے ⁘

جو علامتین تم بیمار مین دیکھو اور جو جو نتیجے لاش کے امتحان اور کیمیاوی امتحانات سے تم کو حاصل ہون اُنکو اپنی یادداشت کی کتاب مین فوراً

درج کرلو کیونکہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ مقدمہ کی پیشی عرصہ بعد ہوتی ہے اور اُس ایام تک مجرم حوالات مین ہوتا ہے پس اُن باتون کو یادداشت کی کتاب مین درج نہ کروگے تو عرصہ بعد پیشی کے وقت تم بہت سی باتین بھول جاؤگے * تاکہ یہ کتاب عدالت مین کارآمد ہو کُل امور کو یا تو امتحان کے وقت یا بعد تہوڑی سی دیر کے اِسمین درج کرنا چاہئے *

اگر کسی سبب سے حروف ماند پڑجاوین کہ اچھی طرح پڑھے نہ جاوین اور اُنکی نقل کرنی منظور ہو تو نقل کرلین مگر اصل کو بھی سنبھال رکھین تاکہ عدالت اگر چاہے تو پیش کردین *

باب دوم

بیماری کا فریب

واضح ہو کہ بیماری کا فریب کئی مطلب سے کیا جاتا ہے چنانچہ سپاہی اور جہاز کے ملاح نام کٹانے کے واسطے یا نوکری سے بچنے کے لئے بیماری کا اکثر فریب کرتے ہین اور فقیر تاکہ محنت نہ کرنی پڑے *

علاوہ ازین مدرسہ کے لڑکے تاکہ پڑھنا نہ پڑے اکثر مرض کا بہانہ کرتے ہین - اور بعض دفعہ تاکہ قید سے رہائی ہوجاوے یا سزا معاف ہوجاوے مرض کا فریب کرتے ہین * اکثر تین قسم کی بیماریونکا فریب کیا جاتا ہے *

اول - اُن بیماریونکا جنکو ہم دیکھہ سکتے ہین یا کسی اور طور سے دریافت کرسکتے ہین

دوم - ایسی خفیف بیماریان جنکو ہم صرف فریبی کے بیان سے معلوم کرسکتے ہین

سوم - وہ امراض جو پیچیدہ ہوتے ہین +

اوّل وہ بیماریان جنکو ہم دیکھ سکتے ہین

اول کسی حصہ جسم کا بڑہ جانا یا گہٹ جانا - دوم کسی حصہ جسم کا بدڈول ہونا - سوم ضرب وزخم یا بالائی انفلامیشن[۱] - چہارم رطوبت کا بہنا - پنجم تشنجی امراض ششم امراض ازقسم فالج +

اوّل کسی حصّہ جسم کا بڑہ جانا یا گھٹ جانا جیسے رسولیان - ترکیب اِس قسم کے فریب کی یہ ہی کہ جلد کے اندر پچکاری سے ہوا بہر دیتے ہین مثلاً شکم کی جلد پر ہوا بہر کر استسقا کا فریب کرنا + فوطہ مین ہوا بہر کر ہائیڈروسیل (خصیئے مین پانی پیدا ہونا) یا فتق + ہاتہہ پاؤن کو پہلا لینا + بندہن باندہ کر جسم کو کہولکر ملاحظہ کرنے اور اُس سوراخ کی تلاش کرنے سے جس سے ہوا داخل کی گئی ہے یہ فریب گرفت مین آسکتا ہی اور سوراخ مذکورہ پر اکثر ٹکڑا اپٹی کا لگا ہوا ہوتا ہی جب بندہن کے سبب سے ہاتہہ پاؤن کی سوجن پیدا کیجاتی ہی تب اُس بندہن کے نشان کو دیکہنا چاہیے +

دوم بدڈول ہونا کسی حصّہ جسم کا - بعض آدمی اپنی پشت کی ہڈی کو دائین یا بائین جانب خم دیدیتے ہین - یہ خم صرف اکہیرا ہوتا ہے اور اسکی محدب جانب گہڑی نہین ہوتی اور مقعر جانب کی جلد پر شکن پڑ جاتی ہی

---

[۱] انفلامیشن ایک مرض ہی جس مقام جسم پر یہ بیماری ہوتی ہی وہان یہ چار علامتین پائی جاتی ہین - ۱ سرخی - ۲ گرمی - ۳ ورم - ۴ درد ۱۲

لیکن جب پشت کی ہڈی بسبب بیماری کے خم کہا جاتی ہے تب اُس خم کی محدب جانب کبڑی ہو جاتی ہی اور خم کی جلد پر اکثر شکن نہین پڑتی *
بعض دفعہ فریبی اپنے ہاتھہ پاؤن کے جوڑون کو ایسا سُکیڑ لیتے ہین کہ سچ مچ کے لنگڑے لولے بنجاتے ہین - اِسصورت مین کلو - را - فارم سُنگھا کر حالت بیہوشی مین اُسی ٹانگ یا ہاتھہ کو کھینچنے سے اُنکا فریب ظاہر ہوجاتا ہی

سوم ضرب و زخم اور انفلامیشن - اکثر ایسا کرتے ہین کہ خفیف زخم پر کوئی تیز چیز جیسے تیزاب - طوطیا - تنبا کو وغیرہ ملکر اُسکو بڑہا دیتے ہین - چنانچہ قیدی اکثر ایسا کرتے ہین کہ اپنے پاؤن پر خود زخم کرلیتی ہین یا جب کوئی خفیف زخم ہوتا ہی اُسکو بڑہا دیتے ہین - جب کسی زخم کے گرد انفلامیشن ہوکر وہ سُرخ ہو جاوے تو بیشک فریب کا اشتباہ ہوسکتا ہے

چہارم رطوبات - مقئی دوا کے استعمال سے اکثر قے کیا کرتے ہین اور قے کے مادہ مین خون یا پیشاب یا براز گھول کر ملا دیتے ہین* اسہال اور پیچش کی بیماری کی نقل کرتے ہین - مثلاً دستون مین پیشاب یا خون ملا دیتے ہین اور پیشاب مین ریت یا کنکر ملا دیتے ہین تاکہ ثابت ہو کہ فریبی ریگ مثانہ یا گردہ کی بیماری مین مبتلا ہی - اِن فضلون کو بغور ملاحظہ کرنے سے فریب گرفت مین آسکتا ہے اور قارورہ کا امتحان کمسٹری کے قاعدہ سے کرنا چاہئے اور ہیما ـ ٹیو ـ ریا[1] کی بیماری اِس طور سے پیدا کرتے ہین کہ مثانہ کے اندر خون کی پچکاری کرتے ہین -

---

[1] پیشاب مین خون آنا ۱۲

یا پیشاب مین کسی قسم کا سرخ رنگ یا خون ملا دیتے ہین - بعض دفعہ پیشاب مین دودہ ملا دیتے ہین تاکہ سفید نظر آوے - اِن صورتون مین بیمار کو اپنے روبرو پیشاب کرانا چاہئیے تاکہ اُسکا فریب نہ چل سکے - علاوہ ازین علامات عامہ اور خاصہ کے ملاحظہ سے بہی یہ باتین گرفت مین آسکتی ہین ٭ نائیزہ مین تیز چیزون کی پچکاری کرکے سوزاک کی نقل کر لیتے ہین کپڑون پر خون کا دہبہ لگا کر حیض کی نقل کرتے ہین اور نتہنون مین سوزن سے پچہنا لگا کر نکسیر پہوڑتے ہین اور مرض ہیمو[1] - ماپ - ٹے سِس کے نقل اسطور پر اکثر کرتے ہین کہ اسفنج مین خون لیکر مُنہہ کے اندر رکہہ لیتے ہین یا مُنہہ کے اندر یا مسوڑون مین پچہنا لگاتے ہین ٭ منہہ کو خوب طرح ملاحظہ کرین اور بیمار کو غرغرہ کروا کر دیکہین کہ اُسنے فریب کیا ہی یا ہنیز خون پیکر مرض ہیمے[2] - ما - ٹے - مے - سِس کا فریب کرتے ہین ٭

پنجم - امراض تشنجی کی نقل مین فریبی اکثر کامیاب ہوتے ہین - مثلاً مرگی کی نقل اکثر کیا کرتے ہین - مُنہہ کے اندر صابون کا ٹکڑا رکہہ کر کف جاری کرتے ہین - اصلی اور نقلی مرگی مین فرق یہ ہی کہ نقال ایسی جگہہ فریب کرتا ہی کہ جہان لوگ اُسکو دیکہہ سکین مگر جو کوئی اِس مرض مین واقعی مبتلا ہوتا ہے اُسکو نوبت کا کچہہ بہی خیال نہین ہوتا جہان نوبت ہوئی وہین گر پڑا - فریبی جب اپنے کو گرا دیتا ہی تو خوب زور زور سے ہاتہہ پاؤن مارتا ہے اور چونکہ وہ ہوش مین ہوتا ہے

[1] خون تہوکنا ٭ [2] خون کی قے ۱۲

تو اِدہر اُدہر دیکھا رہتا ہے - جب تک آدمیون کا ہجوم ہوتا ہے
تبتک ہاتھہ پاؤن مارتا رہتا ہے اور جب لوگ سرک جاتے ہین
تب وہ بہی اُٹھہ بیٹھتا ہے - لیکن اِس مرض کا بیمار بالکل بیہوش
ہوتا ہی * آنکھین اُسکی اوپر کو چڑہی ہوتی ہین اور کسیکے آنے جانے
کی بالکل خبر نہین ہوتی - اِس فریب کے گرفت کی اگرچہ بہت ترکیبین
ہین مگر سب سے یہ ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ مریض کی ناکون مین تہوڑا
سا نمک پھونک دین اگر فریبی ہوگا تو نوبتین اُسکی فوراً دور ہو جائین
گی اور چھینکون کی نوبتین شروع ہو جائینگی *

کن [۱] - ول - شن بعض آدمی خاص خاص حصہ کے عضلون کو اِس
طور پر حرکت دیتے ہین کہ اصلی اور نقلی کن - ول - شن مین تمیز کرنا دشوار
ہوتا ہی - اِن دونو مین فرق کرنے کی صرف یہی ترکیب ہی کہ مریض کے پاس
بیٹھے رہین - فریبی تھوڑے ہی عرصہ مین تہک جائیگا مگر اصلی بیمار نہین
تہکتا *

رعشہ کی بیماری کی نقل بہی بعض آدمی کر لیتے ہین - اِسکے گرفت کی
ترکیب یہ ہی کہ بیمار کے بدن پر یا تو آب سرد کا تڑاڑا چھوڑین یا بجلی
لگا دین * بعض بدمعاش فالج کی نقل کر لیتے ہین لیکن اصلی اور نقلی
فالج مین بڑا فرق ہے چنانچہ فالج جب اصلی ہوتا ہے تب عضو
مائوف لاغر اور ڈہیلا ہو جاتا ہے اور اُسکی حرارت اصلی بہی کم ہو جاتی

---

[۱] یعنی تشنج ۱۲

ہو اور جسم اسفل (پیپی - را - پلیجیا) کے فالج مین بیشاب مین ضرور فرق پڑجاتا ہو یہ باتین نقلی فالج مین نہین پائی جاتی ہین ٭

دوم وہ بیماریان جن کو ہم صرف فریبی کے بیان سے معلوم کرسکتے ہین

درد ایک ایسی علامت ہو جسکا فریب آسان ہے مگر گرفت مشکل مثلاً درد سر۔ درد شکم۔ درد چہرہ ایسی بیماریان ہین جنکی گرفت نہایت مشکل ہو اور اکثر دفعہ ایسا ہوا ہو کہ اصلی مرض کو نقلی خیال کرکے بیمار کو عمداً قسم قسم کی تکلیفین دی گئی ہین ٭

حس کا زایل ہوجانا - بعض آدمی ایسا کرتے ہین کہ آنکھون مین بلا - ڈو - نا کا عرق[1] ڈال دیتے ہین اور ایمو - رو - سس[2] کی نقل کرلیتے ہین - اِس قسم کے اندھے پن کی گرفت مشکل ہے ٭ بعض آدمی خاصکر وہ لوگ جو فوجی ہوتے ہین قریب نظری کا فریب کرتے ہین - اسکی گرفت کی ترکیب یہ ہو کہ مریض کے خوب نزدیک کوئی کتاب رکھدین اگر وہ فریبی ہوگا تو اُس سے پڑھی نہ جائے گی یا نزدیک نظری کی عینک لگاکر اُس سے پڑھوادین ٭

بہرے پن کا فریب بھی اکثر کرلیتے ہین - اِسکی گرفت مشکل ہو لیکن بعض دفعہ اِن ترکیبون سے یہ فریب بھی گرفت مین آسکتا ہو چنانچہ

---

[1] یہ ایک نباتی دوا ہے ۱۲ [2] اندھا پن ۱۲

ایسے شخص پر پہرا کہڑا کردین اور اُسکے روبرو ایسی غمی یا خوشی کی باتونکا ذکر کرین جو اُسکے متعلق ہون - اور اُسوقت اِسکی نبض کا ملاحظہ کرین اُن باتونکا اثر اگر سماعت اچھی ہے تو اُسکی نبض پر ضرور ہوگا ❊

سوم وہ امراض جو پیچیدہ ہوتے ہین

اِس قسم کی بیماریان دو طور کی ہوسکتی ہین - جسمانی یا روحانی ❊

اول جسمانی

بعض آدمی بخار کی نقل کرلیتے ہین - مثلاً شراب پی کر بدن کو گرم کرلیتے ہین اور تماکو کہا کر نبض مین فرق ڈال دیتے ہین - یا ایک پوتہی لہسن کی مقعد کے اندر رکہہ کر نبض کو تیز کرلیتے ہین اور کہریا مٹی یا تماکو ملکر زبان کو ایسا بنا دیتے ہین جیسے اُس عضو کا رنگ بخار مین ہوا کرتا ہے - مقیات یا ڈی - جی - ٹی - لس کا استعمال کرکے چہرہ کا رنگ پہیکا کردیتے ہین یا گالون کو ملکر اُنکا رنگ سرخ کردیتے ہین - لیکن یہ باتین چونکہ تہوڑے عرصہ تک رہ سکتی ہین تو فریب گرفت مین آسکتا ہے ❊ بعض تپ لرزہ کی نقل کرلیتے ہین مگر یہ فریب چل نہین سکتا کیونکہ فریبی جب لرزہ کی نقل کرتا ہے تب اُسکو پسینہ آجاتا ہے - علاوہ ازین لرزہ کے بعد بدن کو گرم ہونا چاہئے اور تب پسینہ آنا چاہئے - مگر فریبی مین ایسا نہین ہوتا - سینہ کے امراض مثلاً مرض نیوٹ - مونیا اور سل اور دمہ کا فریب کرلیتے ہین مگر بذریعہ آلہ

ل ایک نباتی دوا ہے ۱۲ ے پہیپہڑے کی بیماری ہے ❊

سینٹ مین کے یہ فریب گرفت مین آسکتا ہے ٭ بدہضمی کا فریب بہی
لوگ اکثر کرتے ہین ٭

دوم روحانی

روحانی بیماریان یعنی دیوانگی - اِنکا فریب باب دیوانگی مین دیکہو ٭

چند قواعد اصلی اور نقلی بیماری مین فرق کرنیکے

اول - ہر حالت مین مطلب فریب کا دریافت کرنا چاہئے یعنی فریب سے اِسکو
کوئی بات حاصل ہوسکتی ہے یا اِس غرض سے فریب کرتا ہے کہ سزا
سے بچ جاوے ٭

دوم - فریبی کے اگلے حالات کو دریافت کرین اور یہ بہی کہ اپنے بہائی بند
خویش اقارب اور ہمسائونسی اِسکا برتاو کس قسم کا ہی کیونکہ اکثر ایسا دیکہا گیا
ہی کہ اُس نے پہلے بہی فریب کیا ہے ٭

سوم - بیماری جب جسم کے باہر ہو تو اُس مقام کو بغور اپنی آنکہون سے
دیکہین اور ہاتہون سے ٹٹولکر اِسکی تشخیص کرین - اگر اِس بات کا شک
ہو کہ فریبی نے کوئی شے تیز لگائی ہے تو اُس مقام کو بذریعہ شیشہ کے
دیکہین - فریبی کی جیب اور صندوق اور بستر اور کل اسباب کی تلاشی لین
اور اُسکو علیحدہ جگہہ مین رکہہ دین تاکہ کسی اَور کی اُسکو مدد نہ مل سکے ٭
دست وقے تہوک کے مادہ کو کمسٹری کے قاعدہ اور بار یک بین سے خوب
طرح امتحان کرین اور جب کوئی حصہ جسم کا اینٹھ جائے یا مجزطجاے یا

چھوٹا بڑا ہو جاتے تو بیمار کو کلو-را - فارم سنگھا کر حالت بیہوشی مین امتحان کرین ✤

چہارم - بیئر جب کسی ایسے قسم کی شکایت کرے جسکو ہم معلوم نہ کر سکین مثلاً درد یا بہراپن وغیرہ تو اِس ترکیب سے اور ایسے وقت اُس کو امتحان کرنا چاہیئے کہ جب اپنے آپ مین نہ رہے مثلاً اگر بہراپن کا فریب کرے تو خواب سے اچان چک اُٹھا کر باتین کرین یا کلو-را - فارم سنگھا کر جب وہ بے بس ہو جاوے تب اُس سے باتین کرین ✤

پنجم - جب کوئی شخص کسی بیماری کا فریب کرے تو اُسکے اگلے حالات کو دریافت کرین اور وجہ اُسکے فریب کرنے کی معلوم کرین اور جو علامتین اُس مین پائی جاوین اُنکا مقابلہ اُسکی عمر اور مزاج اور اُس کے طریقے بود و باش سے کرین - اُسکے مرض کی علامتون کی ترقی اور تنزل کو بغور ملاحظہ کرین اور اصلی مرض کی علامتون سے اُنکا مقابلہ کرین ✤

ششم - فریبی کو دن مین کئی مرتبہ اور ایسے وقتون مین دیکھنا چاہئے کہ جب اُسکو تمہارے آنے کی بالکل اُمید نہ ہو اور دیکھنے کے لئے ایسے لوگون کو لگا رکھنا چاہیئے جنپر اُسکو شک نہ گزرے ✤

ہفتم - فریبی سے ایسے سوالات کرنے چاہئین جن سے وہ بہک جاوے اور وہ سوالات ایسے ہون جن سے بہک کر اپنی فریبی بیماری کے خلاف مرض کی علامتونکا بیان کرے - ایسے طور پر فریبی سے سوال جواب کرنا چاہئیے جس سے اُس پر تمہارے شکوک ظاہر نہ ہو جاوین اور ہم اسکو سُنا کر

ایسی علامتون کی پیشین گوئی کرنی چاہیے کہ جنکا تعلق اُسکے مرض سے

نہ ہو ان ترکیبون سے فریب ظاہر ہو پڑیگا +

ہشتم - دیکھو کہ تمہارے علاج کا اچھے طور پر پابند ہوتا ہے یا نہین

کیونکہ بہ نسبت واقعی مرض کے فریبی اکثر علاج معالجہ کے پابند نہین ہوتے ہین +

نہم - مشکوک بیماریون کے علاج مین نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اور اِس

قاعدہ کو یاد رکھو کہ مشکوک بیماریونکا علاج بہی ویسا ہی کرو جیسا اصلی مرض کا

علاج کرتے ہین - لیکن جب فریب کا تمہارے دل مین کامل شک ہو تو

ضرور فریبی کی غذا کم کر دو اُسکو تنہا کسی علیحدہ جگہہ مین رکھو اور ضرور ایسی تجویز

کرو جس سے اُسکو نفرت ہو - جب کوئی شخص ایسی بیماری کا فریب کرتا ہو

جس مین جان کا خطرہ نہ ہو تو اُسپر زیادہ توجہ نہ کرنی چاہیے بلکہ فریبی کو بیکار

علاج سے باز رکہنا چاہیے +

اگر کوئی شخص ایسا ہٹی ہو کہ کہانا پینا چہوڑ دے تو اُسکو سُنا کر کہنا چاہیے کہ ہم نے

بہتیرے ایسے دیکھے ہین کہ جنہون نے دنون تک کہانا پینا چہوڑ دیا ہی

اور اُنکو کچہہ بہی نہین ہوا +

باب سوم
پہچان شخصیت کی

عدالتون مین اکثر ایسے مقدمات آتے ہین جنمین کسی خاص شخص کے پہچاننے

کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کوئی بچہ ورثہ کا دعوی کرتا ہے
تب عدالت اسیات کی شہادت مانگتی ہے کہ آیا یہ وہی شخص ہے
جو وراثت کا دعوی کرتا ہے یا کوئی اُور - اور جب کوئی شخص سرقہ کی
فریاد کرتا ہی تب اُس سے پوچھا جاتا ہی کہ سارق کو بہی تو پہچانتا ہے
یا نہین * یا جب کوئی شخص کسیکی طرف سے گواہی دیتا ہے تو اُس سے
پوچھا جاتا ہی کہ تو اپنے موکل کو بہی پہچانتا ہے - اور ایسا ہی ہوتا ہی کہ جب
کوئی قیدی مفرور ہو جاتا ہی اور پہر پکڑا آتا ہی تب عدالت اسیات کا
ثبوت مانگتی ہے کہ یہ شخص وہی ہے جو مفرور ہوا تہا یا کوئی اُور ہی *
علاوہ زندہ کی مُردون کی پہچان کا بہی عدالت ثبوت مانگتی ہی پس
شخصی پہچان دو قسم کی ہوتی ہے ایک زندہ کی دوسری مُردہ کی *

اوّل پہچان زندہ کی

زندہ کی پہچان کے لئے حکیم سے کم مدد لیجاتی ہے الّا اُس وقت کہ
جب ضرب و زخم کا مقدمہ درمیان آتا ہے یا جب بال یا جلد کو رنگ کر
بہیس بدل لیتے ہین *
جب کوئی شخص ورثہ کا دعوی کرتا ہی تب عدالت مین خاندانی صورت
شباہت کا بہت کچہہ لحاظ کیا جاتا ہی اور بعض حاکمون کی یہ راے
ہوتی ہے کہ اگرچہ صورت شباہت مین بعض دفعہ نہایت مشابہت پائی
جاتی ہی تاہم آواز مین - بول چال مین - ہنسنے کے طور وغیرہ مین اکثر

فرق پایا جاتا ہی - لیکن خاندانی مشابہت ہر ایک بات مین یکسان پائی جاتی ہی - برخلاف اِس راے کے یہ بات ضرور یاد رہی کہ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ دو آدمی جن مین خاندانی تعلق کسی قسم کا نہین ہوتا - بہت باتون مین ہم شبیہ ہوتے ہین - اور عدالتون مین اکثر ایسے بہی مقدمات آتے ہین کہ کوئی شخص ورثہ کا دعوی کرتا ہی مگر اُسکی خاندانی شباہت میز بسبب سختی افلاس یا سختی سفر کے اِسقدر فرق پڑ جاتا ہی کہ عدالت کو اُسکے وارث ہونیکا شک ہو جاتا ہی مگر وراثت کا جہگڑا اُسوقت زیادہ تر پیچیدہ ہنجاتا ہی کہ جب وراثت کے دعویدار کے مقابلہ پر کوئی اَور شخص آن کہڑا ہوتا ہی یا لوگ کسی اَور کو کہڑا کر دیتے ہین - اِس قسم کے جہگڑے جسم کے داغ یا نشان سے طے ہو جاتے ہین مگر اتفاق سے کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ دونو شخص کے جسم پر ایک ہی قسم کے داغ پائے جا سکتے ہین مگر ایسی صورت مین داغون کی شکل اور مقدار اور خاص جگہہ کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہئی ٭

بعض دفعہ بالونکا رنگ بدل کر فریب کر لیتے ہین چنانچہ کسی عدالت مین ایک ایسا مقدمہ ہوا تہا کہ ایک شخص خون کر کے مفرور ہو گیا - بعض گواہون نے یہ اظہار لکہوایا ہم نے فلانی جگہہ اُسکو دو بجے دن کے دیکہا اُسوقت سر مین اُسکے سیاہ بال تہے - اور بعض نے یہ لکہوایا کہ ہم نے اُسکو اُسی روز چہہ بجے شام کے دیکہا اُسوقت بال اُسکے سفید تہے ٭ قاتل کے بال قدرتی سیاہ تہے اور بال کی ٹوپی بہی نہین پہنتا تہا - عدالت کی معرفت حکیم طلب ہوئے اُن سے پوچہا گیا کہ سیاہ بالونکا سفید ہونا بہی ممکن ہی،

یا نہین - اُنمین سے ایک نے کہا ممکن نہین - دوسرے نے کہا ممکن ہے
اور اُس نے بالون کے رنگ کے بدلنے کی ترکیبین بیان کین چنانچہ
اول - ترکیب بالون کے سیاہ کرنے کی - کویلہ پیسکر اُس مین
چربی ملاکر بالونپر ملنے سے رنگ اُنکا ہلکا ہوجاتا ہی - اِس فریب کی
گرفت یہ ہے کہ ایسے بالون کو ہاتھہ لگانے سے اُنگلیان میلی ہوجاتی
ہین یا مشکوک بالون مین سے تہوڑا سا لیکر گرم پانی مین بہگونے سے
چربی اوپر تیرنے لگتی ہے اور کویلہ کا سفوف نیچے بیٹھہ جاتا ہی ❖
دوم ترکیب یہ ہی - کہ بالون کو لائی - کوار - ایمونیا سے خوب طرح
دہوکر نائیٹریٹ - اف - بسمتہہ سے ترکرین جب بال سوکہہ جاتے ہین تب
بسمتہہ کا نمک خشک ہوکر اُنپر چمپٹ جاتا ہے - اُسکو آب مقطر سے دہوکر
بالونکو پہر خشک کرتے ہین - بعد اِن ترکیبون کے بالون کو سلفیو - ریٹڈ
ہائیڈرو - جن کے عرق مین پندرہ منٹ تک بہگو رکہنے سے سفید
بال سیاہ ہوجاتے ہین ❖

یہ فریب اِسطور سے گرفت مین آسکتا ہی کہ اول مشکوک بالون کو
ڈاے - لوٹ - ہائیڈرو - کلورک اِسڈ یا کلورین کے ہلکے عرق سے
دہونے سے بال اپنی اصلی رنگت پر آجاتے ہین اور اِنکے دہون کو آنچ
پر اگر اُڑائے تو ایک سفید منجمد رہ جاتا ہی اُسکو آب مقطر مین حل کرکے
آزمانے سے بسمتہہ کا نمک ثابت ہوتا ہی ❖

شوگراف - لڈ کا عرق جب اِنہی ترکیبون سے لگایا جاتا ہی تب بہی یہی نتیجہ

نکلتا ہی مگر اُسمین کچھہ کسر رہ جاتی ہی ٭ ایک اور ترکیب بالون کے بدلنی کی یہ ہے کہ

نسخہ

مُرداسنگ .. .. ۳ حصّہ

کہریامٹی .. .. ۳ حصّہ

تازہ چونہ .. .. ۳ یا ۴ حصّہ

سب کو ملاکر پانی میں حل کرلین ٭

اِس عرق مین بالون کو تین یا چار گھنٹہ بھگو رکھین اور بعد خشک ہونے کے جو کہریا مٹی اور مُرداسنگ اُسمین لگا ہوا سکو ڈائیلیوٹ۔ ایسٹک ایسڈ سے علیحدہ کرین اور اُنپر انڈون کی زردی مل دین۔ رنگ بالون کا فوراً بدل جائیگا ٭

اِس فریب کی گرفت یہ ہی کہ بالون کو ڈائیلوٹ۔ نائیٹرک ایسڈ مین بھگوئین اِس سے کُل اجزا جوش کہا کر اُڑجا ئینگے۔ مگر نائیٹریٹ۔ اف۔ لڈ اور چونہ حل ہو کر رہ جا ئینگے۔ نائیٹریٹ۔ اف۔ سلور کے عرق کے لگانے سے بالونکا رنگ اودا ہو جاتا ہی مگر جون جون روشنی لگتی جاتی ہی تون تون رنگ سیاہ ہوتا جاتا ہی ٭

سلفٹ۔ اف۔ مرکری اور اکسائیڈ۔ اف۔ کاپر کو ڈائیلوٹ۔ ایسٹک ایسڈ مین حل کرکے بالونپر لگانے سے بہی وہ سیاہ ہو جاتے ہین مگر اسقدر نہین جیسی سیسے کے مرکبات سی ہوتے ہین ٭

دوم ترکیب سیاہ بالون کے سفید کرنے کی ڈاکٹر آر۔ فیلڈ نے

جب کلورین کی مختلف طاقت کے عرقون کو بالون مین لگایا ہی تب یہ نتیجہ پیدا ہوا ہی کہ سیاہ بالون کی رنگت مختلف درجون تک ہلکی ہو گئی ہی مگر بال اُس مین سخت اور کرکرے ہو جاتے ہین اور سیکڑون دفعہ دہوئی بہی تو اُنسے کلورین کی بو آتی ہی +

نہایت عمدہ ترکیب اِن فریبون کے گرفت کی یہ ہی کہ فریبی کو بحفاظت تمام حوالات مین رکہین تاکہ کسی قسم کے رنگ کی اجزا اُسکے ہاتہہ نہ آسکین اور بالون کو بڑہنے دین - تہوڑے ہی دنون مین فریب گرفت مین آجائیگا - اور جو چاہین کہ فریب جلد گرفت مین آجاے تو کیمیاوی ترکیبون سے فوراً گرفت کرلین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی - مگر اسبات کو بہی یاد رکہین کہ بعض کارخانجات کے اثر سے بہی بالونکا رنگ بدل جاتا ہی جیسے سبز رنگ کے آبنوس کی لکڑی کا جب ول بناتے ہین تب مستری کے بال سبز ہو جاتے ہین - اور جہان مسی اسباب بنتے ہین وہان کی ہوا لگنے سے بہی بال سبز ہو جاتے ہین - اور یہ بات تو مشہور ہی کہ رنج وغم کے باعث بال سفید ہو جاتے ہین اور بیماری اور دیگر بواعث سے بہی بال سفید ہو جاتے ہین +

دوم پہچان مُردہ کی

جب کوئی شخص کسی صدمہ سے مرجاتا ہی یا جب لاش قبر سے کہود کر نکالی جاتی ہی تب حکیم کی صلاح اُس لاش کی پہچان کی نسبت لیجاتی ہے جیسے بعض دفعہ سابوت نعش کی بابت اُس سے پوچہا جاتا ہی بعض دفعہ زخم کے

جسم کے کسی حصہ کی نسبت دریافت کیا جاتا ہی لیکن بعض حالات ایسے
بہی ہوتے ہین کہ مُردہ کا جسم گلجاتا ہی صرف اُسکی ہڈیون کی نسبت حکم
سے اُسکی مرد یا عورت ہونے کی نسبت اور عمر اور قد و قامت دریافت کیا
جاتا ہی - جب کُل جسم نعش کا قایم رہتا ہی تب بہی امتحان مین وہی غلطیان
ہوسکتی ہین جو زندہ کی پہچان مین ہوتی ہین چنانچہ ایسا ہوسکتا ہی کہ جس
شخص کی وہ لاش بتلائی گئی ہے وہ شخص زندہ ہی ایسا اتفاق بہتیری
دفعہ ہوا ہے *

نقشہ کسی حصہ جسم کے قد کے دریافت کرنے کا

عمر	جسم			دہڑ			جسم اعلی			جسم اسفل		
	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین
ایک سال	۲	۰	۰	۱	۲	۵	۰	۹	۷	۰	۹	۷
۳ - سال	۲	۱۱	۳	۱	۸	۴	۱	۳	۰	۱	۳	۰
۱۰ - سال	۳	۱۱	۰	۲	۱	۷	۱	۸	۴	۱	۹	۱۱
۱۴ - سال	۴	۱۰	۸	۳	۵	۱۱	۲	۴	۱	۲	۴	۱۰
۲۰ - ۲۵ - سال	۵	۸	۲	۲	۱۰	۱	۲	۸	۰	۲	۱۰	۱

یہ نقشہ فرانس کے ڈاکٹر سیو صاحب کا مرتب کیا ہوا ہے - صاحب موصوف
کہتے ہین کہ ۲۰ سے ۲۵ برس کی عمر تک جسم کا مرکز پیڑو[لہ] - بس ہڈی کے

[لہ] پیڑو کی ہڈی ۱۲

سم - قیے - سس کے اوپر کے کنارے پر ہوتا ہی اور یہ کہ جوانی سے پہلے
ہو جب عمر کے جسم کے مرکز میں اختلاف ہوتا ہی - اس نقشہ کا پڑتال جب
ڈاکٹر آر - نیلا صاحب نے کیا تو اختلاف پایا چنانچہ ۸۸ مرد کا جو بجز چار
کے کل جوان تھے اُنہون نے امتحان کیا تو اُنمین صرف سات آدمی
ایسے تھے جنکے جسم کا مرکز عین بیو - بس کے مقام پر تہا اور ۳۳ کے
اوپر کا نصف بہ نسبت پنجم کے نصف کے لمبا تہا اور چودہ مین نصف
اسفل بہ نسبت نصف اعلی کے لمبا تہا - پس جب اوپر کے نقشہ کا استعمال
کرین تو ان اختلافات کو بہی مدنظر رکہین ؞

ترکیب عمر کے دریافت کرنیکی

اس امر مین حکیم کی صلاح اکثر کم لیجاتی ہے - یہ امر بہی دو حصون مین منقسم
ہی - ایک دریافت زندہ کی عمر کی - دوسری مردہ کی ؞

اول ترکیب زندہ کی عمر دریافت کرنے کی

لوگون نے زندہ کی عمر دریافت کرنے کی بہتیری ترکیبین عقل سے
گھڑی ہین مثلاً آدمی کی زندگی کو کئی حصونمین تقسیم کیا ہی اور زندگی کے
خاص خاص عمرمین خاص خاص معتبر حالات اور اندیشی قایم کئے ہین اور
اُن خاص خاص عمرونمین جسم بیرونی کے نمو اور عقل و ہوش و حواس
کی حد قایم کی ہی - لیکن یہ باتین عدالت کے روبرو معتبر شمار نہین کیجاتیں

اور جسم کے مرکز کی نسبت بھی یہی اعتراض پیش کیا جا سکتا ہے لیکن علی العموم یہ قاعدہ راست آسکتا ہی کہ پیدایش کے وقت جسم کا مرکز ناف پر ہوتا ہی - جوانی مین پیو - بش کی ہڈی پر اور اُسکے مابین عمرون مین مرکز جسم کا اُن دونو متعامون کے مابین ہوتا ہی یعنی بچہ پن مین قریب ناف کے اور جوانی مین قریب پیو - بش کے ‹ اور عورت مین بسبب اُسکے کہ رانون کی ہڈیان بہ نسبت مرد کے چھوٹی ہوتی ہین - جسم کا مرکز پیو - بش کے کچھہ اوپر ہوتا ہے - بچپن مین دانتون کے نکلنی کے قاعدہ سے عمر کہی جا سکتی ہے اگرچہ اِس قاعدہ مین بہی اکثر اختلاف پڑجاتا ہی - دودہ کے دانت اکثر اِس قاعدہ سے نکلا کرتے ہین چنانچہ

درمیان کے اِن - سائی - سر دانت	۵	۷		مہینہ
بغلون کے اِن - سائی - سر	۶	۹		〃
پہلی ڈاڑہین	۸	۱۵		〃
کے - نائن دانت	۱۵	۱۸		〃
دوسری ڈاڑہین	۱۸	۲۴		〃

مگر دودہ کے دانت مختلف بچون مین مختلف وقت کے اندر نکلتے ہین چنانچہ بعض بچے ماکے پیٹ ہی سے اِن - سائی - سر دانت لیکر نکلتی ہین - بعض کے دو برس تک کوئی بہی دانت نہین نکلتے - اور بعض برسون تک بغیر دانت ہی کے ہوتے ہین - پس یہ شناخت عمر کی کافی نہین ہی - نقشہ مفصلۂ ذیل سے پکے دانتون کے نکلنی کی ترتیب معلوم ہوسکتی ہی

عمر	اِن سائی سر دانت		[illegible]	بائی-کس پڈ دانت		ڈاڑھین		
	درمیانی	بغلی		سامنے کے	پیچھے کے	سامنے کے	دوسرے	پیچھے کے
۷ سال	..	..	..	..	..	۴	..	..
۸ سال	۴	..	..	..	..	۴	..	..
۹ سال	۴	۴	..	..	..	۴	..	..
۱۰ سال	۴	۴	..	۴	..	۴	..	..
۱۱ سال	۴	۴	..	۴	۴	۴	..	..
۱۲ سے ½۱۲ سال	۴	۴	۴	۴	۴	۴	..	..
½۱۲ سے ۱۴ سال	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	..
۱۸ سے ۲۵ سال	۳	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴

چونکہ اِسبات کی تحقیق ضرور تھے کہ بچّون کی عمر دریافت کرنے
مین نقشہ بالا کسقدر کار آمد ہوسکتا ہی - ڈاکٹر سانڈرس صاحب نے نوسالہ
اور ۱۳ سالہ کئی سو بچون پر تجربہ کیا جسکا نتیجہ یہ ہی کہ ۴۵۷ نو سالہ بچون
مین سے ۲۱۹ یعنے قریب نصف کے اُتنے ہی دانت نکلے تھے جتنے
نقشہ بالا مین درج ہین یعنے چار درمیانہ اِن - سائی - سر چار بغلی
اِن - سائی - سر اور چار ہی سامنے کی ڈاڑھین اور اِسی عمر کی ۲۵۱
لڑکیون مین سے ۱۶۸ یعنے نصف سے بہت زیادہ کے بھی اِتنے ہی

دانت نکلے تھے - اور لڑکے اور لڑکیون کی تعداد کو شامل کرنے سے
یہ دیکھا گیا کہ ۸۰۷ مین سے ۳۸۷ مین پورے پورے دانت نکلے
تھے - اور اُن دونو کے باقیماندہ مین سے بعوض پوری تعداد چار چار
دانتون کے کوئی کوئی دانت نکلے تھے - پس اکثر بچون کے چار بغلی
اِن - سائی - سر دانتون مین سے کسی کے ۳ کسی کے ۲ کسی کا صرف
ایک ہی دانت نکلا تہا اور یہی حال اور دانتونکا بہی تہا صرف ۲۵ لڑکون
مین بغلی اِن - سائی - سر دانت ایک ہی نہین نکلا تھا ۞
پچھے دانتونکا حال یہ ہی کہ جبتک عقل دانت نہین نکلتے اُنکی تعداد پوری
نہین ہوتی - عقل دانت ۱۸ سے ۲۵ برس کی عمر تک نکل لیتے ہین مگر
ایک شخص کا حال لکھا ہی کہ ۸۰ برس کی عمر مین عقل دانتون کے نکلنے کے
تکلیف سی وہ مرگیا ۞
ایک اور تشخیص عمر کے نشان آر-کس سے - نائی- لس سے کرتے ہین
یہ ایک سفید چاند کی شکل کا خط ہوتا ہی جو پردہ قرنیہ کے کنارے پر پیدا ہوتا
ہے - مگر چونکہ اِس خط کے پیدا ہونے کی مدت مین اختلاف ہی اسواسطے
یہ علامت عمر کی قابل اعتماد نہین ہی کیونکہ بعض دفعہ ۴۲ اور بعض دفعہ ۳۶
اور کبہی ۷۹ اور کبہی ۸۵ سال کی عمر مین پیدا ہوتا ہی - علی ہذا القیاس
بالونکا سفید ہوجانا اور دانتونکا گرجانا بہی عمر کی تشخیص کے واسطے کافی نہین
ہی - علاوہ ازین بڑہاپے کا جلدی آجانا - اور بڑہاپے مین عقل و ذہن کا
تیز ہوجانا بہی اکثر اوقات عمر طبعی سے پہلے ہوجاتا ہی - اور بعض اوقات بڑہاپے

ہین جیسے دانت نکلتے ہین - بال سیاہ نکلتے ہین - یہ تا نوئیں دودہ پیدا ہوتا ہی - بڑہاپے مین بعض اوقات حیض پہر آنے لگتا ہی - برعکس اِسکے بعض دفعہ بلوغت سی پہلے آثار بلوغت کے پیدا ہوجاتے ہین اور عورتون کو بعض دفعہ بلوغت سی بہت پہلے اور کبہی بڑہاپے مین حیض شروع ہوتا ہے پس عمر کی تشخیص کے وقت اِن کُل باتونکا لحاظ رکہنا چاہئے ٭

دوم ترکیب مُردہ کی عمر پہچاننے کی

جب کوئی شخص حال مین مرا ہو تو اُسکی نعش کے امتحان مین وہی فائدے مدنظر رکھنے چاہئین جو زندہ کے باب مین اوپر بتلائے گئے ہین - اور نعش کے چیرنے سے بہی بہت باتین منکشف ہوسکتی ہین مثلاً دل اور شرائین مین اگر استخوانی مادہ پیدا ہوگیا ہو تو اُس سے یہ سمجہنا چاہئے کہ وہ شخص عمر طبیعی کو پہنچ گیا تہا اور جسم کی کُل ہڈیون کے امتحان سے بہی عمر دریافت ہوسکتی ہے مثلاً استخوان اگر کامل نہ ہوئی ہون اور پسلی اور کلّے - رنگس کی کرّیان اگر کامل نہ ہوئی ہون تو اِس سے عمر کم ثابت ہوگی اور اگر ہڈیونکا خول بڑہ گیا ہو بسبب جذب ہوجانے عظمی مادہ کے اور وہ اِس سبب سے سبک بہی ہوگئی ہون تو اِس سے عمر زیادہ ثابت ہوگی اور اِسی عمر مین سر کی ہڈیون کے درز ملکر سخت ہوجاتے ہین مگر خود ہڈیان پتلی پڑجاتی ہین - پشت کی ہڈی خم کہاجاتی ہی - پسلی

اور لے - رنگس کے غضروف سخت ہوکر ہڈی بنجاتے ہین *

پہچان مرد اور عورت کی

واضح ہو کہ شل عمر کے زن و مرد کی تشخیص بہی دو قسم کی ہوتی ہے -
ایک وہ علامات جنسی حالت زندگی مین مرد یا عورت پہچانی جا سکتی ہو -
دوسری وہ علامات جنسی بعد موت کے مرد یا عورت پہچانی جا سکتی ہو *

اول وہ علامات جن سے حالت زندگی مین مرد یا عورت پہچانے جا سکتی ہو

عدالت مین بچہ اور جوان دونو کی جنسیت کی نسبت دریافت کیا جا سکتا ہے
کیونکہ جب کوئی بچہ ایسے والدین کا ہوتا ہو جو مالک زمین یا کسی اور
قسم کی جایداد رکہتے ہوں تب وراثت کا جہگڑا اسی جنسیت پہ
فیصلہ پاتا ہے اور جایداد جب عورت کے نام پر ہوتی ہے اور
اُس عورت کی اگر اولاد نرینہ پیدا ہو تو خاوند کے حقوق قایم ہو جاتے
ہین - لیکن اگر دختر پیدا ہو تو خاوند اُس جایداد کا مالک نہین بن سکتا
بعض دفعہ عدالت مین صرف جنسیت ہی نہین دریافت ہوتی بلکہ شک
کی حالت مین حکیم سے یہ بہی پوچہا جاتا ہے کہ عورت یا مرد کی جنسیت
کا غلبہ ہے *

اعضاے تناسل کی تین حالتین ہین جنکی تشخیص مین حکیم کو دقت ہوتی ہے
اول مرد کے اعضاے تناسل پر عورت کا گمان ہونا *

دوم - عورت کے اعضاے تناسل پر مرد کا شک ہونا ٭

سوم - عورت اور مرد دونو کے اعضاے تناسل کا ملے جُلے پیدا ہونا ٭

اول مرد کے اعضاے تناسل پر عورت کا گمان ہونا

اِس قسم کے نقص مین ایک چہوٹا سا قضیب غیر سوراخدار ہوتا ہی مگر اُسکے نیچے سے ایک چہوٹی نالی گزرتی ہی اور فوطہ کی جگہہ صرف ایک شگاف سا ہوتا ہی - غرض یہ کل مقامات عورت کے کلائی[۵۱] - ٹو - ریش اور اندام نہانی اور اندام نہانی کی لبون کی مشابہت رکہتے ہین ٭

فوطہ کے ہر ایک شگاف مین ایک ایک بیضہ ہو سکتا ہی لیکن ایک یا دونو انثیان اکثر شکم مین ہوتے ہین اور وہ نالی جو قضیب کے نیچے ہوتی ہے اور قضیب کی جڑ یا مقعد کے پاس سیون کے مقام پر کہلتی ہے اُس کا تعلق مثانہ کے ساتہہ ہوتا ہی اور دہانہ اُس نالی کا مثل دہانہ عورت کی اندام نہانی کے ہوتا ہی لیکن با اینہمہ اگر انثیین جلد کی اُس لپیٹ کے اندر ہون جو اندام نہانی کی لبون کے مشابہ ہین یا اگر جڈون کی جلد کے اندر بہی ہون اور نالی مذکور جو غیر سوراخدار قضیب کے نیچے یا سیون کے مقام پر ہوتی ہی اگر اُسکا تعلق مثانہ سے ہو اور رحم کے مشابہ کوئی بہی عضو اگر نہ ہو اور جوانی مین اگر حیض نہ آتا ہو تو جنسیت اُسکی مرد کی

---

۵۱ عورت کی اندام نہانی کے دہانہ کے مین اوپر ایک اُبہار کو کہتے ہین ٭

ہوگی علاوہ ازین ایسی صورت مین ڈیل ڈول آواز اور عادات اور حرکات
بہ نسبت عورت کے زیادہ تر مرد کے طور پر ہونگے *

دوم عورت کے اعضائے تناسل پر مرد کا گمان ہونا

اِسصورت مین کلائی - ٹو - رِش بہت بڑا ہوتا ہی جس سے شک پڑتا
ہی * اندام نہانی کے لبون مین نہ ہونا انثیین کا - ہونا اندام نہانی اور
رحم کا اور آنا حیض کا جنسیت بتلاتا ہی *

سوم عورت اور مرد کے اعضائے تناسل کا ملی جلے پیدا ہونا

کتابون مین ایسے حالات کا بہی مذکور ہی کہ بعض کے بائین جانب تو خصیتہ
الرحم اور داہنی طرف بضیہ ہوتا ہی - اور بعض مین اِس وضع کا خلاف اور
بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ باہر کے اعضاے تو عورت کے مشابہ ہوتے
ہین اور اندر کے مرد کے اعضاے تناسل سے مشابہت رکہتے ہین اور
کبہی اِسکا خلاف وقوع مین آتا ہی - غرض جب جنسیت کے باب مین
شک ہو تو اِن باتون کا خیال رکہنا چاہی - کہ اُس عضو کی مقدار کو دیکہنا چاہئے
جو قضیب یا کلائی - ٹو - رِش کی مشابہت رکہتا ہو اور یہ بہی کہ وہ سوخدار
یا غیر سوراخدار ہے - حشفہ کے چمڑے کی شکل اور لگاؤ کو دیکہین - اندام
نہانی کی چہوٹی لبین ہین یا نہین - انثیین ہین یا نہین - جو سوراخ ہون
اُنہین سلائی داخل کر کے دیکہین کہ تعلق اُنکا مثانہ یا رحم سے ہے

یا پر لا سر انکا بند ہی - دریافت کرین کہ حیض یا اُسکا بدل آتا ہے یا نہین - بدن کے ڈیل ڈول کو ملاحظہ کرین - ڈاڑھی موچھین اور مختلف مقامات کے بالون کو بھی ملاحظہ کرین - شانہ اور چوتڑون کی بلندی کو دیکھین - پستانون کے اُبھار کو ملاحظہ کرین - رانون کی گولائی کو دیکھین - آواز کا لحاظ رکھین - اور اِسکو بھی ملاحظہ کرین کہ طبیعت اُس شخص کی عورت یا مرد کی طرف زیادہ تر مایل ہی ؂

دوم وہ علامات جنسی بعد موت کے مرد یا عورت پہچانی جا سکتی ہے

اگر مردہ کی ساری لاش ملاحظہ کے واسطے آوے تو جنسیت کے دریافت کرنے مین چندان دقت نہین ہوتی مگر ہان اُس شاذو نادر صورت مین کہ جب دونو مرد اور عورت کے اعضا سے ملے جُلے پیدا ہوتے ہین مگر اُس صورت مین بھی ایسا ہوا ہی کہ جب حالت زندگی مین جنسیت دریافت نہین ہوئی ہی تب موت کے بعد لاش کو چیر کر وہ بات معلوم ہو گئی ہی لیکن موت کے بعد جب جنسیت کی نسبت دریافت ہوا ہی تب یا تو اس کے لوتھ یا بعض بعض ہڈیون کی نسبت پوچھا گیا ہی - پس ہڈیون کی نسبت اِن باتون کو یاد رکھنا چاہیے کہ عورت کی ہڈیان بہ نسبت مرد کے زیادہ تر ہلکی متخلخل اور ہموار ہوتی ہین اور کمتر کھُردرا اور ہڈیون کی نکالین کمتر نمایان اور مفاصل زیادہ تر چھوٹے ہوتے ہین - کلا عورت کا

ؔ لہ آدمی کے بدن کا ڈھانچا ۱۲

بہ نسبت مرد کے چھوٹا زیادہ تر بیضوی دونو جانب سے زیادہ تر نکلا ہوا اور
فورمے-مین مگ-نم کے پیچھے زیادہ تر لمبا ہوتا ہی - چہرہ زیادہ تر
بیضوی فران-ٹل سائی-نس کمتر نمایان - نتھنے زیادہ تر نازک - جبڑے
اور دانت زیادہ تر چھوٹے اور ٹھوڑی کمتر اونچی ہوتی ہے *
عورت کا سینہ بہ نسبت مرد کے زیادہ تر گہرا ہوتا ہی - کوڑی کی کری
پتلی اور بڑھاپے سے پہلے ہڈی مین نہین بدل جاتی - پسلیان چھوٹی
اور انکی کریان دراز ہوتی ہین * پشت کی ہڈی زیادہ تر دراز اور عورت
کے فقرات پشت کے جرم بہ نسبت مرد کے زیادہ تر گہری ہوتی ہین *
لیکن عورت اور مرد کے کولے کی ہڈیون مین بڑا ہی فرق پایا جاتا ہی
چنانچہ پل-وس کے دونو ای-لی-ام ہڈیان زیادہ پھیلی اور ترچھی
ہوتی ہین * سکرم زیادہ تر مقعر - چھنگری کی ہڈی (پیو-بس) پتلی
ہوتی ہی اور اِش-کے-ام کے دونو ری-مش کے ملنے سے جو زاویہ
بنتا ہی وہ زیادہ تر پھیلا ہوا ہوتا ہی اور اسکا محراب زیادہ تر چوڑا
ہوتا ہی - اور اِس-کے-ام ہڈی کی دونو بھارین ایک دوسرے
سے زیادہ تر فاصلہ پر ہوتی ہین - اور فورے-مین او-وی-لی
بڑی * شکل انکی زیادہ تر مثلث اور گہری ہوتی ہے دونو اسی ٹابیولم
ایک دوسرے سے خوب فاصلہ پر ہوتے ہین * عورت کی کل پلوس
بہ نسبت مرد کے کم گہری ہوتی ہی اور اسکے نیچے کا منفذ بڑا ہوتا ہی *

۵۱ یہ ایک بڑا سوراخ کھوپڑی کے پیندے مین ہوتا ہی جسمین نخاع نکل کر پشت پر آتا ہی

لیکن جوانی سے پہلے عورت اور مرد کی اِس۔کے۔لی۔ٹن مین بہت فرق نہین ہوتا ہی + جوان عورت کے پل۔وس کی مساحت یہ ہی کہ کنارے کے آمنے سامنے کی مساحت ۴ ½ انچ جانب کی ۵ انچ اور ترچھی مساحت ۵ ½ انچ + پل۔وس کے مخرج کے آمنے سامنے کی مساحت ۵ انچ اور ۵ ہی انچ دونو جانب کی +

مرد کی پلوس

عورت کی پلوس
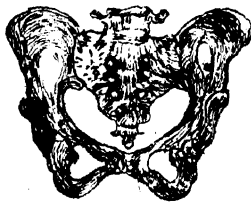
باب چہارم

نامردی

جب عدالت مین طلاق کا مقدمہ پیش ہوتا ہی یا جب کسی شخص کے حلال کے نطفہ ہونے پر شک ہوتا ہے یا جب زنا بجبر کا مقدمہ عدالت کے روبرو آتا ہی تب اِس امر مین حکیم کی صلاح لیجاتی ہے کہ آیا وہ شخص عنین ہے یا عورت سے صحبت کرسکتا ہے - عورت کی نسبت یہ بات بہت کم دریافت کیجاتی ہی تاہم اِس باب کو دو حصون مین تقسیم کرنا چاہئے - ایک مرد کا عنین ہونا - دوم عورت کا ٭

اوّل مرد کا عنین ہونا

نامردی کے دو سبب ہوسکتے ہین - ایک جسمانی - دوم روحانی ٭

اوّل اسباب جسمانی

بہت ہی کم یا بہت ہی زیادہ عمر + قضیب کا بدڈول ہونا یا اُس مین کسی قسم کا نقص ہونا + انثیین مین نقص ہونا یا اُنمین کسی قسم کا مرض ہونا + کوئی جسمانی مرض یا کمزوری +

اوّل عمر - سن بلوغت کے باب مین اختلاف پایا جاتا ہی لیکن بدن کی ڈیل ڈول اور آواز کے بدل جانے سے - موے زہار کے پیدا

ہونے سے اور اعضاے تناسل کے نشو ونما سے بلوغت بخوبی کہی جا سکتی ہے اور جب کُل اعضاے تناسل کی نشو ونما پورے مرد کے طور پر ہو جاوے تو اس مین کچھہ شک نہین کہ وہ شخص قابل عورت کے ہے ٭

لیکن زیادہ عمر کے باعث بہی آدمی کی طاقت جاتی رہتی ہے مگر اُس عمر کی حد نہین لگائی جا سکتی کیونکہ انسٹی سے نوے ۹۰ سے اور سو سو برس کی عمر مین لوگون نے بیاہ کیا ہی اور اُنکے بچے پیدا ہوئے ہین ٭

دوم قضیب کا بدڈول پیدا ہونا یا اُسمین نقص کا ہونا - یاد رہے کہ قضیب اگر چہوٹا سا پیدا ہو یا کچھہ تہوڑا سا حصّہ قطع و برید مین آگیا ہو تو ان باتون سے آدمی نامرد نہین ہو سکتا ہے بشرطیکہ جو حصّہ قضیب کا باقی رہ گیا ہو وہ اسقدر دراز ہو کہ صرف اندام نہانی کے دہانہ کے اندر تک داخل ہو سکے - اور یہ کہ اگر کوئی روک منی کے خارج ہونے کا نہ ہو تو حمل بہی قرار پا سکتا ہے - اور کتابونمین مذکور ہے کہ گلا-نش پے-نِش کے کٹ جانے سے یا کار-پو-را کے-ور-نوزا کے کٹ جانے سے بہی مردمی مین خلل واقع نہین ہو سکتا ہی - برعکس اِسکے جب قضیب حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہے تب بہی طاقت مباشرت مین خلل نہین آتا - اور جب نائیزہ بعوض نیچے ہونے کے قضیب کے اوپر پیدا ہوتا ہی تب بہی حمل ممکن ہے - لیکن جب نائیزہ بسبب نقص تولیدی کے سیون کے مقام پر کہلتا ہی تب تو جماع ہو سکتا ہے مگر

حمل نہین قرار پا سکتا الا اگر منی ترکیب مصنوعی سے اندام نہانی کے اندر داخل کیجاوے * علاوہ اِن سببون کے نائیزہ کے سخت قرع مین اور پراس ٹیٹ گلانڈ کی بیماری مین بہی منی خارج نہین ہوسکتی ہے *

سوم نقص یا بیماری انثیین کی - جب چہوٹی عمر مین دونو بیضے نکال لئے جاتے ہین تب البتہ آدمی نامرد ہوجاتا ہے لیکن جب بعد جوانی کے نکالے جاتے ہین تب تہوڑے عرصہ تک طاقت مباشرت قائم رہ سکتی ہے اور جو منی اعویہ منی مین ہوتی ہے اُسکے ذریعہ اولاد کا باپ بہی بن جا سکتا ہے - اور جب ایک بیضہ نکال لیا جاتا ہے اور دوسرا قائم رہتا ہے یا جب دونو بیضے شکم یا چڈون مین ہوتے ہین تب بہی مردکی مردمی مین خلل نہین آتا ہے - اور جب بیضے بہت چہوٹے پیدا ہوتے ہین تب اکثر خواہش جماع کی نہین ہوتی ہے مگر بعض دفعہ ہوتی بہی ہے اور انثیین کی بیماری کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب دونو بیضے زخمی ہوجاوین یا اُنمین سرطان کی بیماری ہوجاوے تب خواہش مباشرت جاتی رہتی ہے *

چہارم - بیماری کے سبب جب کمزوری لاحق ہوتی ہے تب بہی خواہش مباشرت کم ہوجاتی ہے یا بالکل جاتی رہتی - یہ بات خاصکر نظام عصبی کی بیماریون مین زیادہ تر ہوتی ہے جیسے نخاع کی بیماریان فالج وغیرہ *

دوم اسباب روحانی

زیادہ غصہ وغضب - اندیشہ وخوف - تعصب اور نفرت - اِن باتون سے بہی خواہش مباشرت جاتی رہتی ہے لیکن بجز نفرت کے اَور بواعث تہوڑے عرصہ تک کارگر رہتے ہین اور اُنکا دفعیہ بہی ہوسکتا ہی مگر جب کسی عورت سی نفرت ہوجاتی ہی تب وہ رفع نہین ہوتے - لیکن ایسا نہین ہوتا کہ وہ شخص دوسری عورت کے قابل نہ ہو *

دوم ناقابلیت عورت کی در باب مباشرت

عورت اِن باتون سے ناقابل مباشرت ہوسکتی ہے *

اول - تنگ ہونا اندام نہانی کا - جوانی سے پیشتر تو یہ بات کل عورتون مین ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ جوانون مین بہی ہوجاتی ہے * لیکن مزلقات کی مالش سے یہ رفع ہوسکتی ہے *

دوم - بسبب انفلامیشن کے اندام نہانی کے لبونکا جُڑجانا اور اِس سبب سے اندام نہانی کے دہانہ کا بند ہوجانا *

سوم - نہ پیدا ہونا اندام نہانی اور رحم کا *

چہارم - پردۂ بکارت کا سالم رہنا *

پنجم - رسولی کا ہونا اندام نہانی مین *

ششم - یہ بات عورت اور مرد دونو مین پائی جاسکتی ہے - چنانچہ عورت

مین جب رحم پیدا نہین ہوتا یا جب عنق رحم اور قاذف نالیان بند ہو جاتی ہین تب وہ عورت عقیم ہو جاتی ہے ✤ لیو - کو - ریا اور مے - نو - را - جیا کی بیماریان بہی باعث عقم کا ہوسکتی ہین - بعض دفعہ ایسا بہی ہوسکتا ہی کہ جب عورت ایک شوہر سے حاملہ نہین ہوتی تو دوسرے سے ہوجاتی ہے ✤

بعض مرد بہی ایسے ہوتے ہین کہ مجامعت تو ان سے بخوبی ہوسکتی ہی لیکن توالد وتناسل نہین ہوتا - اکثر حکما تین سبب بتلاتے ہین - ایک بے جگہہ ہونا انثیین کا - دوم بند ہوجانا مجری انثیین کا اور سوم خارج نہ ہوسکنا منی کا ✤

سوزاک کے باعث جب غدود اپے - ڈی - ڈی - مس مین انفلامیشن ہوجاتا ہی یا جب مجری منی پیدا نہین ہوتی ہی تب دوسرا سبب ظاہر ہوتا ہی اور تیسرا سبب نائیزہ کے قرح کے باعث پیدا ہوسکتا ہی کیونکہ جب نائیزہ مین قرح ہوتا ہی تو منی بعوض خارج ہونے کے مثانہ مین لوٹ جاتی ہی ✤ عنین کے مقدمہ مین طبیب کو ان باتون پر لحاظ رکہنا چاہئے -

اول جسکو عنین قرار دیا جاوے اُسکی عمر - چہرہ - بدن کی ڈیل ڈول اور صحت کو ملاحظہ کرین اور یہ بہی دریافت کرین کہ اُسکو پہلے کسی قسم کی شدید بیماری بہی ہوئی تہی یا نہین ✤

دوم - اعضاے تناسل کا امتحان اچہی طور پر کرین - اُنکی نشو ونما کی مقدار کو دیکہین اور سلائی کے ذریعہ سے نالی یا سوراخ کی تلاش کرین - مرد کے

نائیٹرہ اور پراس۔ ٹیسٹ گلانڈ کو خوب طرح ملاحظہ کرین *
سوم۔ جلق یا جماع کروانے کی کچھہ ضرورت نہین اور نہ کسی تیز دوا کے لگانے کی ضرورت ہی *
چہارم۔ اِن یا تونکا امتحان نہایت تجربہ کار حکیمون کو کرنا چاہیے اور عورتونکا امتحان دائیون سے نہ کرانا چاہی کیونکہ وہ اِس قابل نہین ہوتین بلکہ حکیم تجربہ کار جسکو فن قابلہ مین خوب دسترس ہو اُسکو امتحان کرنا چاہیے *

باب پنجم

زنا بالجبر

سابق مین زنا بالجبر ایک جرم قابل سزاے موت گنا جاتا تہا مگر اب اس مین عمر قید کی سزا ملتی ہے * جب کسی عورت سی بزور اور خلاف اُس کی مرضی کے زنا کیا جاتا ہی تب اُسکو زنا بالجبر کہتے ہین * چاہی انزال منی ہو یا نہ ہو اندام نہانی کی لبون کے اندر قضیب کا دخل ہونا کافی ہی۔ پس بموجب اِس تعریف کے زنا بجبر کے واسطے یہ دو باتین ثابت ہونی چاہیئن۔ اول جبراً دخول اندام نہانی کے لبون کے اندر تک *
دوم اگر عورت کی عمر بارہ برس سے زیادہ ہو تو اُسکی خلاف مرضی ثابت ہونی چاہیے * پس زنا بجبر کا مقدمہ دو حصون مین تقسیم ہو سکتا ہے۔ ایک تو دخول یعنی علامات زنا بجبر۔ دوم خلاف مرضی عورت *

پہلے سوال کا جواب حکیم کے متعلق ہے - دوسرے کا اور گواہوں کی شہادت پر منحصر ہے + اور چونکہ قانون اسبات کا بالکل تمیز نہین کرتا کہ عورت منکوحہ ہو یا غیر منکوحہ - پارسا ہے یا فاحشہ - اور چاہے یہ جرم حال مین کیا گیا ہو یا عرصہ دراز مین تو حکیم کو مختلف حالات کے اندر اِس امر مین تحقیقات کرنی پڑتی ہے +

علامات زنا بجبر کی - قانون مین چونکہ دخول کی مدت کا لحاظ نہین کیا جاتا ہو جیسا کہ اوپر بتلایا گیا تو کسی خاص قسم کے صدمہ کا ثابت کرنا کچھہ ضرور نہین جیسے شق ہو جانا پردہ بکارت کا کو ازلون مین - پس حکیم کو چاہئے کہ اعضاے تناسل کا امتحان اچھی طرح کرے تا کہ اگر کسی قسم کا صدمہ پہنچا ہو تو اُسکا بیان بخوبی کر سکے - اور اگرچہ انزال منی کا ثبوت ضرور نہین ہے پھر بھی عورت کے بدن یا کپڑے پر اگر منی کا داغ پایا جاوے تو مقدمہ کو تقویت ہوتی ہے +

جس عورت سے جبراً زنا کیا گیا ہو اُس کے امتحان کے وقت اِن باتون کا لحاظ رکہنا چاہئے +

اوّل - عورت کی اندام نہانی کا خوب طرح امتحان کرین تا کہ اگر کوئی آزار اُسکو پہنچا ہو وہ معلوم ہو جاوے +

دوم عورت کے بدن اور ہاتھہ پاؤن کو دیکھین کہ کہین ضرب و زخم یا ہاتھا پائی کے نشان ہین یا نہین +

سوم - عورت کے اُن کپڑونکا ملاحظہ کرین جو اُس نے زنا کیوقت

پہنے تھے تا کہ معلوم ہو جاوے کہ منی یا خون یا کسی اَور قسم کی رطوبت
کا اثر دہتبا ہے یا نہین - اور زانی کے بدن اور کپڑون کو بہی بعض دفعہ
امتحان کرنا پڑتا ہی - بس

عورت کی اندام نہانی کا امتحان - اندام نہانی کے دیگر
صدمات کے بیان سے پہلے پردۂ بکارت اور عورت کی دوشیزگی اور
اور علامات کی تحقیقات ضروریات سی ہے کسواسطے کہ اکثر کوانریون سے
ہی جبر آ زنا کیا جاتا ہے اور یہ کہ جب عورت کوانری نہین ہوتی ہی
تب اسپر فاحشہ کا اتہام لگایا جاتا ہی - اِس بات پر بہی حکیم کی رائے لیجاتی ہی *

پردۂ بکارت - شکل اس پردہ کی ہلالی ہوتی ہے سامنے سے
مقعر - پیچھے سے محدب اور اندام نہانی کے دہانہ کے نیچے لگا رہتا ہی
اور دونو سرے اُسکے اندام نہانی کی چھوٹی لبون کے پیچھے دہانہ مذکور
کے دونو جانب پر ختم ہو جاتے ہین مگر بعض دفعہ شکل اسکی گول ہوتی
ہی اور یہ پردہ سارے دہانہ پر لگا رہتا ہی لیکن بیچ مین اِسکے ایک
سوراخ ہوتا ہی اور بعض اوقات یہ پردہ اندام نہانی کے سارے دہانہ
کو بند کر دیتا ہی مگر نائنرہ کے پاس اِس مین ایک سوراخ ہوتا ہی اور
بعض دفعہ میو - کس پردہ کی دہجیون کی شکل پر دونو کے - دیکہو - لی
مرٹے - فارمنس کو جوڑتا ہے *

پیدائیش کے وقت یہ پردہ چھوٹا ہوتا ہی اور پہر رفتہ رفتہ جوانی تک بڑہتا
جاتا ہی مسوقت اِسکا کہلا کنارہ ڈہیلا ہو کر سکڑ جاتا ہے اور بعد شق ہو جانے

کے گاؤدُم شکل کے تین سے چھہ اُبہارین بنجاتی ہین جنکو اصطلاح مین
کے-رنکیو-لے مر-ٹے-فار-مش کہتے ہین-غرض جب صورت مین
یہ اُبہارین موجود ہوتی ہین اُسصورت مین یہ ثابت ہوتا ہی کہ سابق
مین پردہ بکارت موجود تہا-پس حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ پردہ
بکارت موجود ہی یا نہین کیونکہ جب یہ حال مین توڑا جاتا ہو تب یہی
ثابت ہوتا ہی کہ حال مین ضرور زور لگایا گیا ہی اور اندام نہانی اور دیگر
مقامات پر آثار زور و زبردستی کے پائے جاوین تو زنا بجبر مین شک
نہین ہوتا ؛

پردۂ بکارت کے ٹوٹنے سے اندام نہانی کی دونو دیوارون پر دو تین
یا کئی اُبہار پیدا ہوجاتے ہین جنکو کے-رنکیولی مر-ٹے-فارمشر
کہتے ہین-جب یہ پردہ حال مین شق ہوتا ہی تو وہ اُبہارین پہولی
ہوئی اور سُرخ ہوتی ہین مگر عرصہ بعد خشک ہوکر سکڑ جاتی ہین لیکن
پردہ بکارت کے نہ ہونے سے اور اُسکی جگہہ پر اُبہار ندکور کے
ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عورت نے جماع کرایا ہے کیونکہ
یہ پردہ بغیر جماع کے اَور سببون سے بہی شق ہوجا سکتا ہی چنانچہ اندر
کیجانب سے یہ اسطور پر ٹوٹتا ہی کہ جب سوراخ تنگ ہوتا ہی تو پہلی دفعہ
کے خون حیض کے صدمہ سے ٹوٹ جاتا ہی یا جب اندام نہانی کے
اندر کوئی رطوبت جمع ہوجاتی ہی تب اسکے صدمہ سے بہی ٹوٹ سکتا
ہی اور باہر سے یہ پردہ اُسوقت ٹوٹتا ہی کہ جب اندام نہانی مین دیدہ و دانستہ

کوئی چیز بزور داخل کیجاتی ہے اور یہ بات بیماری کے باعث بھی ہوسکتی ہے ٭ اور بعض اوقات یہ پردہ پیدا نہین ہوتا ٭

برعکس ان ساری باتون کے پردہ بکارت کا ہونا عورت کی پارسائی کا ثبوت نہین ہوسکتا کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ بعد جماع کے بلکہ بعد وضع حمل کے بھی پردۂ مذکور ثابت رہا ہے - پھر بھی پردہ بکارت اگر سالم ہو عورت کی اندام نہانی اور پستان بحالت دوشیزگی کے ہون تو گمان اسکی پارسائی کا ہونا چاہیئے ٭

پس یاد رہے کہ پردہ بکارت کے ہونے یا نہ ہونے سے عورت کا پارسا یا فاحشہ ہونا نہین ثابت ہوتا ہے - علاوہ پردہ بکارت کے سالم ہونے کے کوارپتی کے اور بھی علامتین ہین مثلاً اندام نہانی کی لبون کا کہلا رنگ گرفتگی اور لچاپ ٭ فار - شیٹ کا سالم ہونا ٭ تنگ اور سلوٹ دار ہونا اندام نہانی کا ٭ گدگدا اور خیست ہونا پستانون کا ٭ بوقت جماعت تکلیف اور درد کا ہونا اور نکلنا خون کا ٭ پھر بھی یہ کل علامتین دہوکہا دے سکتی ہین کسواسطے کہ لبون کی حالت جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے - کثرت جماع سے ہمیشہ نہین بدل جاتی ہے اور بہتیری بیوہ اور ان عورتون کے پستان جنہون نے بچے جنے ہین کواریون کے پستان کے طور پر ہوتے ہین اور فار - شیٹ کثرت جماع اور وضع حمل کے بعد بھی سالم رہ سکتا ہے اور اندام نہانی کا تنگ ہونا صرف حالت بکارت پر ہی موقوف نہین ہے بلکہ بعض عورتین قابضات لگاکر اس مقام کو تنگ

کرلیتی ہین - برعکس اسکے حیض کے وقت مقام مذکور ڈہیلا ہو جاتا ہی
یا جب حیض یا کسی اَور قسم کی رطوبت کثرت سے آتی ہی تب بہی وہ
مقام ڈہیلا ہو جاتا ہی اور پہلی ہم بستری کے وقت درد کا ہونا اور خون
کا نکلنا بہی معتبر علامتون مین سے نہین ہی کیونکہ یہ دونو باتین مرد اور عورت
کے اعضاے تناسل کی ناموزونیت پر منحصر ہین *
زنا بجبر مین اعضاے تناسل پر زور و جبر کے نشان پائے جاتے ہین
اِن نشانون کا کم یا زیادہ پیدا ہونا دو باتو پر منحصر ہے ایک تو عورت
کی مزاحمت پر - دوسرے اعضاے تناسل کی موزونیت پر - کواری
اگر بالغ ہو تو پردہ بکارت شق ہو جائیگا اور پردہ فار - شِٹ پہٹ جائیگا
اور اندام نہانی مین خون پایا جائیگا - اگر نابالغ ہو تو اکثر دخول نہین ہوتا
اِس سبب سے نہ تو پردہ شق ہوتا ہی اور نہ خون جاری ہوتا ہی مگر اندام نہانی
کی لبون پر آثار صدمہ کے پائے جاتے ہین - بعد کئی گہنٹے کے آثار
انفلامیشن کے پیدا ہونگے - اندام نہانی گرم اور اُسپر ورم ہو جائیگا
رطوبت بہنے لگے گی - پہلی تو میو - کس ہمراہ خون کے اور تب پیپ آمیز
زرد سبزی آمیز چیپی * یہ علامتین اُسوقت پائی جائینگی کہ جب اِس
جُرم کے ارتکاب کے تہوڑے ہی عرصہ بعد امتحان کیا جاوے کیونکہ
بعد تین یا چار روز کے انفلامیشن رفع ہو جا سکتا ہی - زخم خشک ہو جاسکتے
ہین اور کوئی بہی آثار صدمہ کے نہین پائے جاسکتے ہین * صدمہ کے
سبب سے جب درد ہوتا ہی اُس باعث عورت ایک خاص طور پر جہک کر

لہ یعنی بلغم ۱۲

چلتی ہے - اگر بالغ ہو تو یہ بات ایک یا دو روز تک رہتی ہے پر نابالغ
مین کئی روز تک بول و براز کے وقت درد ہوتا ہے - لیکن اُن عورتون
مین کہ جنہون نے پہلے بہی جماع کرایا ہو اور جنکے بچے پیدا ہوئے
ہون اور اُنمین بہی جنپر یہ جرم ایام حیض مین ہوا ہو یا جنمین کوئی طوبت
آتی ہو نشان دورو جبر کے کم نمایان ہوتے ہین اور انعلامتون بہی کم
پیدا ہوتا ہے - لیکن یاد رہے کہ بلا زنا بجبر کے بہی اندام نہانی پر نشان زور
وجبر کے پائے جا سکتے ہین کیونکہ بعض دفعہ پہلی مجامعت جب برضامندی
کیجاتی ہے یا عورت کا اندام نہانی جب بہت چہوٹا اور تنگ ہوتا ہے
اگرچہ اِس نے سابق مین ہم بستری کی بہی ہو تاہم اِسکے اندام نہانی پر آثار
صدمہ کے پائے جا سکتے ہین اور بعض دفعہ جہوٹ مقدمہ کہڑا کرنے کے
لئے بہی اندام نہانی پر دیدہ ودانستہ صدمہ کے نشانات پیدا کر لیتے ہین
اور بسبب بیماری کے بہی اِسی قسم کے نشانات پیدا ہو سکتے ہین ﴿

جب جبر کے نشانات اندام نہانی پر پائے جاوین تو عورت کے بدن کو
بہی امتحان کرنا چاہے کیونکہ جبر اگر شدید ہو اور ہاتہا پائی اور مزاحمت بہی
بہت ہو تو چڈون رانون گہٹنون بازو اور سینہ پر چٹکیون یا ناخنون
یا دبانے کے نشان پائے جائینگے اور ہاتہا پائی مین کپڑے بہی پہٹ
جائینگے - پس اندام نہانی پر نشان جبر کے اگر پائے جائین اور ساتہہ ہی
اِنکے بدن پر اگر نشانات نوچ کہسوٹہ کے بہی موجود ہون تو گمان زنا بجبر
کا ہو سکتا ہے ﴿

امتحان کپڑون کا - اگر زانیہ کے اُن کپڑونکا امتحان کرین جو بوقت زنا اُس کے بدن پر تھے تب یا تو اِس جُرم کی نفی ثابت ہوسکتی ہے یا اِن پر خون یا منی یا خون حیض یا کسی اور رطوبت کے دہبّے پائے جا سکتے ہین ٭

خون کے دہبّے - جب یہ جُرم حال کا ہوتا ہے تو کپڑون پر خالص خون کے سُرخ داغ پائے جائینگے لیکن جب کچھ عرصہ ہو جاتا ہے اور خون بند تب گوشت کے دہون کے رنگ کی زردی مایل دہبّے پائے جائین گے ٭ پس اگر اندام نہانی پر جبر کے نشانات ہون اور کپڑون پر خون کے دہبّے بھی پائے جائین تو زنا بجبر کے دعوی کو تقویت ہوتی ہے اور جو جبر کے نشان نہ ہون تو دل مین فریب کا شک پڑنا چاہیے ٭

رطوبت حیض - خون کے دہبون کو حیض کی رطوبت کے دہبون سے فرق کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حیض کی رطوبت میو-کس پردہ سے آتی ہے - رنگ اِسکا گہرا سرخ ہوتا ہے یہ رنگت ہوا کے لگنے سے تیز نہین ہوتی بلکہ سیاہی مایل ہو جاتی ہے ٭ بہ نسبت خون کے اِس رطوبت مین کم فائبرین[1] ہوتا ہے اور مثل خون کے یہ رطوبت جم جاتی ہے اِسکا ڈلا کم سخت ہوتا ہے - بو اِسکی ترش اور کیمیاوی شناخت سے بھی اِس مین ترشی پائی جاتی ہے کیونکہ اِس مین

---

[1] ایک جزو خون کا ۱۲

فاس - فارک اور لایک - ٹمک اِسڈ ہوتا ہی اور رحم اور اندام نہانی کے
پردہ سے اِسمین میو-کس کے کیسے اور اپے - تہے - لی - ام کے چھلکر بہی
پائے جاتے ہین - اور بعض دفعہ رحم کے اندر سے اِس رطوبت کے
ڈلے بنکر خارج ہوتے ہین ؛

منی اور منی کے دہبّے کپڑون پر - منی کے ہونے کے
کیمیاوی شناخت کوئی بہی نہین ہو جسپر اعتماد کیا جا سکے لیکن جب
منی کے دہبّے کپڑون پر ہوتے ہین تب وہ پتلی کلف کے دہبّے کے
طور پر نظر آتی ہین - کپڑے کی تار سخت ہو جاتی ہی اور دہبّا خاصکر اُسکے
کنارے کسیقدر شفّاف نظر آتے ہین - جب دہبّے خشک ہوتے ہین تب
اُنمین نہ تو بو اور نہ رنگ ہوتا ہی ؛

دہبّون کے خوب چہوٹے چہوٹے ٹکڑے کتر کر چینی کی چہوٹی پیالی یا گہری
کے شیشے مین جسمین آٹھہ دس قطرے پانی ہو رکہہ دین تاکہ وہ ٹکڑے
خوب بہیگ جاوین اور کپڑے کے ریشہ مین پانی خوب طرح نفوذ کر جاوے
اب اُس پیالی یا شیشہ کو ڈہانپ دین تاکہ رطوبت اُڑنے نپاوے
اور خاک دہول سے محفوظ رہے ؛

آدہی گہنٹہ بعد اُن ریشون کو اُلٹ دین اور ذرا اَور بہی بہیگنے دین - اب
اُن ٹکڑون کو پیالی سے نکالکر کئی شیشون کے ٹکڑون پر آہستہ سے نچوڑ
لین - رنگ اِن قطرون کا کسیقدر گدلا ہوگا - اگر اِنمین تہوڑا سا ایمو- نیا
یا ڈائی - لوٹ اسٹ ٹمک اِسڈ ملایا جاوے تو گدلاپن جاتا رہتا ہی -

اور اِس -پر- مے - ٹو- زوا کی صورت شکل مین کچھہ بہی فرق نہین پڑتا
اگر پانی کسیقدر شیر گرم ہو تو اُسمین منی کے نہایت خوب طرح وُہل جاتے ہین
مگر اسبات کی احتیاط رکہین کہ صرف اتنا ہی پانی کا استعمال کیا جاوے
جتنے مین دہجے بہیگ جاوین اور اُنکو نچوڑنے سے چند قطرے پانیکے
نکل آوین - اب اُن شیشون پر باریک بین کے پتلے شیشے رکھکر خوب
طاقتور باریک بین مین دیکھنے سے زندہ اِس -پر- مے - ٹو - زوا
مثل تصویر ذیل کے نظر آوینگے +
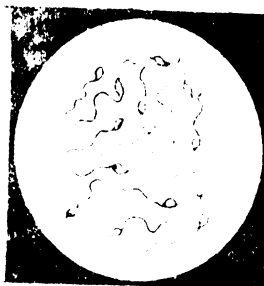
شکل اُنکی کسیقدر بیضوی اور چپٹی ہوتی ہے اور ایک دُم جو بہ نسبت سر کے
دس یا بارہ گنا لمبی ہوتی ہے اِس تصویر مین دکھلائی دیتی ہے اور بعض
دفعہ ہمراہ اِن اس -پر- مے - ٹو- زوا کے ایپے - تہے - لی - ام کے چہلکے
روئی یا پشم کے ریشہ بہی ملے ہوئے ہوتے ہین اور پیپ اور خون کے
کیسے بہی ملے ہوئے ہو سکتے ہین + مگر اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ
اِس -پر- مے - ٹو - زوا اگرچہ خاصکر منی کے اندر پائے جاتے ہین پہر

بھی نہایت چھوٹی عمر مین نہایت بڑھاپے مین اور انثیین کی نرمن امراض مین
نہین بھی پائی جاتی ہین اور تندرست آدمی مین بھی جنہون نے بیاہ کئے
ہون اور جنکے نطفہ سے بچّے بھی پیدا ہوئے ہون یہ اشیا ہمیشہ نہین
پائی جاتی ہین اور کثرت مجامعت کے سبب جب کمزوری لاحق ہوتی ہی
اور خاص خاص مزاج کے سبب سے بھی یہ چیزین بعض دفعہ نہین پائی جاتی
ہین - پس یا درہی کہ کپڑون کے دہبون مین اِس - پر - مے - ٹو - زوا کے
ہونے سے اگرچہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ دہبّی منی کے ضرور ہین مگر ان کے
نہ ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ منی کے دہبّے نہین ہین - بعض
دفعہ اِس جرم کے ارتکاب کے ایک ہفتہ سے سات ہفتہ بعد بھی کپڑون کے
دہبون مین اِس - پر - می - ٹو - زوا پائے گئے ہین *

فرض کیجے کہ باریک بین کے ذریعہ یہ ثابت ہوگیا کہ کپڑون کے دہبّی
مین اِس - پر - مے - ٹو - زوا ہین تو اِس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے
کہ مدعا علیہ نے جرم زنا بجبر ضرور کیا ہی کیونکہ بعض دفعہ اِس - پر - می - ٹو - ریا
کی بیماری کے سبب بھی کپڑون پر دہبّے پڑجاتے ہین - لیکن اور حالات
سے اگر یہ بخوبی ثابت کر دیا جاوے کہ مجامعت ہوئی ہی تو بعض صورتون
مین اور منی کے دہبّون کے ہونے سے یہ کہا جا سکتا ہی کہ عورت پر
جبر کیا گیا ہی اور جب عورت کے کپڑون پر منی کے دہبّے پائے جاتے
ہین تب اِس سے قصد مباشرت یا خود مباشرت کا گمان قوی ہوسکتا
ہی اور فرض کیجئے کہ مباشرت بھی ہوئی تو اِس سے یہ تو نہین ثابت

ہوتا کہ بلا رضا مندی عورت کے ہوئی لیکن جب یہ دھبّے نابالغ لڑکیون کے کپڑون پر پائے جاوین تو اس سے ارتکاب جرم کا گمان قوی ہوتا ہی *

باریک بینی امتحان عورت کا - بعض دفعہ عورت کے امتحان سے بہی یہ ثابت ہو سکتا ہی کہ کسی نے اس سے حال مین جماع کیا ہی یا نہین کیونکہ اکثر اطبّا کا اِسبات پر اتفاق ہی کہ مباشرت کے تھوڑی عرصہ بعد اگر اندام نہانی کی میو-کس رطوبت کا امتحان کیا جاوے تو جماع ہونا ثابت ہو سکتا ہے - چنانچہ ترکیب اسکی یہ ہی کہ تہوڑا سا اس رطوبت کا لیکر اُس مین قدرے پانی ملا دین اور تب باریک بین کے نیچے رکہہ کر دیکھنے سے اگر گمان مباشرت کا درست ہی تو اس - پر می - ٹو - زوا پائی جائیگی *

دیگر رطوبات علاوہ منی یا خون کے - زانی اور زانیہ مین علامات مرض آتشک کی جب پائی جاتی ہین تب اُنسے بہی تحقیقات کو بہت مدد مل سکتی ہے - چونکہ آتشک کی بیماری کا یہ قاعدہ ہے کہ اکثر تیسرے دن بعد جماع کے یہ ظاہر ہوتی ہے تو مجامعت کے بعد ہی اگر عورت کا امتحان کیا جاوے اور یہ مرض اُس مین پایا جاوے تو اس سے اُس عورت کا فاحشہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر تہوڑے عرصہ بعد جماع کے یہ مرض عورت مین پایا جاوے اور مرد مین نہین تو یہ کہا جائیگا کہ عورت ہی فاحشہ ہی - اور جو مرد مین بہی پایا جاوے تو مقدمہ زنا بجبر کو تقویت ہوتی ہی - اور اگر عورت کے اندام نہانی مین پیپ یا کوئی رطوبت

پیپ آمیز پائی جاوے اور مرد کو سوزاک نہ ہو تو مدعلیہ کی بریت کی بہی گنجایش ہی۔ عورت کے اندام نہانی اور اُسکے کپڑون کے امتحان کو اِن باتون سے بڑی تقویت ہوتی ہی چنانچہ تہوڑے ہی عرصہ بعد زنا بجبر کے اگر مدعلیہ کے بدن کو دیکہین تو اُسپر اُتہا پائی کے نشان پائے جا سکتے ہین اور اِس حرکت ناشایستہ کے ارتکاب کے وقت جو زور لگتا ہے اُس سبب سے حشفہ کے نیچے کی تار جسکو اصطلاح مین فرینم کہتے ہین ٹوٹ جا سکتی ہے۔ اور خلاف اِسکے جب مدعلیہ بہت کمزور یا کم سن ہوتا ہی یا نہایت ضعیف اِن صورتون مین اُسپر زنا بجبر کے جرم کا گمان نہین ہو سکتا ہی اور اگر وہ عنین ثابت ہو جاوے تب تو یہ مقدمہ ہی خارج ہو جاتا ہی اور جس موقع پر مدعی بتلائی کہ یہ جرم وہان ہوا تہا اگر اُس جگہہ علامت اُتہا پائی کی اور خون پایا جاوے تو اُسکے اظہار کو تقویت ہوتی ہی۔ بعد زنا بجبر کے عورت اگر مر جاوے تو اُسکے اندام نہانی اور بدن کو اچہی طرح پر امتحان کرین اور خاصکر اُس کے مُنہہ کو خوب طرح دیکہین کہ اُسمین کوئی چیز ٹہسی ہوئی تو نہین ہی کیونکہ ایسی صورت مین زانی عورت کے مُنہہ کے اندر اکثر کپڑا وغیرہ ٹہوس دیتے ہین تاکہ وہ چیخنے نہ پاسکے *

یاد رہی کہ اگرچہ عورت اور مرد کے اعضاے تناسل اور جسم کے امتحان سے حکیم ثابت کر سکتا ہی کہ زنا جبراً ہوا ہی تاہم اِس بات کی کسر رہ جاتی ہی کہ شاید عورت نے پہلے مزاحمت کی ہو اور پہر بخوشی جماع کرایا ہو لیکن عورت

کی مزاحمت کافی تھی یا نہین اور اِس نے برضامندی جماع کرایا تھا یا نہین
اِن باتون کا فیصلہ امور ذیل پر لحاظ رکھکر عدالت کر سکتی ہے چنانچہ عورت
کا پچھلا چال چلن اور اُسکے تعلقات مدعی کے ساتھ +
منشا اِسکے الزام لگانے کا + جس موقع پر اور جن حالات مین زنا ہوا تھا +
کتنے عرصہ بعد مقدمہ دایر کیا گیا تھا + قریب اگر اور لوگ تھے آیا اُنہون نے
عورت کے چیخنے کی آواز سنی تھی یا نہین + لوگون کے معلوم کرنے سے
پہلے آیا اُس نے مزاحمت اور شور وغل مچایا تھا یا نہین - لیکن یہ یاد رہے
کہ اِن صورتون مین عورت کی رضامندی قابل سماعت نہین ہی مثلاً اگر
عمر اُسکے دس سال سے کم ہو - اگر وہ مخبوط العقل ہو - اگر اُسکے ہوش وحواس
قائم نہون چاہی کسی سبب سے + درباب رضامندی کے یہ کہا جا سکتا ہے
کہ عورت کے اگر ہوش وحواس قایم ہون اور اُسکے بدن مین معمولی طاقت
بھی ہو تو اُسپر یہ جرم نہین کیا جا سکتا ہی لیکن یہ یاد رکھنا چاہئی کہ جب مرد
طاقتور ہوتا ہی اور حملہ اُسکا زبردست اور عورت کم سن یا کمزور ہو تو اُس
سے جبراً زنا کیا جا سکتا ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بسبب خوف کے عورت
کو غش ہو گیا ہو یا مدعی کی دھمکی مین آگئی ہو +

عورت کو بلا اسکی علم کے کوئی خواب مین بھی خراب کر سکتا ہی یا نہین

عورت کو حالت نشہ مین بیہوش کر کے بلاشبہ خراب کر سکتا ہی اور جب بالغ
عورت جس نے پہلی بھی مرد کا منہہ دیکھا ہی گہری نیند مین ہو تب بھی بغیر
اُسکے علم کے اُس سے زنا کیا جا سکتا ہے لیکن کواری مین ایسا

ہونا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہی +

درباب زنا بجبر کے حکیم کو ان باتون کا لحاظ رکھنا چاہیئے -

اول - عورت کے پاس فوراً جا دین تاکہ بناوٹ کی اُسکو مُہلت نہ ملے اور جاتے ہی اُسکے بدن کا ملاحظہ کرین + یادداشت کی کتاب مین اپنے ملاحظہ اور زنا کے وقت کو درج کرین - سوالات ایسے نہ کرین جلسے عورت کو خاص کر اگر عمر اُسکی نہایت چھوٹی ہو ہدایت ہو +

دوم - مدعا علیہ کی عمر - طاقت اور صحت بدنی کو ملاحظہ کرین + دیکھین اُسکے بدن پر زدوکوب یا ہاتھا پائی کے نشانات ہین یا نہین اور اسبات کو بھی ملاحظہ کرین کہ اُس نے زدوکوب بارادہ زنا کیا تھا یا کسی اَور مطلب سے +

سوم - عورت کے اندام نہانی کو دیکھین کہ اُسپر ورم - سرخی - خون یا زخم ہی یا نہین یا وہ مقامات چھلے ہوئے ہین - اُسسے کوئی رطوبت بہتی ہی یا نہین اور جو ہی تو کس جگہہ سے آتی ہی + پردہ بکارت اور فارسشٹ ٹوٹا ہوا ہی یا نہین اور جو ٹوٹا ہی تو کتنے عرصہ کا ہی اور وہ اُبھاریں جن کو کے - رنکیو - لی مر - ٹے - فارمش کہتے ہین وہ بھی موجود ہین یا نہین ضرب و زخم کی تاریخ اور سبب کو دریافت کرین اور اس بات کو بھی دریافت کرین کہ وہ ضرب و زخم زنا بجبر کے ارادہ سے کی گئی تھی یا صرف تہمت لگانے کی بابت سے - کسی چیز کو اندام نہانی مین داخل کر کے یا بدن پر لگا کر پیدا کیے گئے ہین + یہ بھی تحقیق کرین کہ عورت پر زنا بحالت حیض یا اُس حالت مین کیا گیا تھا کہ جب وہ کسی جریان کے سبب سے کم و بیش

چہارم - اگر کوئی رطوبت موجود ہو تو اُسکو اول جمع کر کے امتحان کریں اور عورت کے بدن یا کپڑوں پر اگر کوئی دہبا خون یا منی کا ہو اُسکو امتحان کے لیئے رکہہ چھوڑیں ؞

پنجم - اگر عورت مر گئی ہو تو اُسکی نعش کو ملاحظہ کریں اور دیکہیں کہ مُردہ کی کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہے یا اپنی جگہہ سے کہسک گئی ہے یا اُسکا بدن کہیں سے چہل گیا ہے ؞ اُسکے منہہ کے اندر کوئی چیز ٹہوسی ہوئی ہے یا نہیں ؞ نعش کے اعضاے اندرونی کو بہی دیکہنا چاہئے

ششم - زنا کے موقع کو بہی خود جا کر دیکہیں ؞

ہفتم - مدعا علیہ کے جسم کا بہی ملاحظہ کریں - اُسکی ڈیل ڈول اور طاقت کو دیکہیں - اُسکے اندام نہانی کا ملاحظہ کریں اور دریافت کریں کہ وہ نامرد ہے اور قابل اُن ضرب و زخم کے پیدا کرنے کے ہے یا نہیں یہ بہی دیکہیں کہ اُسکو آتشک ہے یا نہیں اور اُسکے قضیب کا کوئی مقام چہل گیا ہے یا نہیں - اُسکے بدن کو دیکہیں کہ کہیں نشان نوچ کہسوٹ کے ہیں یا نہیں اور یہ کہ اُسکے کپڑوں پر خون یا منی کے دہبے ہیں یا نہیں ؞

اگر مدعی اور مدعا علیہ دونو کے امتحان سے زنا ثابت نہ ہو تو مدعا علیہ مرتکب جرم صیغہ بد اطواری کا قرار دیا جا سکتا ہے ؞
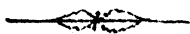
باب ششم

حمل

علاماتِ حمل

بند ہو جانا حیض کا - یہ بات سب جانتے ہین کہ حمل کے قرار پاتے ہی تندرست عورت مین حیض بند ہو جاتا ہے - اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن عورتون کو حیض کبھی نہین آتا ہے اُنمین بھی حمل ٹھہر جاتا ہے اور حیض کا بے قاعدہ آنا تو اکثر ہوا ہی کرتا ہے - یہ بے قاعدگی بعض وقت تو عمر کے سبب اور بعض اوقات بباعث بیماری کے ہو جایا کرتی ہے اور رحم کی بہتیری بیماریان ایسی ہین جنمین بلا لحاظ حمل کے حیض بند ہو جاتا ہے - اور ایام حمل مین حیض کا بند ہو جانا عورت کے تندرست ہونے پر دال ہے + بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک رطوبت بعینہٖ مثل رطوبت حیض کُل ایام حمل مین جاری رہتی ہے - اِن باتون کے جاننے سے یہ نفع ہے کہ اپنے رائے کو نہایت احتیاط سے دینا چاہیے چنانچہ ایسا نہ کہہ دینا چاہیے کہ ایک رطوبت چونکہ جاری ہے تو حمل نہین قرار پا سکتا ہے اور یہ کہ کوئی بھی رطوبت چونکہ نہین جاری ہے اِسواسطے حمل ہے اور ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ جب حیض کا خون رحم کے اندر رُکا رہتا ہے تب پیٹ بڑھ کر ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسا حمل مین ہوتا ہے اور

اسصورت مین حمل کی علامات بیرونی بہی پیدا ہوتی ہین ٭

فریب کرنا حیض کا - حیض یا تو بند ہوجا سکتا ہی یا رُک جا سکتا ہی لیکن جب عورت اِن دونو باتون کو چہپانے کا ارادہ کرتی ہی تب اپنے کو حالت حیض مین بنانا چاہتی ہے - چنانچہ ایک عورت نے اِسی غرض سے اپنے کپڑون کو خون سے رنگا لیکن پہر اُس نے فریب کا اقبال کیا - خون حیض اور معمولی خون مین کوئی ایسا فرق نہین ہی جو کیمیاوی ترکیبون سے دریافت ہوسکے ٭

بڑہ جانا شکم کا - حمل مین پیٹ بتدریج بڑہتا جاتا ہے شکم کی جلد کہنچکر تن جاتی ہے اور ناف قریب معدوم ہو جاتا ہے شکم کی بالیدگی تیسرے مہینے سے شروع ہونے لگتی ہے مگر بعض عورتون کی کاٹہی ایسی ہوتی ہے جنکا شکم پانچوین یا چہٹے مہینے سے درے نہین بڑہنے لگتا ہے لیکن امتحان سے معلوم ہوجاتا ہے ٭ حقیقت مین یہ علامت حمل کی ہمیشہ موجود ہوتی ہے اگرچہ کسی مین زیادہ کسی مین کم - البتہ یہ بات ہی کہ علاوہ حمل کے بہتیری بیماریون مین بہی پیٹ بڑہ جا سکتا ہے جیسی استسقا اور رحم کے اندر خون حیض کے رُک جانے سے لیکن عورت کے حالات کے دریافت کرنے سے یہ عقدہ بخوبی کہُل جا سکتا ہے ٭

پستانون مین تغیرات کا پیدا ہونا - حاملہ کے پستان پُر اور خوب اُبہرے ہوئے ہوتے ہین اور گرد کا ہالہ سیاہ ہوتا ہے ٭ لیکن اکثر

سببون سے بھی پستان پُر اور درد کرنے لگتے ہین اور بعض دفعہ
اُن سے دودھ بھی نکلتا ہی مثلاً جب رحم اور خصیتہ الرحم مین بہت
خراش ہوتی ہی تب پستان متورم اور درد کرنے لگتے ہین پر حمل
کے قریب دوسرے یا تیسرے مہینے پستان پُر ہونے لگتے ہین
اور اُنکے غدوی مادہ سے تھوڑی بہت ایک شفاف رطوبت
خارج ہونے لگتی ہے لیکن رحم یا خصیتہ الرحم کی بیماری مین بھی
اسی قسم کا دودھ نکل سکتا ہے - اگرچہ یہ باتین شاذ و نادر وقوع
مین آتی ہین تاہم جب عورت کے پستان سے ایک مرتبہ دودھ
پیدا ہوتا ہی تب بعد حمل کے اونی سبب سے جب چاہی تب وہ دودھ
پھر بھی پیدا ہو سکتا ہے - ایام حمل مین پستانون کے گرد کا ہالہ
سیاہی مایل اور بڑھ جاتا ہی اور اُس ہالہ کی جلد مرطوب ملایم اور کسیقدر
خون سے پُر ہوتی ہے اور غدودون کے دہانہ جو اُس ہالہ مین ہوتے
ہین وہ اونچے ہو جاتے ہین اور رطوبت کے قطرات سی پُر رہتے
ہین - لیکن خاصکر ہالہ کی رنگت کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہی چنانچہ حمل کے
دوسرے سے چوتھے مہینے تک ہالہ اکثر خوب نمایان ہوتا ہی لیکن
حمل مین غدودون کے دہانے ہمیشہ اونچے نہین ہوتے اور ہالہ کا
یہ حال ہی کہ ماسوا حمل کے دیگر بواعث سے بھی بڑھ کر گہرے رنگ کے
ہو جا سکتے ہین - پس یہ علامات موید تشخیص حمل ہین اور کالے رنگ کے عورتون
کے پستانون کے ہالے قدرتی سیاہ ہوتے ہین *

حرکت جنین - جن علامتونکا ذکر اوپر کیا گیا ہی وہ حمل کے ابتدا اور کچھہ دن پیچھے بھی پائی جاتی ہین لیکن جنین کی حرکت چوتھے یا پانچوین مہینے سے پہلے نہین محسوس ہوتی * جنین کی یہ حرکت اُس وقت پیدا ہوتی ہی کہ جب رحم ہڈی - وس سے اوپر کو اُٹھنے لگتا ہے جب یہ حرکت شروع ہوتی ہے تب بعض دفعہ حاملہ کو غش آجاتا ہے جی متلاتا ہے اور دیگر تکالیف بہی پیدا ہوتی ہین - اور بعد تہوڑے عرصہ کے یہ رفع ہوجاتی ہین *

یاد رہی کہ یہ علامت بجز عورت کے بیان کے کسی اَوْر طرح ثابت نہین ہوسکتی ہے - کُل حاملہ اِس بات کو ٹھیک نہین بتلاسکتین کہ ٹھیک کونسے دن اُنہون نے پہلی حرکت جنین کی محسوس کی تھی - اور جب ممتحن کو شکم پر ہاتھہ لگانے سے یہ حرکت محسوس ہو تو اُس سے یہ جاننا چاہئے کہ معمولی وقت اِس حرکت کا گزر گیا ہی اور جو امتحان کے وقت اُسکو یہ حرکت محسوس ہو تو اِس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچّہ نے حرکت کی ہی نہین ہے کیونکہ اِن حرکتونکا کوئی وقت مقرر نہین ہی اور اتفاق سے بعض دفعہ نہین بہی محسوس ہوتین - مزید برین بعض دفعہ ایسا بہی ہوا ہے کہ حاملہ بہت تندرست ہی تب بہی کُل ایام حمل مین اُس نے جنین کی حرکت محسوس نہین کی اور ایسا بہی ہوسکتا ہی کہ ممتحن کو بہی یہ حرکت کبھی نہ محسوس ہوسکے - پس اِس علامت پر اعتماد نہین کیا جاسکتا - ایسا بہی ہوا ہی کہ کسی اَوْر قسم کی حرکت کو عورتون نے

حرکت جنین سمجھا ہی اور اخیر مین اُنکا حاملہ ہونا نہین ثابت ہوا *
کوئی عورت اگر جھوٹھ موٹھہ یہ کہہ دے کہ مین نے جنین کی حرکت
محسوس کی ہے تو حکیم تا وقتیکہ خود اُس حرکت کو محسوس نہ کر لے
عورت کو کیونکر جھٹلا سکتا ہے - پس اس امر مین عورت کی شہادت
حمل کے ثابت کرنے کے لئے کافی نہین ہے لیکن یہ حرکت اگر
ممتحن کو محسوس ہو تو اُس سے صرف حمل ہی کا ہونا ثابت نہین ہوتا بلکہ
یہ بھی کہ عین وقت جنین کی حرکت کا گزر گیا ہی - اِس حرکت کے ہونے
کی شہادت کئی مرتبہ کے بعد دینی چاہی کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ بچے کے شکم کے اندر حرکت کرنے مین کچھ بھی شک نہین ہوتا
پھر بھی امتحان کے وقت وہ حرکت محسوس نہین ہوتی پس کئی مرتبہ
امتحان کے بعد اس امر مین شہادت دینی چاہئے - عمدہ ترکیب اس
حرکت کے محسوس کرنے کی یہ ہی کہ پہلے اپنے ہاتھہ کو ٹھنڈے
پانی مین ڈبو لین اور تب شکم حاملہ پر رکھہ دینے سے بچہ حرکت
کرنے لگتا ہے - جب یہ حرکت ہاتھہ کو خوب صاف محسوس ہو تو اس
سے حمل کا ہونا بخوبی ثابت ہو جاتا ہے لیکن کسی خاص وقت پر
اسکے نہ معلوم ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حمل نہین ہے *
دائیان اکثر اسی علامت کو معتبر سمجھتی ہین اسیواسطے اُنکی رائے غلط
ہو جاتی ہی - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ بعض عورتین جو حمل کا
فریب کرنا چاہتی ہین اپنے شکم کے عضلات کو ایک خاص طور پر حرکت

دیگر اس علامت کو پیدا کر لیتی ہین - بعض دفعہ طبیب بہی اس فریب
مین آجاتے ہین - لیکن کلو - را - فارم اور آلہ سینہ بین کی مدد سے
یہ فریب گرفت مین آجاتا ہی +

جنین کے قلب کی حرکت کی آواز - حمل کے پانچوین یا قریب
پانچوین مہینے (اس سے پہلے شاذ و نادر) شکم حاملہ پر آلہ اسٹے
تہس - کوپ لگانے سے بچہ کے دل کی حرکت کی آواز سُنائی دیتی
ہی اور اسکو پہچان کر گن بہی سکتے ہین + یہ آواز حاملہ کے دل کے
آواز کی حرکت کے علاوہ ہوتی ہی اور بہ نسبت حاملہ کے جنین کا دل
بہت جلد جلد حرکت کرتا ہی - یہ علامت ایسی معتبر ہے کہ اس سے صرف
حمل کا ہونا ہی نہین ثابت ہوتا بلکہ یہ بہی کہ بچہ شکم کے اندر زندہ ہی
مگر یاد رہی کہ یہ آواز ہمیشہ نہین بہی سُنائی دیتی ہی البتہ جب بچہ شکم
کے اندر مر جاتا ہی تب یہ آواز سُنائی نہین دیتی ہی لیکن اُسکے نہ سُنائی
دینے سے بچہ کی موت نہین ثابت ہوتی کیونکہ سُنائی دینا یا نہ دینا اس
آواز کا شکم کے اندر بچہ کے جسم کے وضع نہاد لائیکوار - ام - نیائی کے
کم یا زیادہ ہونے بیماری کے ہونے یا نہ ہونے اور دیگر علامات پر
منحصر ہے - مثلاً کسی وقت تو آواز خوب صاف سُنائی دے سکتی ہی
اور کسی وقت نہین - بعض دفعہ ہفتہ یا دو ہفتہ تک نہ سُنائی دیکر پھر
مسموع ہوتی ہی - پس کئی امتحانون کے بعد اپنی رائے اس امر مین
دینی چاہئے - سبب اس آواز کے ہمیشہ نہ سُنائی دینے کے یہ ہین کہ بچہ

شکم کے اندر ہمیشہ اپنی کروٹین بدلتا رہتا ہی اور یہ کہ آواز کو لائیکوار ایام نیائی اور جلد کے فردون سے گزرنا پڑتا ہی * درباب اِن علامتون کے یہ یاد رکہنا چاہئیے کہ جب جنین کی حرکت اور اُسکے دل کے دہڑکنے کی آواز سُنائی دے تو حمل کے ہونے مین کسی طرح کا شک وشبہ نہین رہتا - دیگر علامات کے تلاش کرنے کی کچہہ ضرورت نہین ہی صرف حیض کے بند ہوجانے سے پستانون کے پُر ہوجانے سے حمل نہین ثابت ہوسکتا ہی لیکن ساتہہ ہی اُسکے یہ بہی یاد رکہنا چاہئیے تاوقتیکہ وہ بیماریان دریافت نہ ہوسکین جو باعث اِن علامتون کی ہین اُنسے احتمال حمل کا ضرور ہونا چاہئیے - اگر کسی صورت مین شک ہو تو عرصہ بعد پہر امتحان کرکے رائے دین *

تغیرات فم اور عنق رحم مین - عورت کے رحم کے مُنہہ اور گردن کے امتحان سے بہی اِس امر مین بہت مدد مل سکتی ہے چنانچہ حمل کے پانچوین یا چہٹے مہینے تک رحم کی گردن اندام نہانی کے اندر نکلی ہوئی محسوس ہوتی ہے - یہ گردن معمولی درجہ تک دراز سخت اور مضبوط ہوتی ہی - بعد اِس مدت کے جب رحم پیٹ - وس کے اوپر اُٹہتا آتا ہی تب عنق رحم پہلکہ ملایم اور چہوٹی ہونے لگتی ہے اور سوراخ کی مقدار بڑہنے لگتی ہے اور وہ گول ہوجاتا ہی - ایام حمل کے اخیر مہینون مین رحم کی گردن محسوس نہین ہوتی - اور بعض دفعہ اُسکا سوراخ بہی معلوم نہین ہوتا *

حمل کی ایک اور عمدہ علامت یہ ہی کہ رحم کی گردن مین انگشت رکھکر بچے کو دہکا دینے سے اُس اُنگلی کو ایک حرکت محسوس ہوتی ہے لیکن یہ علامت حمل کے پانچوین یا چھٹے مہینے سے پہلے نہین پیدا ہوتی ہی + جن علامتونکا ذکر ہوا ہی اُنمین سے اکثر حمل کی بڑہی ہوئی حالت کو ثابت کرتی ہین - پس یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ کونسی علامتین ہین جن سے پانچوین یا چھٹے مہینے سے پہلے کا حمل دریافت ہو سکے + حکیم کو اس سوال کا جواب دینے کی کچھہ ضرورت نہین ہے اور نہ اِسصورت مین اُس کو اپنی راے دینے کی ضرورت ہوتی ہے - کیونکہ عدالت مین جب حمل کا مقدمہ آتا ہی تب حکیم کے بیان کے بموجب عدالت اُس مقدمہ کے فیصل کو ایک دو یا تین مہینے تک ملتوی رکھتی ہے تا کہ ثبوت کامل ہوجاوے اور ثبوت اُسکا اِن باتون پر موقوف ہی چنانچہ

اوّل - ایک گول شے کا صاف معلوم ہونا ایک تہیلی مین اور اُس تہیلی کا گاہے سکڑنا گاہے پہیلنا +

دوم - جنین کی حرکت +

سوم - قلب کی حرکت کی آواز +

حمل کا فریب - بعض دفعہ خیرات لینے یا بیاہ کے لئے مجبور کرنے کے واسطے حمل کا فریب کیا جاتا ہی - لیکن حکیم اگر تجربہ کار ہو تو عورت کا فریب فوراً گرفت مین آسکتا ہی کیونکہ ایسی صورتون مین زیادہ مدت کے حمل کا فریب کیا جاتا ہی + بہ نسبت حاملہ ہونے کے عورت کی حاملہ

نہ ہونے کا ثبوت بہت آسانی سے کیا جا سکتا ہی÷ اگرچہ عورت
یہ کہہ سکتی ہے کہ اس مین بعض بعض علامتین حمل کی موجود ہین پھر
بھی بڑھے ہوے شکم اور پستانون کی حالت کی نقل بلا گرفت مین
آنے کے ہرگز نہین کر سکتے - اگر امتحان کے لئے راضی ہو تو فریب
اُسکا ضرور گرفت مین آجائیگا اور جو انکار کرے تو اس سے
صاف ثابت ہوجائیگا کہ وہ مکار ہی - اگرچہ ایسا ہوا ہے کہ عورتون
نے شکم کو بڑھا لیا ہے اور شکم کے عضلات کے ذریعہ جنین کی حرکت
کی بھی نقل کی ہے مگر کلو - را - فارم سُنگھا کر جب بیہوش کیا گیا ہے تو
شکم اصلی حالت پر آگیا ہی اور فریب ظاہر ہو گیا ہے÷

عدالت کے تعلقات حمل کے باب مین

حمل کی دو صورتون مین عدالت حکیم کی رائے لیتی ہے - ایک دیوانی -
دوسری فوجداری÷

اوّل دیوانی - جب کوئی عورت دعوی کرے کہ حاملہ ہو اور خاوند
کے موت کے بعد اُسکا بچہ پیدا ہونیوالا ہے تو وارث جائداد کو اس
بات کے دریافت کرانے کا اختیار رہی کہ وہ حقیقتاً حاملہ ہے یا نہین
تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ عورت کسی اَور کا بچہ لیکر وارث حقیقی کو لا دعوے
کردے - حمل کا دریافت کرنا کچھ مشکل نہین ہی بشرطیکہ عرصہ کا ہو÷

دوسرے صورت فوجداری کی - جب کسی عورت کو پھانسی کا حکم ہو

اور وہ حمل کا عذر کرے تو وہ حکم تا تولد ہونے بچّے کے ملتوی ہوتا ہی - اسصورت مین بھی حکیم کی راے لیجاتی ہے ٭

باب ہفتم

وضع حمل

بہ نسبت حمل کے حکیم کی صلاح وضع حمل کے باب مین اکثر لیجاتی ہی کسواسطے کہ بچّہ کی پیدایش کا چھپانا اور جرم استقاط حمل اور بچّہ کُشی کا اور فرضی بچّہ کی گرفت حمل کے وضع ہونے کے ثبوت پر منحصر ہین - وضع حمل کا بیان دو حصّون مین تقسیم کیا جا سکتا ہی ایک حمل کا وضع ہونا زندہ مین دوسرا حمل کا وضع ہونا مُردہ مین ٭

وضع حمل کے امر کی تحقیقات مین اگر ممکن ہو تو حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ عورت کے حاملہ ہونے کا بھی کوئی ثبوت ہی یا نہین - اگر یہ بات دریافت ہو جاوے تو تحقیقات وضع حمل کو بہت مدد مل سکتی ہے لیکن یہ امر ہمیشہ دریافت نہین ہو سکتا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت اپنے حمل کو اِس طرح چھپا لیتی ہے کہ اُسکے حاملہ ہونے کا گمان کسیکو بھی نہین ہوتا - علاوہ ازین وضع حمل کے ثابت ہونے سے چونکہ وہ مجرم ٹھہرتی ہے اِسواسطے اگر اُس سے حمل کے باب مین دریافت کیجئے تو بالکل انکار کر جاتی ہے اور اِس امر مین حکیم کو اُسن سے جبراً اقرار کروانے کا اختیار نہین ہی - پس اِس سے صاف

ظاہر ہی کہ حکیم کو اکثر علامتون ہی کے ذریعہ وضع حمل ثابت کرنا پڑتا ہی +

حمل کا وضع ہونا زندہ مین

چھپانا وضع حمل کا - مدت کے لحاظ سے زندہ عورت کے وضع حمل کے علامات مین بہت فرق ہی - اگرچہ از روے حکمت جب چھ مہینے سے بیشتر کا حمل گر جاتا ہی تب اُسکو ابارشن کہتے ہین اور جب یہ حادثہ بعد چھ مہینو کے واقع ہوتا ہی تب پری - مے چیور لیبر کہتے مین لیکن عدالت اِس فرق کو نہین مانتی ہے - قانون مین تو بلا لحاظ وقت جب حمل جرم کی نیت سے گرایا جاتا ہی تب اُسکو اسقاط کہینگی چاہے چھ مہینے بیشتر یا بعد ہو +

وضع حمل کی علامتون کا کم یا زیادہ ظاہر ہونا جنین کی کم یا زیادہ عمر پر منحصر ہی چنانچہ جب دوسرے یا تیسرے مہینے مین اسقاط ہوتا ہی تب عورت کے امتحان سے یہ امر بہت ہی کم معلوم ہو سکتا ہی کیونکہ اِس صورت مین پورے ایام کے حمل کے وضع ہونے کی معمولی علامتین پائی نہین جاتین کیونکہ عین ابتداء حمل مین جنین اسقدر بڑا نہین ہوتا ہے کہ جس سے شکم حاملہ کا بڑھ جاوے اور جسم حاملہ مین وہ تغیرات بھی نہین پیدا ہوتے جو پورے ایام کے وضع حمل سے بیشتر ہوا کرتے ہین جیسے بڑھ جانا پستانونکا - کہلنا رحم کے مونہہ کا وغیرہ - دوسرے یا تیسرے کے مہینے مین جب حمل گرتا ہی تب خون کے جاری ہونے سے اور عورت

چہرہ وغیرہ کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہی - مگر اِس بات سے صرف گمان وضع حمل کا ہو سکتا ہی - یقینًا یہ بات نہین کہی جا سکتی ٭ بعد اِس ایام کے جب حمل گرتا ہی تب ایک رطوبت مثل رطوبت نفاس کے جاری ہو سکتی ہے اور رحم کا مُنہہ بہی بڑہ کر ملایم ہو جا سکتا ہی لیکن چونکہ جنین چہوٹا ہوتا ہی تو عورت کے اندام نہانی کے امتحان سے ثبوت وضع حمل کا کامل نہین پایا جا سکتا ہی البتہ ایسا ہو سکتا ہی کہ اِس ایام کے اسقاط مین خون مرکے زیادہ آنے کے باعث عورت زیادہ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہی اور جو جنین یا اُسکے پردون مین سے کوئی پردہ پایا جاوی تو اُس سے حمل کا اسقاط ہونا ثابت ہو جاتا ہی - لیکن جب عورت دیدہ و دانستہ حمل کو چہپانے کے لئے اسقاط کر دیتی ہے تو اسقاط حمل کی علامتون کے چہپانے مین بہی ایسی کوشش کرتی ہی کہ حکیم گرفت نہین کر سکتا ٭

علامات حال کے وضع حمل کی زندہ مین

عورت کمزور ہو جاتی ہی - چہرہ اُسکا پیلا - آنکھون کے گرد اودا حلقہ پڑجاتا ہی اور بیمار معلوم ہوتی ہے - مگر یاد رہے کہ یہ علامتین کسی سخت بیماری مین بہی پیدا ہو سکتی ہین لیکن ہان جب یہ علامتین کسی ایسی عورت مین جو تندرست و توانا ہو اور خاصکر جب یہ معلوم ہو کہ وہ حاملہ تہی یا [illegible] کا [illegible] گمان بہی ہو دفعتًا پیدا ہو جاوین تو دل مین وضع حمل کا

شک پڑنا چاہیے - ایسی عورت کے پستان خاصکر تیسرے یا چوتھے
دن بعد وضع حمل کے بڑہے ہوئے اور پُر ہونگے - بہٹنیان بڑی
ہونگی اور اُنکے گرد کے ہالہ کی شکل ویسی ہوگی جیسے اخیر ایام حمل مین
ہوا کرتی ہے اگر پہلی دفعہ کے امتحان مین یہ باتین نہ پائی جاوین تو کچھہ
عرصہ بعد پہر امتحان کرنا چاہئے *

اوّل - جس عورت کا حمل وضع ہو جاتا ہو اُسکے شکم کی جلد ڈہیلی اور
بعض دفعہ اُسپر سلوٹین پائی جاتی ہین اور شکم پر ہلکے رنگ کے خط چڈوان
اور ٹہیکری کی ہڈی سے لیکر ناف تک پائے جائینگے اور ناف اُس کا
تہوڑا بہت کہچا ہوا اور شکل مین بدلا ہوا ہوگا - لیکن یاد رہے کہ ایسی
بیماریون مین بہی جلد کی یہی صورت ہوتی ہے جنمین شکم بڑہ جاتا ہے
پس ثبوت وضع حمل کے واسطے خطوط مذکورہ دال نہین ہو سکتے *
بڑہا ہوا رحم کسیقدر سکڑا ہوا مثل گولی کے شکم کے حصۂ زیرین مین کسی
جانب پر پایا جائے گا *

دوم - اندام نہانی باہر سے سوجا ہوا اور کہلا ہوا یا چہلا ہوا ہوگا
اور اُسکے ارد گرد خون کے ڈلے بہی پائے جائینگے - دہانہ اندام
نہانی کا زیادہ تر کہلا اور ڈہیلا ہوگا - رحم کا مُنہہ بہت کہلا اور اُس کی
لبین بالکل ڈہیلی ہونگی - رحم کی گردن اِسقدر چہوٹی ہوگی کہ محسوس نہین
ہوگی اور رحم کے جسم کی مقدار غیر حالت حمل کی نسبت دگنی یا چوگنی ہوگی
لگا ہے گا ہے ایسا ہوتا ہے کہ پہلوٹے مین بچہ کے سر کے خروج کیوقت

رحم کی گردن ایک جانب سی چر جاتی ہے - اگر اس قسم کا شگاف یا اُس
کے چر جانے کا نشان پایا جاوے تو تحقیقات وضع حمل کو بہت مدد مل سکتی ہی
سوم جاری ہونا رطوبت نفاس کا - (لو-کیا) یہ رطوبت پہلی تو
خون آمیز ہوتی ہی لیکن بعد تہوڑے عرصہ کے پتلی سیاہی مایل یا سبزی
مایل ہو جاتی ہے اور وضع حمل کے بعد ہی بہنے لگتی ہے اور ایک ہفتہ یا
دو ہفتہ یا اس سے بہی زیادہ عرصہ تک جاری رہتی ہے اور ایسا بہی ہو سکتا
ہی کہ تیسرے ہی دن بند ہو جاوے اور اُس سے ایک خاص قسم کی ایسی
بو آتی ہے کہ جس سے بعض کے نزدیک حالتین حمل کے وضع ہونے کا
کامل گمان ہو جاتا ہے *

واضح ہو کہ جن علامتون کا ذکر اوپر ہوا ہی وہ صرف اُسیوقت پائی جاسکتی
ہین کہ جب حمل کے وضع ہوتے ہی عورت کو امتحان کیا جاوے - کیونکہ
جب عورت طاقتور ہوتی ہی تو وضع حمل کے تہوڑے دنون بعد ہی اصلی
حالت پر آجاتی ہی اور علامات حمل کے وضع ہونے کی یا تو بالکل رفع ہو جاتی
ہین یا اسقدر کم رہ جاتی ہین کہ اُنسے کچہہ بہی ثابت نہین ہو سکتا - اور
بعض عورتون مین ایسا بہی ہوتا ہی کہ دو یا تین ہفتے بعد وضع حمل کے آثار اس
امر کے پائے جاسکتے ہین لیکن علی العموم آٹہہ یا دس دن کے بعد یہ کہنا کہ
حمل وضع ہوا ہی غیر ممکن ہے کیونکہ اس مدت مین علامات اکثر مفقود ہو جاتی
ہین - پس اِس قاعدہ کو یاد رکہین کہ وضع حمل کے بعد جسقدر جلد عورت کو
امتحان کیا جاویگا اُسیقدر تحقیقات کو زیادہ مدد ملیگی *

علامات وضع حمل بعد عرصہ

عدالت یہ دریافت کرسکتی ہے کہ حکیم یہ بہی بتلا سکتے ہین کہ حمل کے وضع ہونے کو کتنا عرصہ گزرا ہوگا - اِسبات کی دریافت کرنے کی ضرورت اُس صورت مین ہوتی ہی کہ جب پیدایش بچّہ کی چہپائی جاتی ہے یا حمل گرادیا جاتا ہی یا بچے کو ہلاک کردیا جاتا ہی اور مشکوک وضع حمل کے ایک عرصہ بعد کوئی بچّہ ظاہر کردیا جاتا ہے اور اُسکی نسبت یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ جو بچّہ ظاہر ہوا ہی خواہ وہ مردہ ہے یا زندہ اِسکے پیدا ہونے اور حمل کے وضع ہونے کے وقت مین کسی طرح کی مطابقت پائی جاتی ہے یا نہین *

پستانون اور رطوبت نفاس اور فم رحم کو ملاحظہ کرکے وضع حمل کے آٹھ یا دس روز کے اندر اِس سوال کا جواب دیا جا سکتا ہی - اگرچہ چہٹے دن بعد جواب دینا مشکل ہوتا ہی اور بارہ روز بعد تو بہت ہی مشکل ہوتا ہی اور بعد دو یا تین مہینے کے سوالِ مذکور کا جواب درست دینا غیر ممکن ہی *

جب حمل کے وضع ہونے کا فریب کیا جاتا ہے یا حلال زادگی یا پارسائی کی بابت شک کیا جاتا ہی تو حکیم سے یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ عورت نے کبھی بچّہ جنا ہے یا نہین - اِس قسم کی تحقیقات صرف اُس صورت مین کیجاتی ہے کہ جب حمل کے پورے ایام کے بعد بچّہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اِس مین کچھہ شک نہین کہ حمل کے ابتدا مین اسقاط

ہو جاوے اَور کوئی بہی علامت اُسکی عرصہ بعدؔ پائی جاوے اور بعض
دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ چند روز یا چند ہفتہ بعد علامات اسقاط کی بالکل مفقود ہو
جاتی ہین لیکن جب حمل پورے ایام مین وضع ہوتا ہی تو اُسکے چند نشانات
ایسے باقی رہ جاتے ہین کہ وہ مٹ نہین سکتے جیسے شکم کی جلد
پر چمکیلی لکیرونکا ہونا ایک سیاہی مایل نشان ناف سے لیکر ٹہیکری
کی ہڈی تک کا ہونا اور جس عورت نے بچے جنے ہون اُسکے رحم کا مُنہہ
لکارت کی حالت کے طور پر ہرگز نہین بند ہوتا ہی - لیکن جلد کے
نشانات تو علاوہ وضع حمل کے شکم کی اُن بیماریون مین بہی پیدا ہو سکتی
ہین جنہین پیٹ بڑہ جاتا ہی جیسے استسقا یا اُو - وی - رمی کے بڑہ
جانے سے ہوتا ہے اور فربہ عورت جب لاغر ہو جاتی ہی تب بہی یہ
نشانات تہوڑے بہت پیدا ہو سکتے ہین علاوہ ازین نشاناتِ مذکورہ
بالا ساری عمر ہمیشہ قائم نہین رہتے - اور یہ بہی مشاہدہ مین آیا ہے
کہ عورت نے بارہا بچے جنے ہین تسپر بہی اُسکے شکم پر یہ داغ نہین پیدا
ہوئے ہین - اور رحم کے مُنہہ کا حال یہ ہی کہ مختلف عورت مین اُسکی
مختلف حالت پیدا ہوتی ہے اور بیماری کے سبب بہی اُسکی حالت
بدل جاسکتی ہے پس یہ علامت بہی اسے دینے کے لئے کافی نہین ہی *

وضع حمل کا فریب - حمل کے وضع ہونے کا فریب کئی مطلب کے لئے
عورت کر سکتی ہی چنانچہ بعض دفعہ خیرات لینے کے لئے یا جبراً نکاح کے
واسطے اور بعض دفعہ کسی وارث کو لادعوی کرنے کی نیت سے بہی

اور بعض دفعہ کوئی بھی مطلب نہیں ہوتا ہے - مگر اس قسم کا فریب
حکیم کے سامنے نہین چل سکتا ہے کیونکہ اسکی گرفت آسان ہے
وجہ یہ کہ عورت ہمیشہ حمل کے حال مین وضع ہونے کا فریب کرتی ہے
اور دیر بعد نہین اور اگر اس قسم کا فریب بعد عرصہ کے کرے تو اُسکے
اندام نہانی کے امتحان اور دیگر شہادت سے فریب اُس کا ثابت
ہوسکتا ہے ✤

ایسا بھی ہوسکتا ہی یا نہین کہ عورت کا حمل بے معلوم وضع ہوجائے

عدالت مین یہ امر صرف اُسوقت دریافت ہوتا ہے کہ جب کسی عورت
پر بچہ کشی کا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے ✤

اِسمین کچھ شک نہین کہ عورت بیخبر سوتی ہو اور بچہ پیدا ہوجاوے اور
حالت بیہوشی چاہے وہ بسبب مرض اِ-پو-پلکسی یا کسی منشی زہر کے سبب
پیدا ہو جیسے کلو-را-فارم یا ایتھر یا افیون وغیرہ - لیکن اسبات کو یاد رکھنا
چاہیے کہ تا وقتیکہ عورت بالکل بیہوش نہو ایسا نہین ہوسکتا ہے کہ
دردزہ اُس کو معلوم نہ ہو خاصکر پہلوٹے مین تو دردزہ کی شدت نہایت ہی
ہوتی ہے - اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اِک-لم-شیا (دیکھو میری کتاب ڈ- ولٹے ری
کوئم) کے بیہوشی مین بچہ پیدا ہوجائے اور عورت کو خبر نہ ہو اور بعد بچہ پیدا ہونیکے
بھی اگر بیہوشی طاری رہے اور وہ پاگل ہوجائے اور اُس حالت مین

بچہ کو مارڈالے یا صدمہ پہنچاوے یا بچہ مردہ پیدا ہو یا اتفاق سے
اُس بچہ کو چوٹ لگ جائے غرض اِن حالات مین وہ یہ کہہ سکتی ہے
کہ بچہ کے مرنے یا چوٹ لگنے کی بابت مجھے بالکل خبر نہین اور اگر اُس عورت
کی زبان کٹی ہو یا آنکھین اور چہرہ اُسکا خون سے پُر تو اُس کا بیان
صادق آسکتا ہے اور اگر پیشاب مین ال-بیو-مِن پایا جاوے تو اُس
کے بیان کو اَور بھی تقویت ہوگی +

دوم علامات وضع حمل کی مردہ مین - اگر عورت پورے
دنون کے حمل کے وضع ہونے کے بعد مرجائے اور اُس کی نعش کو
جلد امتحان کیا جاوے تو رحم ایک پھیلی ہوئی تھیلی کے طور پر نو سے بارہ
انچ لنبا ہوگا اور مُنھہ اُسکا خوب کھلا اُسکے اندر خون کے ڈلے یا
خون آمیز رطوبت ہوگی اور اُسپر پردہ ڈ-سی-ڈوا کا بقایا پایا جائیگا
(دیکھو میری کتاب مڈ-وا-ے-فری) اور جس مقام پر آنول لگا رہتا ہے
وہان پر رگون کے بڑے بڑے دھانے پائے جائینگے - رنگ
اِس حصہ رحم کا سیاہی مایل ہوگا - رگین رحم کی بہت بڑی بڑی
اور بے شمار ہونگی + فا-لوپی-اَن نالیان اور رحم کا راؤنڈ-لی-گے-مینٹ
اور روفو او-وی-ری خون سے اِسقدر پُر ہونگی کہ اودی نظر
آوینگی +

کار-پو-را لو-ٹیا (دیکھو میری کتاب مڈ-وا-ے-فری)
اِسبات کا اوپر ذکر ہوا ہے کہ اگر وضع حمل کے بعد لاش کا امتحان جلد

کیا جاوے تو دونو او۔وی۔ریز خون سے پُر پائے جائینگے اور اگر
عورت حقیقت مین حاملہ تہی تو ایک یا دونو او۔وی۔ریز مین کار۔پس
لو۔ٹے۔ام پائے جائینگے * کار۔پس لو۔ٹے۔ام کی نسبت ڈاکٹر
مانٹ گومے۔ری صاحب یون بیان کرتے ہین کہ او۔وی۔ریز
کی جس جگہہ سے مادہ جنین کا خارج ہوتا ہے وہان پر ایک اُبہار پیا پا
جاتا ہے اور اُسپر زخم کا ایک داغ بہی ہوتا ہے۔اُس اُبہار کو اگر تراشیں
تو شکل اُسکی بیضوی نظر آویگی اور رنگ اُسکا ہلکا زردی مایل ہوگا اُبہار
مذکور خون سے پُر ہوتا ہے اور ساخت اُسکے گردہ کی تراشے ہوئے
حصہ کے طور پر ہوتی ہے۔ابتدا حمل مین مقدار اُسکی بڑی ہوتی
ہے۔لیکن جون جون حمل بڑہتا جاتا ہے مقدار کم ہوتی جاتی ہے
اُس تراشے ہوئے حصہ کے بیچ مین امتحان کے وقت کے بموجب
یا تو ایک چہوٹا سا خول ہوتا ہے یا ایک سفید داغ زخم کا رہ جاتا ہے*
حمل کے قرار پانے کے تین یا چار مہینے بعد تک خول ہوتا ہے
اور چارون طرف اُسکے ایک سفید تہیلی سی بنجاتی ہے اور جون
جون حمل بڑہتا جاتا ہے کنارے اُس تہیلی کے مُجہٹتے جاتے
ہین۔آخر کار سفید داغ رہ جاتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے *
ایام حمل کے پورے ہوجانے تک کار۔پس لو۔ٹے۔ام کی مقدار
اور سرخی بہت کم ہوجاتی ہے اور بعد پانچوین یا چہٹے مہینے وضع
حمل کے کار۔پس مذکور او۔وی۔ریز سے بالکل نیست و نابود

ہوجاتا ہے - لیکن یاد رہے کہ کار-پس لو-لیٹے-ام کے ہونے
سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ عورت نے بچہ جنا ہے اِس سے صرف
یہی ثابت ہوتا ہے کہ حمل قرار پایا تھا شاید جنین تو ل (دیکھو میری
کتاب مڈ-واےـ فری) مین بدل گیا ہو یا ابتدا حمل مین اسقاط ہو گیا ہو

صفت مادہ جنین کی تا بہ چھہ مہینے - اوپر عورت کے
امتحان کا ذکر کیا گیا اب مادہ جنین یا خود جنین اور اُسکے پردون کا ذکر
کیا جاتا ہے کیونکہ جنین یا مادہ جنین کا جب پایا جاتا ہے تب حکیم کی
شہادت کو بڑی مدد دیتی ہے +

اگر قرار حمل کے مہینے روز بعد مادہ جنین خارج ہوجاوے تو اُس
کی گرفت مشکل ہے کیونکہ اُس وقت مقدار اُس کی بہت چھوٹی
ہوتی ہے اور وہ خون مین لپٹا ہوا ہوتا ہے + چھٹے ہفتہ مین جنین
کی شکل خمدار مثل مٹر کے ایک دال کے ہوتی ہے - ساتوین ہفتہ مین ایک
چھوٹی سی شہد کی مکھی کے برابر ہوتی ہے اور دوسرے مہینے کے اخیر
مین جنین خمدار اور بڑے سیمیہ کے بیج کے برابر ہوتا ہے + بعد
دوسرے مہینے کے جلد جلد بڑھتا جاتا ہے اور خط و خال نمایان
ہوجاتے ہین اور بتدریج ہاتھ پاؤن بننے لگتے ہین + تیسرے مہینے
کا بچہ ایک آونس سے دو آونس تک وزن مین ہوتا ہے - اگر
اُسکو پھیلائے تو تین انچ لمبا ہوتا ہے اور اعضاے تناسل بہ نسبت
دیگر حصہ جسم کے بڑے ہوتے ہین مگر جنسیت ثابت نہین

ہوسکتی ہے ۔ چوتھے مہینے مین جنین ۵ سے ۶ انچ تک لنبا ہوتا ہے
اور دو سے تین آونس تک وزن مین ہوتا ہے ۔ پانچوین مہینے مین جنین
چھہ سے سات انچ تک لنبا ہوتا ہے اور پانچ سے سات آونس
تک وزن مین ۔ چھٹے مہینے مین آٹھہ سے دس انچ تک لنبا اور ایک
پاونڈ وزن مین ہوتا ہے ۔

اِس مدت کے بعد کی صفت باب بچہ کشی مین دیکھو ۔ جنین کا جب امتحان
کرین تو اُسکو پانی مین چھوڑ دین اور آہستگی یا تو خون کو دھو ڈالین یا کسی
آلہ سے اُسکو پاک کرین اور جب خون ڈھل جاوے تب بعوض پانی کے
الکحل کا استعمال کرین ۔ اگر جنین نہ ملے تو ڈسی ۔ سی ۔ ڈو آ یا کوری ۔ ان
کو ملاحظہ کرین ۔ پہلا پردہ جنین کے اوپر ہوتا ہے ۔ جو سطح اُسکی جنین
پر ہوتی ہے وہ ہموار ہوتی ہے اور باہر یعنی رحم کی جانب کی سطح کھُردری
ہوتی ہے ۔ اور کو ۔ رِی ۔ ان کا جو حصّہ آنول بننے والا ہوتا ہے وہ
جھبرا ہوتا ہے ۔ تیسرے اور چوتھے مہینے کے جنین کے پہچاننے
مین بہت دقت نہین ہوتی ۔

باب ہشتم

استقاط حمل متعلقہ فوجداری

طب کی اصطلاح مین چھٹے مہینے سے پیشتر کا حمل جب گرجاتا ہے تب اُسکو

ابار-شن کہتے ہین اورجب یہ حادثہ نوین مہینے کے اندر ہوتا ہے تب اُسکو پر-ے - مے - چیور- لے - بر بولتے ہین ؛ لیکن عدالت اس امتیاز کو نہین مانتی - عدالت کی اصطلاح مین حمل جا ہی جب اسقاط ہو جائے اُسکو ابار-شن کہتے ہین ؛

اسقاط حمل کا جرم تیسرے مہینے سے پہلے کم وقوع مین آتا ہی اور چوتھے اور پانچوین مہینے مین اکثر - کیونکہ اِس ایام مین عورت کو حمل کا یقین ہو جاتا ہی ؛ اسقاط دو طور سے ہو سکتا ہی یا تو قدرتی طور سے یا ضرب و زخم سے ؛ عدالت مین دوسرے سببون کی سماعت ہوتی ہی لیکن طبیب کو قدرتی اسباب سے بھی اچھی واقفیت ہونی چاہئے - قدرتی طور حمل کے گر جانے کے کئی ہین چنانچہ عورت کے جسم مین کسی خاص بات کے ہونے سے رحم مین کسی قسم کی بیماری سے - رنج و غم فکر و تردد وغیرہ سے - مثلاً چیچک کے سبب سے حمل گر جا سکتا ہی اور جب مرد کو آتشک ہوتی ہی تو اُسکا بھی نطفہ قائم نہین رہ سکتا - اِن باتون پر توجہ ہونی چاہئے کیونکہ جب اِن سببون سے اسقاط ہوتا ہی تو بعض دفعہ اورون پر الزام لگایا جاتا ہی ؛

جو اسباب صدمہ کے متعلق ہین وہ یا تو اتفاقی یا مجرمانہ ہو سکتے ہین - اِن دونو مین فرق کرنا مشکل نہین ہی کیونکہ گواہون کی شہادت سے صدمہ کی قسم اور اُسکی کافی ہونیکا ثبوت پایا جا سکتا ہی ؛

جو اسباب مجرمانہ ہین وہ یا تو ضرب و زخم سے پیدا ہوتے ہین یا تیز دواؤن کے رحم یا امعا پر اثر پیدا کرنے سے اور حمل کی مدت جسقدر زیادہ ہوتی ہے

ان چیزونکا اثر بہی اسیقدر زیادہ تیزی سے نمایان ہوتا ہی *

صدمہ ضرب یا زخم - جیسے کودنا پہاندنا - گہوڑا یا گاڑہی دوڑانا اونچی نیچی سڑک مین - ان سببون سی جب حمل گرتا ہی تو آثار ضرب وزخم کے نہین پیدا ہوتے - بعض دفعہ شکم کو دباکر یا اُسپر مکا مارکر حمل گراتے ہین ان صورتون مین نشان صدمہ کے پاے جاتے ہین * بچہ کے پردون کے چہیدنے یا اُسکو ہلاک کرنے کے لئے تاکہ وہ گرجاوے آلے ایجاد کئے گئے ہین جنسے بہ نسبت دوا کے حمل جلد تر گرجاتا ہی - لیکن جاہل عورتین اس قسم کے آلونکا استعمال کرتی ہین اسواسطے رحم یا پیرے - ری - ٹو - نی - ام کے پردہ مین انفلامیشن ہوکر عورت اکثر مرجاتی ہی *

اسبات کو یاد رکہنا چاہیئے کہ ان ترکیبون سے حمل گرایا جاتا ہی تو رحم اور بچے کے جسم پر ضرب وزخم کے نشان پائے جاتے ہین اور جب عورت مرجاتی ہے تب اُسکی لاش کے امتحان سے یہ بات ثابت ہوسکتی ہی اور جو جنین نکل جائے اور اُسکی ماں بچ رہے تو بچے کے بدن پر زخم کے نشان پائے جائینگے لیکن جب صرف بچے کے پردونکو چہید دیا جاتا ہی تب حمل ضرور اسقاط ہوجاتا ہی - مگر حمل گرانے کی اس ترکیب کو صرف وہی کام مین لاسکتی ہین جنکو جنین اور رحم کی تشریح سے کماحقہ واقفیت ہی *

ادویات مسقط و مدر حیض - اسقاط حمل کا جرم اکثر اس قسم کی ادویات سی کیا جاتا ہی لیکن یہ اکثر کارگر نہین ہین اور جو انسے حمل گر ہی جاتا ہی تو عورت اکثر مرجاتی ہی - اس بُری بات کے پیدا کرنیکے لئے بعض

جاہل لوگ معدنی زہروں کا استعمال کرتے ہین مثلاً سنکھیا دال چکنا طوطیا ہیراکسیس وغیرہ - لیکن ان سے اکثر عورات کی جان جاتی رہتی ہی بعض دفعہ حمل گرانے کی نیت سے تیز مسہلات کا استعمال کرتے ہین جیسے عصارۂ ریوند جمالگوٹہ - ایلابیٹریم وغیرہ - اگرچہ یہ زہر نہین ہین پھر بھی انسے چونکہ پیچش زیادہ ہوتی ہے تو زیادہ مدت کا حمل گرجا سکتا ہے لیکن ابتداء حمل مین انکا اثر کم ہوتا ہے - ار-گٹ ایک مشہور و معروف مسقط دوا ہی اور رُتو اور سادرن کا استعمال بھی اس مطلب کے لئی کیا جاتا ہی - بعض دفعہ تیز دوائن کی پچکاری رحم کے اندر کرتے ہین ؞

علامات اسقاط حمل کی زندہ اور مردہ مین - اکثر علامتین اسقاط حمل کی وضع حمل کی علامتوں سے مشابہت رکھتی ہین جنکو دیکھو ؞

باب نہم

بچہ کُشی

اس جرم کو اصطلاح مین ان-فن-ٹے-سائیڈ کہتے ہین - عدالت کی اصطلاح مین اس لفظ کے معنی نو پیدا بچہ کو مار ڈالنے کے ہین انگریزی قانون مین بچہ کشی کوئی خاص جرم مین شمار نہین کیا جاتا بلکہ اسکا مجرم بھی قتل مردم کشی کے مجرم کے سزایاب ہوتا ہی ؞

اگرچہ ان-فن-ٹے-سائیڈ سے مراد ہے نو پیدا بچہ کو قتل کرنا تاہم اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ بعد پیدا ہونے کے کسی خاص وقت پر یہ وہ دائستہ

بچہ کے مار ڈالنے کو بچہ کشی کہتے ہین - نہین بلکہ پیدا ہونے کے چند منٹ یا کئی دن بعد بہی اگر کوئی شخص کسی بچہ کو قتل کرے تو بہی وہ ملزم بچہ کشی کا قرار دیا جائیگا بشرطیکہ یہ ثابت ہوجاسکے کہ وہ بچہ ضرب و زخم سے قتل ہوا ہی لیکن اکثر ایسا دیکہا گیا ہی کہ بچہ کو یا تو پیدا ہوتے وقت یا چند گہنٹہ بعد پیدا ہونے کے مار ڈالتے ہین اور اگرچہ بموجب انگریزی قانون کے بچہ کشی اور مردم کشی کا جرم ایک ہی شمار کیا جاتا ہی تاہم بچہ کشی کے جرم کی نسبت حکیم کی شہادت مین فرق ہی - یہ سب جانتے ہین کہ بہتیرے بچے مُردہ پیدا ہوتے ہین اور بعض مختلف سببون سے پیدا ہوتے ہی مرجاتے ہین اور اُنمین زندگی کے آثار بہت ہی تہوڑے پائے جاتے ہین - پس تاکہ جہوٹا الزام کسی پر نہ لگایا جاوے عدالت تاوقتیکہ حکیم یا کسی اَور کی شہادت سے یہ ثابت نہ ہو کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا ہر ایک نوپیدا بچہ کو فرض کرلیتی ہی کہ وہ مُردہ ہی پیدا ہوا تہا جس سے زندہ بچہ کے قتل ہونے کا ثبوت مدعی کو دینا پڑتا ہی اور بچہ کے قتل ہونے کا ثبوت مسموع نہین ہوسکتا جبتک حکیم یا کسی اَور گواہ سے یہ نہ ثابت ہو کہ بچہ پیدا ہوکر زندہ تہا اور یہ کہ زندگی کیحالت مین اُسکو صدمہ پہنچایا گیا تہا *

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کسی بچہ کی لاش پڑی پائی جاتی ہے پولیس کی معرفت اُسکی تحقیقات ہوتی ہی اُسوقت حکیم کی شہادت بہی لیجاتی ہے - ان تحقیقات کے وقت حکیم کو خوب سوچ سمجہہ کر اپنی راے دینی چاہئے

اور اپنے دل مین ایسا نہ خیال کرنا چاہیے کہ چلو یہ پولیس کی تحقیقات ہی کچھ الم غلم کہہ دو جب مقدمہ مجسٹریٹ کے روبرو جائیگا تب ہم پڑھ پڑھا کر خوب تیار رہو کر اپنی رائے دینگے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ اظہار جو تم نے پولیس کے روبرو لکھوایا تھا مطابق اُس اظہار کے نہو گا جو تم نے مجسٹریٹ کے روبرو لکھوایا ہی تو وکیل کو تمہاری گرفت کا موقع ملجائیگا اور تم سے سخت سخت سوال وجواب کریگا عدالت تمہاری طرف سے بدظن ہو جائیگی اور تمہاری شکایت کرے گی۔ پس حکیم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اپنا اظہار جب پولیس کے روبرو دین تو ایسا سمجھین کہ گویا وہ اظہار مجسٹریٹ کے روبرو دیتے ہین ❊

بچہ کشی کی نسبت پہلا سوال حکیم سے یہ کیا جاتا ہی کہ پیدا ہوتے وقت بچہ کتنے دنون تک رحم کے اندر تھا یعنے وہ پورے دنون کا تھا یا اُس سے پہلے پیدا ہوا۔ وجہ اِسبات کے دریافت کرنے کی یہ ہی کہ جسقدر بچے پورے دنون سے پہلے پیدا ہوتے ہین اُسیقدر اُن کے خود بخود مرجانے کا زیادہ تر امکان ہوتا ہی اور جو یہ فرض کر لیا جائے کہ بعد پیدا ہونے کے وہ زندہ تھے اور تب مرے تو اسصورت مین انکے ذم لینے کے آثار اکثر کم نمایان ہوتے ہین ❊

جب بچہ شکم مادر مین چھ مہینے سے نو مہینے تک رہتا ہے تب اُس مین یہ علامتین پائی جاتی ہین اور یہ علامات بچہ کشی اور اسقاط حمل دونو کے تحقیقات مین کام آسکتی ہین ❊

اوّل چھٹے سے ساتوین مہینے تک - سر کی چندیا سے پاؤن کے تلوے تک بچہ ۱۰ سے ۱۲ - انچ تک لنبا ہوتا ہی اور وزن مین ایک سی ۳ پاؤنڈ تک - بہ نسبت سینہ کے سر زیادہ تر بڑا ہوتا ہی - آنکھون کی پپوٹے جڑے ہوئے ہوتے ہین اور پتلیان بھی بند ہوتی ہین - جلد کی رنگت سُرخی مایل - ناخن کسیقدر بنجاتے ہین - بالونکی رنگت گہری ہوتی جاتی ہی سینہ کی ہڈی مین استخوانی مادہ پیدا ہوتا جاتا ہی - دماغ کے اوپر پیٹ ہمین ہوتی - نرینہ بچہ کی انثیین شکم کے اندر گُردون کے عین نیچے ہوتی ہین ٭

دوم ساتوین اور آٹھوین مہینے کے درمیان - بچہ ۱۳ سے چودہ انچ تک لنبا ہوتا ہی اور وزن مین ۳ سے ۴ پاؤنڈ تک - جلد موٹی اور اُسپر ایک روغنی مادہ چمٹا ہوا ہوتا ہی ٭ سی - لیو - لر ٹے - ٹیو مین اب چربی پیدا ہونے لگتی ہے - ناخن اب مضبوط ہونے لگتے ہین لیکن انگلیون کے سرون تک نہین پہنچتے - بال لنبے موٹے اور سیاہ ہوتے ہین جسم کی کُل ہڈیون مین اب استخوانی مادہ پیدا ہونے لگتا ہی اور سیکم[۱] اور کو - لن مین مادہ مے - کو - نے - اُم (دیکھو کتاب مڈ - وا - سے - فری) پیدا ہوتا ہی - اب انثیین نیچے اُترنا شروع کرتی ہین ٭

سوم آٹھوین اور نوین مہینے کے درمیان - بچہ ۱۵ اسے ۱۶ - انچ تک لنبا اور ۴ سے ۵ پاؤنڈ تک وزن مین ہوتا ہی پپوٹے

---

[۱] سیکم یعنے معا اعور اور کو - لن یعنے قولون یہ دونو نام دو رودون کے ہین ۱۲

اور پتلیان اب کہلجاتی ہین - چربی اب خوب پیدا ہوتی ہی اور بال اور ناخن بہی خوب بڑہ جاتے ہین - دماغ پر اب خط پیدا ہونی لگتے ہین لیکن لپیٹ نہین ہوتی اب مادہ مے-کو-نی-ائم کُل بڑے رود روز مین پیدا ہو جاتا ہی اور پتّہ مین ایک رطوبت مثل صفرا کے پیدا ہوتی ہی انثئین اب یا تو جڈون کے اندر یا فوطہ مین اُتر آتے ہین ؛

چہارم نوین مہینے مین - بچہ اوسط اب ۱۸ - انچ کا ہوتا ہی اور وزن مین چہہ سے سات پاونڈ تک - جلد کی رنگت پیلی - بال لمبے موٹے اور کثرت سے ہوتے ہین - ناخن پورے ہو جاتے ہین - انثئین فوطہ مین اُتر آتے ہین دماغ پر اب لپیٹ پیدا ہو جاتے ہین ؛

جن علامتونکا ذکر اوپر کیا گیا ہی اُنمین بہت اختلاف پایا جاتا ہی - کیونکہ بعض بچّے نو مہینے کے ایسے ہوتے ہین جیسے بعض سات مہینے کے ہوا کرتے ہین - اور جوڑوین بچے بہ نسبت ایک کے اکثر چہوٹے ہوتے ہین - پس شکم کے اندر کے بچہ کی عمر دریافت کرنے کے وقت بہت سی علامتون کو شمار مین لانا چاہئے - اور ایسے بچے کو پورے دنونکا سمجہنا چاہئے جسمین نو مہینے کی عمر کے بچے کی علامات مذکورہ بالا مین سے بہت سی علامتین پائی جائین ؛

سات مہینے یا اس سے زیادہ عمر کے بچے کی لاش کی تحقیقات کے لئے قاعدہ ایک ہی ہی لیکن جب عمر سات مہینے سے کم ہوتی ہی تب احتمال اُسکے مُردہ پیدا ہونے کا ہوتا ہے اور جب پورے دنونکا ہوتا ہی تب اُسکے

زندہ پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی *

بچہ کی نعش کا امتحان - اِس امتحان مین امور ذیل کی نسبت تحقیقات ہونی چاہیئے - اوّل بچہ کی عمر یا شکم مادر مین وہ کتنے روز تک تھا *

دوئم پیدا ہوکر اُس نے دم بھی لیا تھا یا نہین - سوم زندہ پیدا ہوا تھا یا نہین - چہارم اُسکی موت کو کیا عرصہ گزرا - پنجم سبب موت کا - آیا ضرب وزخم سے بچہ مرا یا از خود * پس نعش کو چیرنے سے پہلے اِن باتون کو دریافت کرنا چاہئے

اوّل - سر سے پاؤن تک کی لنبائی اور اُسکا وزن *

دوم - لاش پر حالت بچگی کی خاص خاص علامتین موجود ہین یا نہین *

سوم - اُس پر کوئی خاص نشان یا نقص تولیدی ہے یا نہین کہ جس سے بچہ پہچانا جاسکتا ہی *

پنجم - نال کاٹی اور باندہی گئی تھی یا کھینچکر توڑ دی گئی تھی اور کٹی ہوئی خون کی رگون اور اُس حصۂ نال کو ملاحظہ کرین جو ناف مین لگی ہو *

ششم - لاش کے چٹڑون بغلون اور گردن پر رطوبت چربی - نمکش کے - زدی - اور زرا لگی ہے یا نہین اگر ہے تو یہ ثابت ہوگا کہ کسی نے بعد پیدایش کے بچہ کو غسل نہین دیا *

ہفتم - دیکھین کہ لاش پر کوئی سڑاہند کی علامت ہی یا نہین مثلاً اُٹھنا جلد کے اوپر کے فردکا - بدل جانا جلد کی رنگت کا - بدبو کا پیدا ہونا *

اگر اِن باتون کو لاش کے چیرنے سے پہلے نہ دریافت کرینگے تو بعد مین نہین دریافت ہوسکتین * اِن ساری باتون کو یادداشت کی کتاب مین

درج کرکے بحفاظت رکھہ چھوڑین * بچہ کی لاش پر اگر کوئی بھی خاص نشان
پایا جاوے اُسکو خوب ملاحظہ کرکے درج کتاب یادداشت کرلین کیونکہ
اِس سے بچہ کی تشخیص ثابت ہوسکتی ہے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے
کہ جس عورت کو قاتلہ قرار دیا گیا ہی شاید اُسکا بچہ ہی نہ ہو * کسی کاغذ
یا کپڑے مین لاش اگر لپٹی ہو اُسکے ملاحظہ سے بھی تشخیص بچّہ کی ثابت
ہوسکتی ہے - اگر بچہ پیدا ہوکر زندہ تہا تو اُسیوقت اپنی راے لگادین
کہ کتنے روز تک وہ زندہ رہا - نال کی حالت کو دریافت کرنے سے اور اِس
بات کو بہی کہ ناف کا مقام جہان پر نال لگی ہوتی ہے خشک ہونے پر ہی یا
خشک ہوگیا ہی - بچہ کی پیدایش کی تاریخ کے باب مین اُسے دیکہا سکتی ہی *

ثبوتِ زندگی تنفس سے پہلے

مقدماتِ بچّہ کشی مین اِسبات کا دریافت کرنا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا
یا نہین نہایت اہم ہے *
بچّہ زندہ پیدا ہوا تہا یا نہین اور پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدا ہونے کے اُسکو
ضرب پہنچایا گیا تہا یہہ امور دو حصون مین تقسیم ہوسکتے ہین - اول دم لینے
سے پہلے وہ ہلاک ہوا - دوم یا بعد دم لینے کے *

ثبوتِ زندگی قبل از دم لینے کے

سابق مین ایسا قیاس کرتے تہے کہ اگر پہیپڑون مین ہوا نہ ہو تو اِس سے

ثابت ہوتا ہو کہ بچہ نے دم نہین لیا ہو اور یہ کہ وہ ضرور مردہ پیدا ہوا تھا ہے
لیکن اب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ خیال متقدمین کا غلط تھا کیونکہ ایسا ہوا ہے
کہ بچہ نے نہایت آہستہ دم لیا ہو کہ جس سبب سے ششش کے کیسے بڑا ہوا
سے پُر نہین ہوئے ہین - پس پھیپڑون مین ہوا کے نہ ہونے سے نہ تو
یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچہ نے دم نہین لیا ہے اور نہ یہ کہ وہ زندہ نہ تھا -
طبیب کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ جس بچے کی نعش کو وہ امتحان کر
رہے ہین حال مین مرا ہو یعنے اُنکو اسباب کا ثبوت پہنچانا چاہئے کہ
وہ بچّہ تھوڑے عرصہ پہلے جیتا تھا - پس رحم کے اندر مرکر عرصہ تک پڑے
رہنے سے یا جب بچّہ زندہ پیدا ہوکر مرگیا ہو اور سڑجانے کے بعد
لاش اُسکی پائی گئی ہو اور ساری لاش اندر اور باہر سے بہت سڑگئی
ہو تو اس صورت مین اُس لاش کی تحقیقات بیفایدہ ہے کیونکہ اسقدر
سڑی ہوئی لاش سے یہ نہین دریافت ہوسکتا ہو کہ بچہ بعد پیدا ہونے
کے زندہ تھا ✤

ثبوت زندگی نشانات ضرب و زخم سے

اکثر ایسا ہوتا ہو کہ بچون کو قتل کرتے وقت اسقدر ضرب شدید پہنچایا
جاتا ہے جتنے کی ضرورت نہین ہوتی - غرض گا ہے گا ہے اسبات
سے ثبوت جرم کا ہوسکتا ہے - برعکس اسکے اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جب
بچہ ازخود شکم مین مرکر پیدا ہوتا ہے تو اُسکے بدن پر نیلے نیلے دھبّے

پائے جاتے ہین اور چونکہ جنین یا بچہ کا خون منجمد ہوکر اُسقدر سخت نہین
ہنچتا ہی کہ جسقدر جوان کا خون ہوتا ہے اسواسطے ضرب وزخم کے
نشانات کی متعدار اور موقع اور اُنکی خاصیتون سے حکیم اِس امر مین ایسی
ٹھیک رائے نہین دے سکتا ہی کہ ضرب کیوقت بچہ زندہ تھا کیونکہ ایسا
بہی ہو سکتا ہے کہ بچہ کے جسم پر جا ہے اُس نے دم لیا ہو چاہے بغیر
دم لئے مرگیا ہو اُسی قسم کے ضرب وزخم پائے جا سکتے جیسے زندہ کو
زدوکوب کرنے سے پیدا ہوتے ہین - مثلاً جس بچہ کو دم بند ہوتے ہی
یا دوران خون کے رُکتے ہی ضرب پہنچایا گیا ہو اور جس بچہ نے دم نہ
لیا ہو اور اُسکو دوران خون کے رُکتے ہی ضرب شدید پہنچایا گیا ہو تو اُس
کی نعش پر بہی اُسی قسم کے ضرب وزخم پائے جائینگے جیسے زندہ کو زدوکوب
کرنے سے پیدا ہوتے ہین - لیکن بچہ اگر شکم مین ہو اور اُسکو ضرب پہنچایا
گیا ہو اور وہ بچہ ۲۴ یا ۴۸ گہنٹہ بعد اُس ضرب کے پیدا ہو جاوے تو
اُن زخمون کے خاصیتین ویسی نہین ہونگی جیسی بحالت زندگی کے ضرب
وزخم مین ہوا کرتی ہین - نہ تو اُس بچے کی نعش پر نیلے نیلے دہبے ہونگے
اور نہ کہین خون کے ڈلے پائے جائینگے - پس یاد رہی کہ اگر نشانات
ضرب وزخم کے کسی بچہ کی نعش پر پائے جاوین تو اُنسے گو یہ ثابت ہو
کہ بچہ زدوکوب کے وقت جیتا تہا یا تہوڑے ہی عرصہ بعد مرگیا تہا پر یہ
نہین ثابت ہوگا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا +

اگر ایسے بچون کی نعش پر ضرب وزخم پائے جاوین جنکی نسبت یہ کہا جاوے

کہ وہ مُردہ پیدا ہوئے تہے تو اُن زخموں کو اُس قسم مین سے ہونا
چاہئیے جو اتفاقیہ پیدا ہوتے ہین (دیکہو باب ضرب و زخم) لیکن زخمون
کی خاصیت موقع یا مقدار سے یہ پایا جاوے کہ بچہ کو کسی نے قتل کے
ارادہ سے ضرب پہنچایا ہے تو اِسبات کی تحقیقات کہ اگر بچہ حقیقت مین
مُردہ پیدا ہوا تہا تو کس واسطے ایسے بڑے بڑے زخم اور اِسقدر نشانات
صدمہ کے اُسکے جسم پر ہین عدالت کے ذمہ ہے حکیم کے نہین - ایسی صورت
مین قتل کا گمان ہونا چاہئیے اگرچہ حکیم کی شہادت سے یہ ثابت نہو کہ زخم
کو ہنگام بچہ زندہ تہا یا وہ حقیقت مین زندہ پیدا ہوا تہا *
خلاصہ اوپر کے بیان کا یہ ہے کہ بغیر دم لینے کے اگرچہ بچہ پیدایش سے
تہوڑے عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے تاہم از روے حکمت کے ایسی
کوئی وجہ نہین ہے جس سے طبیب اِس امر مین ٹہیک رائے دے سکے
اگر اَور گواہون سے یہ ثابت ہو جائے کہ بچہ زندہ تہا اور ایسی صورتون
مین وہ قتل کیا گیا جیسے مثلاً کوئی عورت دیدہ و دانستہ پاخانہ مین بچہ جنے
یا کوئی اُسکا ساتہی جنتے وقت یا فوراً بعد جننے کے اُس بچہ کا منہہ
بند کر دے تو طبیب ایسا کہہ سکتا ہے کہ پہیپڑون مین دم لینے کی علامتون
کے نہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ بچہ مُردہ پیدا ہوا تہا کسواسطے
کہ ایسی صورت مین بچہ کیونکر دم لے سکتا ہے کہ جب بارادۂ قتل اُسکو
کسی نے دم لینے ہی نہ دیا ہو - عدالت ایسی صورت مین سزا دیگی یا نہ دیگی
اِسبات سے طبیب کو کچہہ غرض نہین اِسکا اظہار حکمت کے اصول پر ہونا

چاہئے اور اس غرض سے نہین کہ کوئی شخص ماخوذ ہو یا بری ہو۔ لیکن
ایسی بھی حالات ہین جنمین بچہ زندہ پیدا ہوتا ہی مگر ششش اُسکے جنین
کی حالت مین ہوتے ہین یعنے دم لینے سے ششش کے اندر ہوا نہین
داخل ہوتی ایسے بچون کی لاش مین وہی علامتین پائی جاتی ہین جو
مردہ پیدا ہوئے بچون مین پائی جاتی ہین ۔

ثبوت زندگی بعد دم لینے کے

اگرچہ اس مین کچھ شک نہین کہ بچے کا دم لینا بڑا بھاری ثبوت اثبات
کا ہی کہ وہ پیدا ہوتے وقت یا قریب پیدا ہونے کے زندہ تھا پھر بھی
اس سے یہ نہین پایا جاتا ہی کہ وہ زندہ پیدا ہوا تھا ۔
بچے کے دم لینے سے جو تغیرات پیدا ہوتے ہین وہ ششش مین تو فوراً
اور دل اور اُسکے متعلقات مین بتدریج ظاہر ہوتے ہین پس حکیم کو چاہئے
کہ دم لینے کے آثار کو خاصکر پھیپڑون ہی مین تلاش کرے ۔ بعض دفعہ
ششش جنین کیحالت یا قریب اُس حالت مین ہوتے ہین کیونکہ پیدا
ہوکر اگرچہ کئی گھنٹہ تک بچہ زندہ رہ سکتا ہے پھر بھی اُسکے زندہ رہنے
کا ثبوت ششش کیحالت سے نہین پایا جا سکتا ہی پس ایسی صورتون مین زندگی
کا ثبوت اور مقامات مین تلاش کرنا چاہئے اور جو کہین بھی نہ پایا جاے
پھر تو طب کے احاطہ سے باہر ہے ۔
پھیپڑون کا امتحان ۔ سینہ کو اس ترکیب سے کھولین کہ جبس سی شکم

نہ کہلنے پاوے - اعضاے صدر کے آپسکا وضع نہاد دم لینے سے پہلے
اور بعد دم لینے کے یہ ہوگا کہ -
اوّل اگر بچے نے دم نہ لیا ہو تو تہائی مُش غدو مثل قلب کے بڑا اور سینہ
کے اوپر اور درمیانہ حصّہ مین ہوگا اور دل سینہ کے نیچے اور درمیانہ حصّہ مین
اور کسیقدر بائین طرف مُڑا ہوا ہوگا اور دونو شش سینہ کے پیچھے پشت
کیطرف ایسے ہونگے کہ گویا نہین ہین - بعض دفعہ شش کے سامنے کے
کنارے کسیقدر آگے کو بڑہے ہوئے ہوتے ہین مگر بجز بیماری کے
ایسا کبہی نہین ہوتا کہ وہ دل تک چہا جائین یا اُس عضو کو ڈہانک لین *
دوم برعکس اسکے جب بچہ خوب طرح دم لے لیتا ہی تو پہیپڑون کی رنگت
اور اونچائی مین بڑا فرق پڑجاتا ہے چنانچہ اُسوقت رنگت اُنکی ہلکی
سُرخ ہوتی ہے - سینہ کے خول کو پُر کردیتی ہین اور دل کو ڈہانک لیتے
ہین لیکن اِن باتونکا کم یا زیادہ پیدا ہونا بچہ کے کم یا زیادہ دم لینے پر منحصر ہی
شش کا رنگ دم لینے سے پہلے - سرخ نیلگون یا خوب اودا
ہوتا ہی چونکہ یہ رنگت ہوا لگنے سے کہل جاتی ہے تو سینہ کو کہولتی ہی
اُسکو ملاحظہ کرنا چاہئے * بعد دم لینے کے رنگت ہلکی سُرخ ہوگی *
حجم - دم لینے سے پہلے شش سینہ کے اندر ایسے سمٹے ہوئے ہوتے
ہین کہ کم دکہلائی دیتے ہین لیکن بعد دم لینے کے اِسقدر بڑہ جاتے
ہین کہ سارے دل کو قریب ڈہانک لیتے ہین *
قوام دم لینے سے پہلے پہیپڑے سخت مثل جگر کے ہوتے ہین بعد

دم لینے کے چونکہ ان مین ہوا ہوتی ہے تو دبانے سے چرچراہٹ کی
آواز پیدا ہوتی ہے ٭

اول دم لینے سے پہلے بھی بچہ زندہ رہ سکتا ہی اور قتل بھی کیا جا سکتا ہی ٭
دوم اگر شکم کے اندر سڑ جائے تو اُس سے یہی ثابت ہوگا کہ بچہ مُردہ
پیدا ہوا تھا ٭

سوم - حکمت سے یہ ثابت نہین ہو سکتا ہی کہ جس بچے نے دم نہ لیا
ہو وہ صدمہ کے پہنچنے کیوقت زندہ تھا ٭

چہارم پیدا ہوتے وقت دم بند کر کے بچہ کو مار ڈال سکتے ہین ٭
پنجم پھیپھڑے کا رنگ حجم قوام اور وہ پانی مین ڈوبتے یا تیرتے ہین ان کل
باتون کے لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ بچے نے دم لیا تھا یا نہین ٭

ہائیڈروسٹاٹک ٹسٹ یہ بھی ایک شناخت اس بات کے
دریافت کرنے کی ہی کہ شش کے اندر ہوا داخل ہوئی ہے یا نہین ٭
ترکیب اسکی یہ ہی کہ شش کو سینہ سے اسطور پر نکالین کہ انکا تعلق ہوا
کی نالیون سے قایم رہی - اب انکو آب مقطر یا دریا کے پانی مین چھوڑ
دین - اگر وہ ڈوب جائین تو دیکھین کہ آہستہ یا جلد ڈوبتے ہین - اگر دونو
ڈوب جائین تو ایک ایک کو آزما دین کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی
کہ ایک ڈوبتا ہی اور دوسرا تیرتا ہے - اگر دونو ڈوب جائین تو ہر ایک
کے دس بارہ ٹکڑے کر کے الگ الگ پانی مین چھوڑ دین اگر سارے
ٹکڑے ڈوب جائین تو اُس سے یہ نتیجہ نکلنا چاہئے کہ بچہ زندہ ہوگا

اور بعد پیدا ہونے کے بہی زندہ رہا ہوگا لیکن اُس نے دم نہین لیا ہے +
برعکس اسکے اگر شش پانی مین تیرنے لگین تو دیکہین کہ پانی کے مین
اوپر ہین یا سطح پر یا کچہہ نیچے ہین - اِس سے دم لینے کا درجہ معلوم ہو سکتا
ہے - اب دونو کو الگ الگ پانی مین چہوڑین تاکہ معلوم ہو جائے کہ ایک تیرتا
ہے یا دونو - اب دونو کے پہر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین چہوڑین - اگر خوب
دبانے کے بعد بہی وہ تیرین تو اِس سے یہ سمجہنا چاہئے کہ بچے نے خوب
طرح دم لیا ہے + بچہ کشی کے مقدمہ مین اِس شناخت سے یہ نتائج نکل سکتے ہین کہ
اول اِس شناخت سے صرف یہی دریافت ہو سکتا ہے کہ بچے نے دم لیا ہے یا
نہین مگر یہ نہین ثابت ہو سکتا ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا یا مُردہ +
دوم اُن بچون کے شش جو بعد پیدا ہونے کے زندہ تھے ہوا کے
نہ پہنچنے سے یا بیماری کے ہونے سے پانی مین ڈوب جا سکتے ہین +
سوم - اگر شش کے کسی حصہ مین ہوا پہنچے تب بہی بچہ تہوڑے عرصہ
تک زندہ رہ سکتا ہے +
چہارم - اگرچہ ہوا کچہہ بہی شش مین داخل نہ ہو پہر بہی بچہ پیدا ہوکر ۲۴
گہنٹہ تک زندہ رہ سکتا ہے +
پنجم - پس شش کے پانی مین ڈوب جانے سے چاہے سابوت یا اُنکے
ٹکڑے ڈوب جائین یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ مُردہ پیدا ہوا ہے +
ششم - جن بچون نے دم نہ لیا ہو اور وہ مردہ پیدا ہوئے ہون سڑ
جانے کے سبب سے اُنکے پہیپہڑے پانی مین تیر سکتے ہین +

ہفتم - مُردہ پیدا ہوئی بچہ کے شش کو پھیلا کر پانی مین چھوڑ دی سے وہ تیرینگے *

ہشتم - شش اگر سینہ کے اندر ہون اور اُنکو پہونک کر پھیلایا جاوے تو ایسی معلوم ہونگے کہ جیسے تہوڑے بہت دم لینے سے ہوتے ہین *

نہم - جب دم اچھی طرح پر لیا جاتا ہی تو شش کے ٹکڑے کر کے اُن ٹکڑون کو دبانے سے اُنسے اِسقدر ہوا نہین نکل سکتی ہے جس سے وہ ڈوب جاوین *

دہم - پہیپڑون کے پانی مین تیرنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ بچے نے پیدا ہوتے ہی یا پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدائش کے دم لیا ہی لیکن اِسسے نتو بچہ کا زندہ پیدا ہونا اور نہ صدمہ سے اُسکا مرنا ثابت ہوتا ہی *

یازدہم - دم لینے سے زندگی ثابت ہوتی ہی لیکن یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے *

ثبوت اسبات کا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے

عدالت طبیب سے ہمیشہ یہ دریافت کرتی ہی کہ بتاؤ بچہ سارے کا سارا زندہ پیدا ہوتہا یا نہین - اِسبات کا ثبوت کئی باتون سے دیا جاسکتا ہی چنانچہ

ثبوت بچّے کے زندہ پیدا ہونیکا دم لینے سے - اگر بچہ پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدا ہونے کے دم لے اور فوراً مر جائے تو اِن دونو صورتون مین پہیپڑون کی ساخت مین کسی طرحکا فرق نہین معلوم ہوگا لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بچے نے خوب کہلکر دم لیا ہی یعنی اگر شش مین وہ علامتیں خوب کہلکر دم لینے کی پائی جائین جنکا ذکر اوپر ہوا ہی تو اس سے یہ گمان

کرنا چاہئے کہ بعد کل جسم پیدا ہونے کے ہی بچہ دم لیتا رہا تھا اگرچہ تنفس کی حرکت پیدا ہوتے وقت شروع ہوئی ہو کیونکہ بچہ جبتک خوب کہلکر دم نہین لیتا ہی تبتک ششش کے دبانے سے چرچراہٹ کی آواز بہت کم پیدا ہوتی ہی غرض ششش کے اس حالت کا ضرور خیال رکہنا چاہئے ایسی صورت مین وکیل طبیب سے یہ پوچھہ سکتا ہی کہ بعض دفعہ ایسا ہی تو ہوتا ہی کہ بچے کا سر عرصہ تک نکلا رہتا ہی اور باقی کا جسم شکم مادر مین ہوتا ہی اور اُس بچے کے ششش سے بار بار دم لینے کے باعث چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہی۔ فرض کیا کہ ایسا ہو سکتا ہی مگر اِسصورت مین یہ دریافت کرنا چاہئے کہ کس سبب سے بچے کا سر اِسقدر دیر تک باہر رہا اور وہ سالم باہر کیون نہ نکل آیا۔ اور طبیب کو یہ بہی دریافت کرنا چاہئے کہ جب اِسقدر دیر تک بچے کا سر باہر نکلا رہا اور اُس نے اِسقدر رکہلکر دم لیا کہ جس سے اُسکے پہیپڑون سے چرچراہٹ آواز پیدا ہوئی تو وہ خود بخود کس سبب سے مرگیا +

ثبوت بچے کے زندہ پیدا ہونیکا علامات ضرب و زخم سے - اگر قریب ایک ہی وقت پر بچے کے جسم پر کئی صدمے پہنچائے جاوین اور اُن صدمات کے نشان جسم کے دور دور اور مختلف مقامات پر پائے جاوین اور ضرب و زخم کی خاصیتین ویسی ہی ہون جیسے بحالت زندگی کے ضرب و زخم کے ہوا کرتی ہین تو اُنسے ایسا گمان کرنا چاہئے کہ بچے کا سارا جسم جب پیدا ہوگیا تہا تب اُسکو صدمہ پہنچایا گیا تہا۔ لیکن سخت صدمہ کا نشان اگر سر یا جوڑ پر پایا جاوے تو اُس سے ایسا گمان نہین کیا جا سکتا کیونکہ اِسصورت تمیز

ایسا کہا جا سکتا ہی کہ عورت نے اپنے آپ کو بچانے کے واسطے نادانستہ وہ صدمہ پہنچایا ہوگا اور تیسرے ہی بچہ نہین پیدا ہوا - پس حکیم کو لاش کے امتحان کے وقت سر سے پاؤن تک دیکھنا چاہئے اگر کوئی بھی نشان صدمہ کا پایا جاوے گو وہ کیسا ہی خفیف ہو اُسکو یادداشت کی کتاب مین درج کرنا چاہئے - ساری بدن کی جلد کو خوب طرح دیکھین کہ کہین سے چھل گئی یا جل گئی یا نُچ گئی ہے - گلے کو خوب طرح ملاحظہ کرین کہ اُسپر نال یا اُنگلیون سے دب جانے کے نشان ہین کہ نہین ؛

ثبوت جسم کے بعض تغیرات سے - جو بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہوکر ۱۲ سے ۲۴ گھنٹہ تک زندہ رہتا ہی اُسکے اُس حصہ نال مین جو ناف مین لگی رہتی ہی چند تغیرات پیدا ہوتے ہین مثلاً وہ خشک ہوکر آہستہ آہستہ سکڑنے لگتا ہے اور ۳ سے ۵ دن کے اندر جدا ہو جاتا ہی اور مقام ناف کا یا تو ہرا رہتا ہی یا خشک ہو جاتا ہی - پس نال کے ان تغیرات سے اور خاصکر اُنسے جو اِسکے علیحدہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوکر زندہ تھا - پھیپڑون کے امتحان سے چاہے کچھہ ہی نتیجہ نکلے ؛

جلد کی حالت - اکثر نو پیدا بچون کی جلد کا رنگ اودا ہٹ لئے ہوتا ہی بعد چند گھنٹہ کے ہلکا سُرخ رنگ کا ہو جاتا ہی یہ رنگ ایک دو دن تک رہتا ہی اور دوسرے یا تیسرے دن کے اخیر مین پھر اودا ہو جاتا ہی پھر وہ سُرخ اور کسیقدر بھورا ہو جاتا ہی اور تین چار دن تک ایسا ہی رہتا ہے

تب ہاتھوڑا بہت زرد ہو جاتا ہی اور گورے رنگ کے بچّہ مین جنھین یاسا تو نیز
دِن رنگت جلد کی گوری سُرخی مایل ہو جاتی ہی *

ثبوت بچّہ کے قلب اور رگون کے تغیرات سے - اسا تیس کرتے
ہین کہ بچّے کے ڈک - ٹس ار - ٹے - ریو سیس اور ڈک - ٹس
وی - نو - سس اور فو - رے - من او - وی - لی کی حالت میں طبیب اپنی
راے دے سکتا ہی کہ بچّہ بعد پیدا ہونے کے جیتا تھا - کیونکہ علی العموم
ایسا ہوتا ہے کہ جب تنفس کی حرکت جاری ہو جاتی ہی تو فورا - من
او - وی - لی بند ہو جاتا ہے اور سبب سے دل کے دونو اذن کا تعلق
بھی مسدود ہو جاتا ہے اور وہ دو ڈکٹ جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے
رفتہ رفتہ سکڑ کر معدوم ہو جاتے ہین - ان باتون سے یہ نتیجہ
نکالتے ہین کہ پھیپڑون کے امتحان کا نتیجہ جا ہی کچھہ ہی ہو فو - رے - من
او - وی - لی اور ان دونو رگون کے بند ہو جانے سے یہی گمان کرنا چاہیے
کہ بچّے نے دم ضرور لیا ہی - لیکن ایسا نتیجہ نکالنا نہ چاہیے کیونکہ حال کے
تجربات سے یہ ثابت کیا گیا ہی کہ وہ رگین ہمیشہ آہستہ آہستہ بند ہوتی ہین
اور بعض دفعہ کئی برس تک نہین بھی بند ہوتی ہین ایس چونکا ایسے ہی کچھ زمانے
تک قتل کی نسبت حکیم کی راے لیجاتی ہے جو تھوڑے ہی عرصہ تک
زندہ رہکر مر جاتے ہین تو بچّون کے قلب اور رگون کے امتحان سے اُنکا
زندہ رہنا یا نہ رہنا ثابت نہین ہو سکتا ہے *

ثبوت آلات انہضام کیحالت سے - جب معدہ یا امعا مین ایسی

چیزین جیسے خون یا شیر یا کوئی شکر ہی یا نباتی غذا پائی جاتی ہے تو اس سے ثبوت زندگی کا کامل ہو جاتا ہی کیونکہ ایسا ممکن نہین کہ مردہ پیدا ہوئے بچّے کے معدہ یا رودون مین یہ اشیا داخل ہو سکین ٭

ثبوت ہاے مذکورۂ بالا سے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا یا مردہ یہ نتایج نکلتے ہین کہ

اوّل - دم لینے کے سبب دونو پہیپڑے ہوا سے خوب پہول جائین تو گمان قوی ہوتا ہی کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا کیونکہ جو بچہ پیدا ہونے کیحالت مین دم لیتا ہی اُسکے پہیپڑون مین ہوا آکر داخل ہوتی ہی ٭

دوم - جب لاش کے مختلف مقامات پر ضرب شدید کے نشان پائے جاوین اور اُن سے یہ ثابت ہو کہ بحالت زندگی پیدا ہوئے تہے تو ایسا قیاس کرنا چاہئے کہ جب وہ بچہ مضروب ہوا تہا تب وہ زندہ تہا ٭

سوم - ناف کی رگون کے تغیرات اور ناف کے علیحدہ ہو کر خشک ہو جانے سے بچے کا زندہ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہی ٭

چہارم - فورے من او - وی - لی اور ڈک - ٹس آر - ٹے - ریو سس کے بند یا کہلے رہنے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا کیونکہ یہ حصے پیدا ہونے سے پہلے بند ہو کر سکڑ جا سکتے ہین پس اس صورت مین بچہ اگر مردہ بہی پیدا ہوتا ہم وہ بند پائے جا سکتے ہین ٭ یا بعد پیدایش کے بہی کہلے رہ سکتے ہین حتی کہ دم لینے کی حرکت جب قایم ہو جاتی ہی تب بہی بعض وقعہ وہ کہلے رہتے ہین ٭

پنجم - جب معدہ کے اندر کوئی غذا پائی جاوے تو اُس سے بچے کا زندہ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہی ؞

نوپیدا بچّون کے موت کے اسباب

بچہ کُشی کے مقدمہ مین دوسری بات حکیم سے عدالت یہ پوچھتی ہے کہ بتلاؤ بچہ کس سبب سے مرا ؞

اول - اِسباب کا ذکر ہو چکا کہ بچّہ یا تو پیدا ہوتے وقت یا پیدایش کے مرجاتا ہی ؞

دوم - اور ان دونو صورتون مین یا تو از خود یا ضرب و زخم کے سبب سے مرسکتا ہی - اور ضرب و زخم یا تو اتفاقیہ ہو سکتے ہین یا بارادہ قتل - غرض جب قتل کی نیت سی صدمہ پہنچایا جاتا ہی تب اُسکو بچہ کشی کہتے ہین ؞

یہ بات ظاہر ہی کہ بہت بچے یا تو پیدایش کے وقت یا فوراً بعد پیدا ہونے کے خود بخود مرجاتے ہین - پس جب حکیم کی شہادت سی کوئی اَور سبب نہین معلوم ہوتا ہی تب یہی کہا جاتا ہی کہ بچہ خود بخود قدرتی سبب سے مرگیا ہی - قدرتی اسباب بچے کی موت کے یہ ہین -

اول جب وضع حمل مین دیر لگتی ہے - اِس صورت مین ایسا ہوتا ہی کہ رحم کی شدّت سی سکڑنے سے بچے کے سر کو صدمہ پہونچ سکتا ہی یا دم لینے سے پہلے نال کا دوران خون رُک جا سکتا ہی ؞

دوم کم طاقتی - جب بچہ پورے دنو نکا نہین ہوتا ہے یا پورے

وہ ٹوٹتا ہو بھی تاہم ضعف کے باعث مرجا سکتا ہے ٭

سوم نال کے کچل جانے کے سبب - مثلاً جب آنول دفعتاً علیحدہ ہو جاتا ہے نال پھٹ جاتی ہے تب خون بہ کر بچہ مر جا سکتا ہے ٭

چہارم دب جانا نال کا - جب بچہ پاؤن یا چوتڑون کے بل پیدا ہونے والا ہوتا ہے تب رحم کے زور سے ٹکر لگنے کے سبب نال کا دوران خون رک جاتا ہے اور بچہ مر جاتا ہے ٭

بچے کا مرجانا ضرب و زخم کے سبب سے

بچہ کشی کے اکثر حالات مین بچے کے جسم پر نشانات ضرب و زخم کے پائے جاتے ہین مثلاً گلا گھونٹنے کے یا زخم کے یا جلا دینے کے یا ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ٭ علاوہ انکے بچے کے مار ڈالنے کی اور بھی ترکیبین ہین مثلاً دم بند کرکے پانی مین ڈبو کر سردی کھلا کر بھوکا رکھکر اور جب بچہ ان ترکیبون سے مارا جاتا ہے تب اسکی لاش مین کوئی بھی آثار نہین پائے جا سکتے ہین انکا بیان بھی کیا جائیگا ٭

اول بچے کو دم بند کرکے مار ڈالنا - یہ ایک طریقہ نوپیدا بچے کو مار ڈالنے کا ہے ٭ کپڑا بھگو کر بچے کے منہہ کے اندر ٹھوس دیتے ہین اور بستر مین یا گھاس مین یا راکھہ مین اسکو دبا رکھتے ہین - جب اس ترکیب سے بچہ قتل کیا جاتا ہے تو اس کا چہرہ اور سر نیلا ہو جاتا ہے اور شش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے ٭ اسکے منہہ کا خوب طرح ملاحظہ کرین تاکہ اس کے

اندر روئی یا کپڑا یا گہاس پہوس نہ ہو *

دوم بچہ کو ڈبو کر مار ڈالنا - بچہ کو دم لینے سے پہلے پانی مین اگر ڈبو دیا جاوے تو اُسکی لاش مین ڈوبنے کے آثار نہین پائے جائینگے - لیکن بعد دم لینے کے جب بچہ کو ڈبویا جاتا ہی تب وہ علامتین اُسکی لعش مین پائی جاتی ہین جنکا ذکر جوانون کے ڈوب مرنے کے باب مین بتلایا گیا ہی اِسصورت مین طبیب کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ بچے کو زندہ یا مُردہ پانی مین ڈبویا گیا تہا - لیکن یہ ترکیب بچہ کشی کی عام نہین ہے بلکہ ایسا کرتے ہین کہ گلا گہونٹ کر یا کسی اور ترکیب سے بچہ کو مار کر پانی مین پہینک دیتے ہین تا کہ قتل کا اصل سبب دریافت نہ ہو سکے - پس یاد رہی کہ جب کسی بچے کی لاش پانی مین پائی جاوے تو اِسبات پر نہ بہولین کہ وہ بچہ ڈوب مرا ہی کیونکہ یہ ترکیب بچہ کشی کی بہت کم برتی جاتی ہی بلکہ اُسکے جسم کو خوب طرح ملاحظہ کرین کہ کوئی نشان ضرب و زخم کے تو نہین ہین اُسکے مُنہہ اور حلق کو دیکہین کہ کپڑا وغیرہ تو ٹہوسا ہوا نہین ہی *

سوم سردی کہلا کر بچے کو مار ڈالنا - سردی مین بچے کو کہلا رکہکر آسانی سے مار ڈال سکتے ہین - اِس صورت مین اُس کے جسم پر ضرب و زخم کے آثار نہین پائے جائینگے مگر گمان ہے کہ دماغ مین خون کا اجتماع پایا جاسکتا ہی اور اُسکے بطون مین پانی *

چہارم بچے کو بہوکا مار ڈالنا - جب بچہ عرصہ تک بہوکا رہتا ہی تو وہ مرجاتا ہی - اِسصورت مین جسم پر کوئی آثار ضرب و زخم کے نہین پائے جاتے

البتہ معدہ اور امعا بالکل خالی ہونگے ٭

پنجم زخم - اس ترکیب سے بچے اکثر قتل کئے جاتے ہین پہر بہی ایسا ہوسکتا ہی کہ بچہ کسی اور سبب سے مرجاے اور بعد موت کے اُسکے جسم کو زخمی کیا جائے - پس اسصورت مین حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ اول موت سے پہلے یا بعد موت کے بچہ زخمی ہوا تہا - دوم وہ زخم اُسکے ہلاک کرنے کے لیے کافی ہین یا نہین - سوم زخم مذکور اتفاقیہ تھے یا قتل کی نیت سے پیدا کئے گئے تھے - ان سارے سوالون کی جواب زخم کے بابمین دئیے گئے ہین جنکو دیکھو ٭

ششم گلا گھونٹ کر بچے کو مار ڈالنا - اس ترکیب سے بہی اکثر بچون کو قتل کرتے ہین مگر ایسی صورت مین یہ کہا جا سکتا ہی کہ بچے کی نال گلے مین لپٹ گئی تہی اُس سبب اتفاقاً مرگیا - لیکن یاد رہی کہ جب نیلا خط کسی ایسے بچے کے گلے پر پایا جائے جسکے شش مین آثار دم لینے کے نہ پائے جائین تو اس سے ایسا قیاس کرنا چاہئے کہ پیدا ہوتے وقت بچے کے گلے پر نال لپٹ گئی تہی - لیکن جب گردن کا خط گہرا اور چوڑا اور بہت نیلا ہو اور اس خط کے جلد کے نیچے خون بہتا ہو اور گلو کا گوشت یا ہوا کی نالی اور جلد بہت کچل گئی ہو تو نال کی گردن مین اتفاقیہ لپٹ جانے سے ان علامتون کا پیدا ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ نال کے لپٹ جانے سے جو نیلا خط پیدا ہوتا ہی وہ خفیف ہوتا ہی اور کہین پڑتا ہے اور کہین نہین اور نہ اس سے جلد چہل جاتی ہے اور نہ اسکے

نیچے کے اعضا کو صدمہ پہنچتا ہے - لیکن جب قتل کے ارادہ سے گلا
گھونٹا جاتا ہی تب وہ نیلا خط چوڑا اور خوب نیلا ہوتا ہی اور اُسکے نیچے
کے اعضا کو بہت صدمہ پہنچتا ہی کیونکہ قتل کے ارادہ سے اکثر بہت
زور سے گلا گھوٹا جاتا ہی لیکن بعض دفعہ جب کوئی رسی یا ڈور یا پھند اگلی
مین سخت لپٹا ہوا پایا جاتا ہی اور اگر یہ چیزین نہ بھی پائی جاوین پھر بھی خط
مذکور کی بیقاعدگی سے پڑجانا کافی دلیل گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کی ہے -
اِسصورت مین خط کے درمیان کی دبی ہوئی جگہہ اکثر سفید یا پیلی ہوگی
اور اونچے کنارے اُسکے نیلے یا متورم ہونگے *

ایسی حالت مین طبیب سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ تم حلفاً یہ کہہ سکتے ہو کہ
بچے کا گلا موت سی پہلے یا بعد موت کے رسّی یا اُنگلیون سے گھونٹا گیا
تہا یا دم لینے سے پہلے یا پیچھے یہ حرکت کی گئی تھی - یاد رہی کہ چاہے
زندگی کیحالت مین گلا گھوٹا جائے یا لاش کے گرم رہنے وقت موت کی
اِن دونو صورتون مین گلا گھوٹنے کی علامات یکسان ہونگی - اور دوسرے
سوال کا جواب یہ ہی کہ چاہے بچّے نے دم لیا ہو یا نہ لیا ہو اگر وہ زندہ
تہا اور خون اُسکا دورہ کرتا تہا تو بہی گلا گھونٹے کی علامتین یکسان ہونگی
بیانِ مذکورہٴ بالا سے یہ نتایج نکل سکتے ہین کہ

اول نوپیدا بچّے کے چہرہ اور سر کے ورم اور اودے رنگ سی یہ سمجھنا
چاہئی کہ کسی نے اُسکا گلا گھونٹ دیا ہی کیونکہ جب بچّہ کے پیدا ہونے مین
دیر لگتی ہے تب اکثر اُسکے سر اور چہرہ کی یہ حالت ہو جاتی ہے *

دوم اُنہین بچون کا گلا گھُٹ جا سکتا ہی جنہون نے دم لیئے ہون *
سوم - پیدا ہوتے وقت گلے مین نال کے لپٹ جانے سے بچہ دم بند ہوکر مرجا سکتا ہی *
چہارم - مثل رسّی یا کسی اَوْر شے کے دبانے کے جب نال گلے پر لپٹ جاتی ہے تب نیلا خط پڑجا سکتا ہی *
پنجم - زندہ بچے کا گلو چاہے اُس نے دم لیا ہو چاہے نہ لیا ہو جیسے نال کے لپٹ جانے سے گھُٹ جا سکتا ہے ویسے کسی اور پھندے سے بہی ہو سکتا ہے *

عورت کا امتحان - اکثر عورت پر ہی بچہ کشی کا الزام لگایا جاتا ہی پس اِس صورت مین یہ دریافت کرنا چاہئے کہ اُس نے حال مین بچہ جنا ہے یا نہین * حکیم اِسبات کو ثابت کرسکتا ہے کہ بچہ کی پیدایش اور موت کی تاریخ مین مطابقت ہی یا مخالفت * (دیکھو باب وضع حمل جس مین حال مین بچہ جننے کی علامتین مردہ اور زندہ عورت مین بیان کی گئی ہین) *

باب دہم

ضرب و زخم

زخم کی تعریف - جسم کے کسی اندرونی یا بیرونی حصّہ کے تفرق اتصال کو جبکہ وہ جسمانی طاقت سی پیدا کیا گیا ہو عدالت کی اصطلاح مین زخم

کہتے ہین - پس اِس تعریف کے بموجب جلد یا جسم کے بیرونی مخرجون کے میو-کس پردہ پر صدمہ پہنچنے کو اور جوڑ کے اُکھڑ جانے اور ہڈیون کے ٹوٹنے اور کسی عضو اندرونی کے پھٹ جانے کو زخم کہینگے *

زندگی کا اندیشہ - جب کوئی شخص دیدہ و دانستہ مجرمانہ طور پر کسی اُور کو زخمی کرتا ہے تب حکیم سے پہلا سوال یہ پوچھا جاتا ہی کہ بتلاؤ وہ زخم کسقدر خطرۂ جان ہی - اِس سوال کا درست جواب طبیب کی طبّی لیاقت اور تجربہ پر منحصر ہے - اور عدالت مین صرف اُسکا یہ کہنا کہ فلان زخم خطرۂ جان ہی کافی نہین ہے کیونکہ عدالت دریافت کرے تو طبیب کو بتلانا چاہئیے کہ کن وجوہات سی وہ زخم خطرۂ جان ہے - پھر اُن وجوہات پر مجرم کے وکلا بحث کرتے ہین - اور اِس بات کو یاد رکہین کہ جبتک کوئی زخم ایسا نہ ہو جو فوراً مہلک ہو جائے تبتک اُسکو خطرۂ جان نہین کہنا چاہئیے مثلاً اگر کوئی بڑی رگ کٹ جائے یا کوئی اندرونی عضو زخمی ہو جائے یا سر کی ہڈی ٹوٹ کر دب جائے تب اُس زخم کو خطرۂ جان کہینگے - کیونکہ اِن صور تون مین جلد مر جانے کا اندیشہ ہی مگر ایسے صدمات کو خطرۂ جان نہین کہینگے جیسے ہاتھہ یا پاؤن کے زخم یا چھل جانے کو گو اُس مین ٹے-ٹے-نَس بھی ہو جائے (کزاز) سر کی جلد کے اُدھڑ جانے کو اگرچہ اُسمین مرض اری-سی-پی-لس بھی ہو جائے چشمخانے کے کُھبے ہوئے زخم کو اگرچہ اُسمین دماغ یا اُسکے پردونکا انفلامیشن بھی ہو جائے کیونکہ یہ زخم از خود خطرۂ جان نہین ہوتے *

ضرب شدید - بہ نسبت زخم خطرۂ جان کے ضرب شدید کا جرم کم سخت
ہوتا ہے ÷ ضرب شدید مین اگرچہ حقیقتاً جان کا خطرہ نہین ہوتا ہے
پہر بہی ایسا ہو سکتا ہے کہ مجروح کی صحت مین فرق پڑ جاوے یا وہ
کام سے جاتا رہے ÷ فرض کرو کہ مجروح مرجائے اور اُسکی لاش کو امتحان
کرنا پڑے تو طبیب سے پہلا سوال یہ پوچہا جاتا ہے کہ وہ شخص موت سے
پہلے یا بعد موت کے زخمی ہوا تہا یا نہین

زخمون کی امتحان - جب کبہی لاش کے زخم کا امتحان کرین تو اُس
زخم کی مقدار - طول - عرض - عمق اور رخ کو دیکہین - اور ان باتون کو بہی
دریافت کرین کہ اُسکے گرد کی جلد کے نیچے خون بہا ہے یا نہین اور وہ
خون پتلا ہے یا منجمد اور خون کے بہنے سے جلد وہان کی نیلی پڑگئی ہے
یا نہین اور اُس زخم کے گرد کی جلد پہولی ہوئی ہے اور اُسمین پیپ ہے
یا نہین اور اُس زخم کے کنارے سڑ گئے ہین اور اُس مین کوئی اشیاء غیر
ہین یا نہین ÷

زخم کا امتحان اُس وقت سے کرنا چاہئے کہ جس سے اُسکی بیرونی شکل مین فرق نہ
پڑسکے کیونکہ جب زخم اپنی اصلی شکل پر ہوتا ہے تب ہم یہ دریافت کرسکتے
ہین کہ مجرم کے پاس جو آلہ ہے وہ اُس زخم کے پیدا کرنے کے قابل ہے
یا نہین ÷ ان ساری باتون کو اپنی یادداشت کی کتاب مین فوراً درج
کرلینا چاہئے ÷ جب لاش کا امتحان کرین تو ہر ایک عضلہ رگ عصب یا
عضو کو جو اُس زخم سے متعلق ہو سر بسر چیر کر دیکہین اور اپنی یادداشت

کی کتاب مین درج کرین تاکہ اُس زخم کے متعلق کوئی اَور سوال اتفاقاً عدالت مین کیا جاسئے اُسکا جواب دے سکین - لیکن اس خیال سے کہ وکیل کے سوالات زخم کے صرف موقع اور مقدار ہی پر منحصر ہونگے ایسا ہرگز نہ کرین کہ صرف زخم ہی کے مقام کے امتحان کو کافی سمجھین یہ ایک بڑی سخت غلطی ہے - اگر موت کے سبب کو دریافت کرنے مین ذرا بھی شک ہو تو جسم کے کُل دیگر اعضا کو خوب طرح دیکھین مبادا وکیل ایسا دعوی نہ کر بیٹھے کہ حکیم نے جس عضو کا امتحان نہین کیا تھا وہی عضو قدرتی بیمار تھا اور اُسی بیمار کے سبب مجروح مرا اور زخم کے سبب سے نہین - وکیل کے اِس دعوی کو طبیب باطل کرسکتا ہے لیکن اب دجوہات کہان وکیل کی فتح اور طبیب کی شکست ہوگی اور وہ اپنی موکل کو رہا کریگا گو موکل اُسکا حقیقت مین مجرم ہی ہو ؞

زخم کی شرح - زخم کی تشریح ایسی زبان مین کرنی چاہئے جو عدالت اور وکیل کی سمجھ مین آجائے ایسا نہ کرین کہ اپنے فن کی خاص اصطلاحات سے اُس بیان کو بگاڑ دین ؞

تعریف اُس زخم کی جو بحالت زندگی پیدا کیا گیا ہو - اگر زخم کے گرد گنگرین[۱] شروع ہوگیا ہو - اُس مین لمف یا پیپ پائی جاوے - اگر لبین اُسکی پھولی یا کھُلی ہون اور اگر انگور بندھنا شروع ہوگیا ہو تو ان علامتون سے صرف یہی نہین ثابت ہوگا کہ بروقت زخمی ہونے

---

[۱] اِس لفظ کے معنی سٹرائیڈ کے ہین ۱۲

کے مجروح جیتا تہا بلکہ یہ بہی کہ زخمی ہونے کے بعد بہی عرصہ تک زندہ
رہا تہا لیکن جب زخمی ہونے کے دس یا بارہ گھنٹے بعد بیمار مرجاتا
ہی تب علامات مذکورہ بالا نہین پائی جاتی ہین بلکہ یہ علامتین پائی جائینگی
چنانچہ فرض کرو کہ زخم تیز آلہ سے پیدا کیا گیا ہو (انٹی - سایٹرڈ) تو
اُس سے تہوڑا بہت خون جاری رہیگا - اور وہ خون خاصکر شریانی ہوگا
اور جس چیز پر وہ خون گریگا اُس پر جم جائیگا - کنارے زخم کے باہر کی
طرف مڑے ہوئے ہونگے اور اُسکے گرد کا گوشت اور سی لیو - لر ٹےشیو
خون کے بہنے کے سبب سُرخ ہوجائینگے - صاف نہ کئے جائین تو زخم مین
خون کے ڈلے لگے ہوئے ہونگے - پس جب کوئی شخص بحالتِ زندگی زخمی
کیا جاتا ہی تو اُسکے زخم کی یہ خاصیتین ہونگی کہ

اول - زندہ کی جلد کی ذاتی لچک کے سبب زخم کے کنارے باہر کی
طرف مڑے ہوئے ہونگے *

دوم - اُس زخم سے بہ کثرت خون بہیگا اور وہ خون سُرخ رنگ کا شریانی
ہوگا اور زخم کے ارد گرد وہ خون پیوست ہوجائے گا *

سوم - زخم مین خون کے ڈلے پائے جائینگے * اگر کوئی رگ نہ کٹ
جائے تو خون نہین بہی جاری ہوسکتا ہے پہر بہی کنارے اُس زخم کے
باہر کیطرف مڑے ہوئے ہونگے اور گوشت اور جلد اُس مقام کی کہچ جائیگی *
خاصیت زخم کی جو بعد موت کے پیدا کیا گیا ہو - اگر کسی لاش کو بارہ
یا چودہ گہنٹہ بعد موت کے زخمی نہ کیا جاوے تو اُسکی تشخیص اُس زخم سے

جو بحالت زندگی پیدا کیا گیا ہو آسانی سے کر سکتے ہین - کیونکہ مردہ زخم
سے یا تو خون نہین بہیگا یا جو بہیگا بہی تو وہ سیاہ وریدی خون ہوگا -
وہ خون پتلا ہوگا اور جن چیزون پر گریگا وہان مثل زندہ زخم کے جم نہین
جائیگا - مُردہ زخم کے کنارے چونکہ ڈھیلے ہوتے ہین اور اُنمین زندگی کی
لچک نہین ہوتی اِسواسطے وہ نہ تو کہچ جائینگے اور نہ باہر کیطرف مُڑے ہوئے
ہونگے بلکہ آپسمین جُڑے ہوئے ہونگے - قُرب کی ساخت مین یا تو خون
نہین پیوست ہوگا یا بہت تہوڑا - زخم مین خون کے ڈلے نہین پائے جائینگے
پس اصل خاصیتین مُردہ زخم کی یہ ہین کہ -

اوّل - اُس زخم سے بہ کثرت خون نہین جاری ہوگا ÷ اگر خون جاری
ہو بہی تو وہ وریدی ہوگا ÷

دوم - کنارے زخم کے ملے ہوئے ہونگے اور باہر کیطرف مُڑے ہوئے نہین ÷

سوم - قُرب کی ساخت مین خون نہین پیوست ہوگا ÷

چہارم - اُس زخم مین خون کے ڈلے نہ ہونگے ÷ لیکن ایسا ہو سکتا ہی
کہ دم کے نکلتے ہی ہنوز جسم گرم ہے کہ زخم پیدا کیا گیا ہو تو اُس مین اور اُس
زخم مین جو بحالت زندگی پیدا کیا جاتا ہی فرق کرنا مشکل ہے ÷

وہ زخم یا ضرب جن سے خون نہین جاری ہوتا - اوپر یہ بتلایا
گیا ہی کہ جب کیسکو بحالت زندگی زخمی کیا جاتا ہی تو اُسکے زخم سے خون
بکثرت جاری ہوتا ہی لیکن یہ یاد رہی کہ ایسا تبہی ہوگا کہ جب وہ زخم
کسی تیز آلہ سے پیدا کیا گیا ہو یا بہالا یا برچھی یا سنگین سے بہونک کر

کیا ہو ورنہ لے - سی - رسے - ٹڈ یا کن - ٹیوُزڈ قسم کے زخمون سے
گو کوئی بڑی رگ ہی کٹ جائے اکثر بہت خون نہین جاری ہوتا لیکن
اُسمین خون کے ڈلے ضرور پائے جاتے ہین جس سے ہم یہ کہہ سکتے
ہین کہ یہ زخم یا تو اُسوقت کیا گیا تہا کہ جب مجروح زندہ تہا یا فوراً اُس کے
مرنے کے بعد ہی کہ جب خون اُسکا گرم اور رقیق تہا *

خون کے نیلے دہبّے بسبب صدمہ کے - جب کوئی مقام
صرف کچل جاتا ہی (کن - ٹیو - ژن) یا کچل کر زخمی ہو جاتا ہے
(کَنْ - ٹیُوْ زْڈْ) تو اُسکی جلد پر خون بہ کر جم جانے کے سبب نیلے
دہبّے پڑجاتے ہین اِنکو اصطلاح مین اِی - کی - موسِش کہتے ہین
یہ دہبّے اکثر جلد کے ہی فردون مین پڑا کرتے ہین یا تو چوٹ لگتی ہے
یا چوٹ کے تہوڑے ہی عرصہ بعد لیکن جب خون جلد کے نیچے کے
ساخت مین بہتا ہی تب اُسپر نیلے دہبّے نہین پڑتے *

نیلے دہبون کی رنگت بدل جانے پر ضرور توجہ کرنی چاہئے کیونکہ اِس
سے یہ کہا جا سکتا ہی کہ صدمہ کو پہنچے ہوے کتنا عرصہ گزرا ہوگا - پس یاد
رہی کہ اکثر ۱۸ سے ۲۴ گہنٹہ بعد چوٹ لگنے کے دہبّے کے کنارون کی
نیلی یا اودی رنگت ہلکی ہونے لگتی ہے اور تب بتدریج سبزی مائل زردی
اور نیبو کے رنگ کی ہو جاتی ہے اور دہبّا بڑہنے لگتا ہی لیکن بہ نسبت
کنارون کے درمیانہ حصہ کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی *

مردہ اور زندہ کو چوٹ لگنے سے جو دہبّے پڑتے ہین اُنمین کیا فرق ہی

جب زندہ کو چوٹ لگتی ہی تو اُسکا گل دہبّا خوب سیاہ ہوگا اور جلد وہان کی سخت ہو جائیگی لیکن جب مردہ کو زد و کوب کیا جاتا ہی تب جلد کی وہ حالت نہین پیدا ہوتی ہے - لیکن یاد رہی کہ بعض دفعہ زندہ مین بہی جلد کی یہ حالت نہین پیدا ہوتی ہی - پس جب یہ دہبّا نہ پایا جاوے تو چوٹ کے اَور آثار کو دیکہین +

خاصیت ان زخمون کی جو کسی ہتیار سی پیدا کئی گئے ہون

اِن - سائیزڈ اُونڈ - جب اِسی قسم کے زخم کسی تیز آلہ سے پیدا کئے جاتے ہین تو کنارے اُنکے خُوب صاف ہوتے ہین اور اگر کسی آلہ کے بہونک دینی سے زخم پیدا ہون تو اُس زخم کی شکل اور عمق کے ملاحظہ کرنے سے آلہ پہچانا جا سکتا ہے + جب کوئی ہتیار جسم کے آر پار بہونک دیا جاتا ہی تو زخم کا وہ سرا جہان سے وہ ہتیار بہونکا گیا تہا بہ نسبت اُسکی جہان سے وہ نکلا تہا بڑا ہوتا ہی اور بسبب اُسکے کہ بہونک کر ہتیار کو جلد نکال لیتے ہین اُس سرے کے کنارے باہر کیطرف مڑے ہوئے بہی ہوتے ہین +

شیشہ یا چینی کے برتن سے جب کوئی زخم پیدا کیا جاتا ہی تب کنارے اُسکے بہت ٹیڑہے ہوتے ہین +

پنکٹ - چرڈ اُونڈ - اِس قسم کے زخمون مین اِن باتون کو ضرور دیکہنا چاہیے کہ کنارے زخم کے نُچے ہوئے یا ٹیڑہے بینگے یا

صاف ہین کیونکہ مجرم یہ کہہ سکتا ہی کہ مجروح کسی ایسی چیز پر گر گیا تہا جس سے
یہ زخم پیدا ہوئے - پس جب جرم کا ذرا ہی شک ہو تو حکیم کو چاہیے کہ
زخم کو خوب طرح ملاحظہ کرے *

لا-سی - رہی - ٹیڈ اور رکن - ٹیوزڈ اُونڈ - اِس قسم کے زخم
اکثر اتفاق سے بہی پیدا ہو جاتے ہین اور نو پیدا بچّون کے جسم پر اکثر پائی
جاتے ہین کہ جس سے بچہ کشی کا الزام لگ سکتا ہی - لیکن اگر ثابت ہو
جائے کہ کسی ہتیار سے یہ زخم پیدا کئے گئے ہین اور وہ ہتیار بہی زخم کے
برابر ہو تب البتہ قتل کا گمان ہو سکتا ہی لیکن کچلے ہوئے زخم
(کن - ٹیوزڈ اُونڈ) یا جب کوئی مقام صرف کچل جاتا ہی تب حکیم کو یہ کہنا
بہت مشکل ہوتا ہی کہ آیا وہ زخم کسی ہتیار سے یا مُکّے سے یا متوفی کے گر
جانے سے پیدا ہوا تہا - مگر ہان جب جسم کے کسی ایسے مقام مین اِس
قسم کا زخم ہو جہان گرنے سے چوٹ نہین لگ سکتی ہی جیسے سر کی چندیا
پر تب کسی آلہ کے استعمال کا احتمال ہوتا ہی اور جب گہانس یا کنکر یا ریت
کسی کچلے ہوئے زخم مین پائی جاوے تو احتمال متوفی کے گر جانیکا ہوتا ہی
کچلے ہوئے زخمون کی ایک بڑی علامت یہ ہی کہ اُن کے کنارے چہلے
ہوئے ہوتے ہین *

مجروح کی پوشاک کا امتحان - زخم چاہیے کسی قسم کا ہو اگر وہ شدید
ہو تو مجروح کے کپڑون کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہیئے کیونکہ اُس سے زخم کے
پیدا کرنے کی ترکیب دریافت ہو سکتی ہے شبہہ قتل کا رفع ہو سکتا ہے

اور بعض دفعہ اِس سے یہ بہی دریافت ہو سکتا ہی کہ مجروح نے کسی اور جرم کے چھپانے کے واسطے یا کسی اور پر جھوٹ تہمت لگانے کے لئے اپنے آپ کو خود مجروح کیا ہی + کپڑون پر خون کے داغ گہانس پہوس پتون کے ہونے سے زخم کے پیدا کرنے کی ترکیب دریافت ہوسکتی ہی + کپڑا اگر کہین سے کٹا ہو یا اُس مین سوراخ ہو تو اُنسے جسم کے زخمون کی مطابقت کیجا سکتی ہے - جب مجروح اپنے آپ کو خود زخمی کرتا ہی یا کسی اور پر تہمت لگانے کے لئے یہ بات کرتا ہی تب اکثر زخم اور کپڑون کے سوراخ مین مطابقت نہین پائی جاتی ہے اُس سے مجروح کے بیان کی تصدیق یا تردید ہوسکتی ہے +

زخم خود کردہ - کسی اَوْر پر تہمت لگانے کے لئے بعض دفعہ اپنے آپ کو زخمی کرتے ہین اور بعض دفعہ دہمکا کر روپیہ لینے یا قتل یا چوری یا کسی اَوْر جرم کے چھپانے کے لئے بہی آدمی اپنے کو خود زخمی کرلیتا ہے اور بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ جب آدمی خودکشی کے ارادہ سے اپنے کو زخمی کرتا ہی اور کامیاب نہین ہوتا تب مارے شرم کے دوسرے پر تہمت لگاتا ہی بجز خودکشی کے ارادہ کے کہ جس مین زخم اکثر گہرا اور بڑا ہوتا ہی جب کسی اَوْر ارادہ سے آدمی اپنے کو مجروح کرتا ہی تو وہ زخم صرف چمڑے ہی پر ہوتے ہین اور گہرے نہین ہوتے - علاوہ ازین یہ زخم جسم کے سامنے اور جو نسا ہاتہہ مجروح کا چلتا ہو اُس کے بموجب یا تو دائین یا بائین جانب جسم کے ہوتے ہین اور خود کردہ زخم بہ کثرت اور جسم کے جابجا ہوتے ہین

یہ زخم ہاتھون پر کم ہوتے ہین ورنہ جب دوسرا شخص کسیکو بارادہ قتل زخمی کرتا ہی تو بسبب روکنے کے مجروح کے ہاتھہ زخمی ہوجاتے ہین - خود کردہ زخم خطرۂ جان نہین ہوتے اور نہ اُنکے موقع مین اور مجروح کی پوشاک کے سوراخون مین کسی قسم کی مطابقت پائی جاتی ہے ؀ یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہی کہ خود کردہ زخم اکثر تیز چھری یا سنگ وغیرہ سے بھونک کر پیدا کیئے جاتے ہین اور یہ کہ کچلے ہوئے زخم بہت کم ہوتے ہین ؀

زخم بارادہ قتل یا خودکشی یا اتفاقیہ ہین - جب یہ ثابت کیا جاتا ہی کہ زخم بحالت زندگی پیدا کیا گیا تھا تب حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ آیا وہ زخم بارادۂ قتل یا خودکشی یا اتفاقیہ پیدا ہوا ہے - اگرچہ اِس سوال کا جواب بعض دفعہ طبیب کے تعلق نہین ہوتا پھر بھی اکثر دفعہ بغیر طبیب کے راے کے عدالت اِس امر کو حل نہین کرسکتی ہی - پس اِس سوال کے جواب مین طبیب کو زخم کی نسبت یہ باتین دریافت کرنی چاہئین کہ اوّل زخم کا موقع - دوم اُسکی قسم اور مقدار - سوم اُسکا رُخ ؀

شہادت زخم کے موقع کو دیکھکر - یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی نیت سے کو مجروح کرتا ہی تو اُس کے زخم جسم کے سامنے دائین یا بائین ہوتے ہین اور جب کسی ہتیار سے خودکشی کرنا چاہتا ہی تو اپنے گلے یا سینہ کو زخمی کرتا ہی اور جب اپنے کو گولی مارکر مرجانا چاہتا ہی تب دل یا مُنھہ یا آنکھہ یا اپنی کن پٹی پر گولی مارتا ہی - لیکن یہ ظاہر ہے کہ مجروح کو خودکش ثابت کرنے کے لئے قابل ہی

انہین مقامات مین گولی مار سکتا ہی - پس صرف زخم کے موقع سے خودکشی ثابت نہین ہو سکتی ہے - بعض اِس بات کو ثبوت کامل سمجھتے ہین کہ جب لاش کی پشت پر زخم ہو تو وہ خودکردہ زخم نہین ہو سکتا ؞ اگرچہ خودکشی مین ایسے موقع پر بہت کم زخم پائے جاتے ہین لیکن بقول ڈاکٹر ار - فیلا ایسی صورت مین زخم کے موقع کا لحاظ کم اور اُسکے رُخ کا بڑا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً خودکشی کے ارادہ سے جب کوئی شخص اپنے کو زخمی کرتا ہی تو یہ ممکن نہین کہ وہ زخم پشت سے لیکر سامنے تک سیدھا آر پار ہو کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ اِس قسم کا سیدھا زخم پیدا کرنے کے لئے پہلے سے سوچنا سمجھنا پڑتا ہی خودکش کو اتنی فرصت کہان وہ تو یہی چاہتا ہی کہ مین اپنے کو ہلاک کر ڈالون تاکہ قصہ پاک ہو جاوے ؞ اگر تیز ہتیار کا زخم جسم کے کسی پوشیدہ یا ایسے مقام پر پایا جاوے جہان خودکردہ زخم آسانی سے نہین کیا جا سکتا تو اُس سے گمان قتل کا ہونا چاہیئے کیونکہ اُسمین ارادہ اور سوچ پایا جاتا ہے ؞

زخم کے موقع کے ملاحظہ سے بعض دفعہ اِسکا اتفاقیہ پیدا ہونا بھی ثابت ہوتا ہی ؞ اتفاقیہ زخم جسم کے ایسے حصّون مین اکثر پائے جاتے ہین جو کھلے رہتے ہین مگر کبھی ایسا نہین بھی ہوتا ہے جیسے جب گلو پر کسی تیز چیز سے زخم پیدا کیا جاتا ہی یا گولی کا زخم جب مُنہہ یا کن پٹی پر ہوتا ہی

زخم کی خاصیت اور مقدار - یہ قاعدہ ہی کہ خودکش اپنے کو کُند ہتیار اوزار سے کم زخمی کرتا ہی کیونکہ اِس مین جلد ہلاک ہونے کی اُمید نہین

ہوتی مگر بعض صورتین اِس قاعدہ کے مستثنیٰ ہین مثلاً جب کوئی شخص اپنی
کو کسی بلندی سے گراکر زخمی کرتا ہی ایسے مقدمات ضمنی شہادتون سے
فیصل ہو سکتے ہین لیکن جب خودکش دیدہ و دانستہ اپنے کو کنٹ یٹوزڈ
اونڈ سے مجروح کرتا ہی تو اُسکی پہچان مین دقّت پڑتی ہی مثلاً کوئی شخص
دیوانگی یا ہذیان کی حالت میں اپنے کو ہلاک کرنا چاہتا ہی تو وہ ایسی عجیب
وغریب طور پر خود کو زخمی کرتا ہی کہ اُس زخم کے دیکھنے سے یہی معلوم
ہوتا ہی کہ وہ شخص کسی قاتل کے ہاتھہ سے مجروح ہوا ہی ۔ پس وہ ہر کارہ
قاعدہ جو خود کردہ اور اُس زخم کی تشخیص کی نسبت بتلایا گیا ہی جو اتفاقیہ ہین
ایسی صورت مین راست نہین آتا ؞

گلو کا ان ۔ سائیٹرڈ زخم اکثر خود کردہ قیاس کیا جاتا ہی مگر بعض دفعہ
قاتل بھی اپنے جُرم کو چھپانے کے لئے مقتول کا گلا تیز ہتیار سے کاٹ
ڈالتے ہین لیکن ایسی صورت مین زخم کی شکل اور رخ کے ملاحظہ سی تشخیص
ہوسکتی ہے کیونکہ اسصورت مین بشرطے کہ مجروح سوتا نہ ہو یا نشہ مین نہ ہو
ضرور مزاحمت کرتا ہی جس سببسے گلو کا زخم ٹھرا بیکا ہو جاتا ہی یا متوفی کے
ہاتھہ یا جسم کے کسی اَور مقام پر زخم پائے جاتے ہین ؞

پہچان زخم کی اُسکے رخ سے ۔ ایسا دیکھا گیا ہی کہ گلو کے اکثر خود
کردہ زخمونکا رخ بائین سے دہنی طرف یا تو آڑا گلے کے آرپار یا سیدھا
اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی ۔ جب خود کردہ زخم از قسم ئینگ ۔ چیرڈ اونڈ
کے ہوتا ہی تو رخ اُسکا دہنے سے بائین اور اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی

لیکن جبکا بائیان ہاتہہ چلتا ہی اُسکے زخم کا رخ اوپر کے خلاف ہوگا
جب کسی زخم کا رُخ ترچہا اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی تب وہ یا تو
خودکردہ یا قاتل کے ہاتہہ کا ہو سکتا ہی مگر وہ ترچھے زخم جنکا رخ نیچے
سے اوپر کیطرف ہوتا ہی اکثر کسی قاتل ہی کے ہاتہہ کے ہوتے ہین کیونکہ
خودکش اگر دیوانہ نہو تو ہتیار کو اُس رخ پر نہین چلاتا ہی ٭ تیز ہتیار کا زخم
خاصکر جب گلو پر پیدا کیا جاتا ہی تو اکثر جلد کے نیچے اور اندر کیطرف
ایسا عمیق ہوتا ہی کہ گوشت اور رگون تک کٹ جاتی ہین لیکن جب کوئی
شخص بارادۂ خودکشی اپنا گلا کاٹتا ہی تو وہ زخم بتدریج زاویہ حادہ پر
ختم ہوتا ہی اور اُس زاویہ پر صرف جلد ہی تک آخر ہوتا ہی گہرا نہین
جاتا جیسے قاتل کا زخم ہوتا ہی کیونکہ خودکش ہتیار کو نہ تو جلد کے پیچھے
نہ نیچے اور نہ اندر کیطرف لیجاتا ہی ٭

خودکردہ اور اتفاقیہ زخم مین فرق کرنا مشکل نہین ہوتا کیونکہ جب کوئی
زخم حقیقت مین خودکشی کے ارادہ سے پیدا کیا جاتا ہی تو اُس مین
ارادہ کے صاف صاف آثار پائے جاتے ہین اور جب کل ضمنی حالات
کو شامل کرکے اُس زخم کی نسبت سوچا جاتا ہی تب اُسکے اتفاقیہ ہونے
پر شک پڑتا ہی - لیکن اگر لاش کے وقوع کو اردگرد کی اشیاء سے
اِدہر اُدہر کر دیا جاوے یا ہتیار کو سرکا دیا جاوے اور لاش کو دور
اُٹھا لایا جاوے تب اتفاقیہ زخم کو اُس زخم سے جو خودکش یا قاتل پیدا
کرتے ہین فرق کرنا مشکل ہوتا ہی ٭

زخم داہین یا باہین ہاتھہ سے پیدا کیا گیا ہی - اوپر اِس بات کا ذکر ہو چکا ہی کہ جب خودکش اپنے داہین یا باہین ہاتھہ سے مجروح ہوتا ہی تب اُسکے زخم کا رُخ کس طرف کو ہوتا ہی لیکن پہر بھی حکیم کو اِس بات سی آگاہ رہنا چاہیئے کہ بعض آدمی اپنے دونون ہاتھون کو چلا سکتے ہین *

ہونا کئی زخمون کا - خودکش کے بدن پر اکثر ایک ہی زخم ہوتا ہی یعنے وہ جو مہلک ہوتا ہی اور بدن پر جب کئی زخم ہوتے ہین یا مہلک زخم کے گرد جب کئی حملون کے نشان پائے جاتے ہین تب اُن سے گمان کسی قاتل کے ہاتھون کے زخم کا ہوتا ہی - لیکن اِس نتیجہ کو احتیاط سے نکالنا چاہیئے کیونکہ ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ قاتل مقتول کو ایک ہی زخم سے قتل کر سکتا ہی اور یہ بہی کہ خودکش ہلاکت سے پہلے کئی بار عزم ہلاکت کا کر سکتا ہی جس سے کئی زخم پیدا ہو سکتے ہین *

کئی ہتیارون کا استعمال کرنا - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب خودکش پہلے عزم مین کامیاب نہین ہوتا ہی تب اُسی ہتیار سے پہر اپنے کو ہلاک کرنا چاہتا ہی لیکن بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ پہلے اپنے گلے پر زخم شدید پیدا کر کے تب یا تو گولی مار کر یا کسی اَور ترکیب سی اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی - لیکن یاد رکہنا چاہئے کہ جب ایک ہی ہتیار سے کئی زخم پیدا کئے جاتے ہین یا جب مختلف ہتیارون سے مختلف زخم پیدا کئے جاتے ہین تو اُنسے یہ نہین ثابت ہو سکتا ہی کہ وہ کسی قاتل کے ہاتھہ

کے زخم ہین - جب مقتول کی لاش پر کئی زخم پائے جاوین تو اُنکے موقع اور رُخ کے ملاحظہ سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہی کہ بعض زخم اُنمین سے ایسے ہین کہ جنکو خودکش نہین پیدا کر سکتا ہے مثلاً اگر کوئی بہونکا ہوا یا صاف زخم کسی کچلے ہوئے مقام یا کچلے ہوے زخم کے قریب ہو تو یہی پایا جائیگا کہ وہ علیحدہ پیدا کئے گئے ہین اگرچہ گرکر یا کسی اَور طور سے متوفی کا جسم کچل ہی گیا ہو *

لاش پر دو یا کئی زخمون کا ہونا - جب کسی خودکش کی لاش پر کئی زخم پائے جاتے ہین تب اُنمین اکثر ایک ہی مہلک ہوتا ہی غرض اِس سے بعض حکیم یہ ثابت کرتے ہین کہ جب لاش پر دو مہلک زخم پائے جاوین اور اُنمین سے خاصکر ایک ایسا ہو کہ جس سے غشی کیحالت پیدا ہو سکے (مثلاً سر کا زخم) تو اُس سے خودکشی کا گمان نہین کرنا چاہئے مگر اُسوقت یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جب دونو زخم جلد کے مختلف حصون پر ہون اور وہ فوراً مہلک بہی ہون - اِسبات کا بڑا لحاظ رکہنا چاہئے کہ کُل خودکش اکثر اُن زخمون سے فوراً نہین مرتے جنکو علی العموم مہلک قیاس کرتے ہین بلکہ بعض خودکش ایسے بہی ہوتے ہین کہ خلاف قیاس ایک سی دوسری جگہہ حرکت کر سکتے ہین اور ایسا کہنا مشکل ہی کہ ایک زخم ایسا کاری لگا کہ دوسرے کے پیدا کرنے کی اُسکو طاقت نہ تہی لیکن اگر گلو پر کئی الگ الگ زخم ہون اور اُنسے کوئی بڑی رگ بہی کٹ جاتی تو یہ نتیجہ قتل کا ہی اور خودکشی کا نہین *

کئی زخم ایک ہی دفعہ یا مختلف وقتون مین پیدا کئے گئے ہون۔
جب کسی لاش پر کئی زخم پائے جاتے ہین تب حکیم سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ
بتلاؤ کونسا زخم پہلے کیا گیا تھا۔ اگر انمین سے ایک مہلک ہو اور دوسری
نہون تو غالب ہی کہ یہی پہلے کئے گئے تھے *

ثبوت قتل کا ضمنی حالات سے

بعض طبیب ایسا سمجھتے ہین کہ بجز طبی شہادت کے اُنکو ضمنی حالات کے
دریافت کرنے سے کچھہ سروکار نہین - یہ اُنکی غلطی ہے کیونکہ عدالت مین
وہ اِسواسطے طلب کئے جاتے ہین کہ انصاف مین مدد دین - پس مقتول کے
پاس چونکہ پہلے پہل حکیم ہی کا گزر ہوتا ہی تو علاوہ طبی معاملات کے بہت
سی حالات ضمنی بھی اُنکے ملاحظہ مین آتے ہین اور وہ حالات ایسے ہین
جو طبیب ہی کی سمجھہ مین آسکتے ہین جیسے موقع لاش کا - مرگ مفاجات - اسکا
موقع پر پایا جانا کسی مہلک زہر کا - کوئی چھری یا بندوق کا پایا جانا اور
اُنکا فاصلہ لاش سے - لاش کے دائین یا بائین طرف ہین - لاش پر خون
کے داغ اور زخم کس کس موقع پر ہین - خون کا ہونا کپڑون یا گھر کے اسباب
پر - غرض یہ سارے ضمنی حالات ہین اور یہ سارے طبیب ہی کی سمجھہ مین
آسکتی ہین - پس عدالت کو ماسوا طبی شہادت کے اِن باتون سے بھی
بہت مدد مل سکتی ہے * علاوہ ازین ایسا بھی ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص
دفعتاً مرجاوے اور اُسکے لاش کے پاس کوئی ہتیار یا زہر پایا جاوے

تو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اُسکو کسی نے قتل کیا ہی یا خود اُس
نے اپنے کو ہلاک کیا ہی - مرگ مفاجات سی پہلے اگر کوئی شخص مہلک زہر
خرید کر اپنے پاس رکہے تو موجب شک کا ہوتا ہی لیکن لاش کے امتحان سے
وہ شک رفع ہو سکتا ہی - غرض ایسی صورت مین حکیم سے یہ سوالات پوچہے
جا سکتے ہین کہ مجروح کی لاش اُس طور پر رکہی ہوئی تہی کہ جس طور پر خود
کش کی لاش ہو سکتی ہے - لاش سے جسقدر فاصلہ پر ہتیار دہرا ہوا تہا
یہ ممکن ہی کہ متوفی مرتے وقت اُسکو وہان پر رکہہ سکتا تہا - اِن دونو سوالون
کے جواب دینے مین زخم کی تعداد اور اسباب کا بہی لحاظ رکہنا چاہیے
کہ کس قدر عرصہ بعد وہ زخم مُہلک ہوا تہا - حکیم سے یہ بہی دریافت کیا
جا سکتا ہی کہ متوفی کے جسم سے خون صرف ایک ہی جگہہ بہا - یا کئی جگہہ اور یہ
کہ خون کی دہار سلسلہ وار تہی یا کہین سے سلسلہ اُسکا ٹوٹا تہا - اور یہ کہ اُسکے
جسم کے یا کپڑون کے ایسی جگہہ خون کے داغ تہے کہ جہان وہ خود اُن داغون
کو نہین پیدا کر سکتا تہا اور یہ کہ جس جگہہ پر لاش دہری تہی وہان پیچ یا
کوئی اَور شے ایسی تہی یا نہین جس سے زخم اتفاقیہ پیدا ہو سکتے تہے -
اِن سوالات کے جواب سے عدالت کو بہت مدد مل سکتی ہے پس حالات
ضمنی کے ملاحظہ اور بیان مین حکیم کو بہت ہی احتیاط چاہیے اور اِن باتون پر
خاصکر توجہ کرنی چاہئیے ؛

اوّل لاش کا موقع - لاش اِس طور پر دہری رہ سکتی ہے کہ جس سے
یہ نہین پایا جا سکتا کہ متوفی خودکردہ یا اتفاقیہ زخم سے مر گیا ہی - اور موت کلی

عرصہ دریافت کرنے کے واسطے یہ دیکھنا چاہئے کہ لاش مین کسیقدر گرمی ہے یا نہین یا وہ سخت ہی یا گلی ہوئی ہے اور اُس مین سٹرا ئند کس قدر آگئی ہے +

دوم طور ہتیار کے ہونے کا - جب کوئی شخص اتفاقیہ یا خودکردہ زخم سے مرجاتا ہی اور وہ زخم یا تو فوراً یا چند منٹ بعد مہلک ہونیوالا ہوتا ہی تو ہتیار اکثر یا تو لاش کے قریب یا تہوڑے ہی فاصلہ پر ہوتا ہی - اگر قریب پایا جاوے تو یہ دریافت کرنا چاہئی کہ جسم کے کس طرف ہی - اگر کسیقدر فاصلہ پر ہو تو سوچنا چاہئی کہ وہ اُس جگہہ گر گیا ہی یا متوفی نے وہان پہینک دیا یا رکھہ دیا ہی + اگر کسی نے اُس لاش کو اِدہر اُدہر کر دیا ہو تو اُسکے اور ہتیار کے نسبتی موقع کی سماعت نہ ہوگی + اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ہتیار یا تو خودکش کی لاش کے ہاتہہ مین یا اُسکے پاس ہی ہوتا ہی +

سوم - ہتیار ون پر خون - یہ کچہہ ضرور نہین ہی کہ جس ہتیار سے زخم پیدا کیا گیا ہو اُسپر خون لگا ہو کیونکہ جب کوئی ہتیار جلد بہونکا جاتا ہے یا جب اُس سے جلد زخم پیدا کیا جاتا ہی تو زخم کے مقام کی رگین پہلے دب جاتی ہین اور جب وہ ہتیار زخم سے نکال لیا جاتا ہی تب اُن رگون سے خون چہوٹتا ہے - علاوہ ازین ہتیار کے نکالتے وقت زخم کی لبون سے وہ صاف ہو جاتا ہی + جب کوئی آلہ پہلی دفعہ کپڑون کے اوپر سے بہونکا جاتا ہی تو باہر کیطرف خون نہین بہی بہ سکتا ہی لیکن اِسی آلہ کو اگر دوسری دفعہ چہونکا جاتا تو کپڑون پر خون ضرور لگ جائیگا بشرطیکہ ہتیار دہوئا

نہ جاوے - اور ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ بعد پیدا کرنے زخم کے چہری یا کٹاری کے پہل کو دہو کر خون صاف کر دیا گیا ہو پس اِن آلون کے دستون کے اندر باہر اور اُس جوڑ کو جہان سے وہ کہلتے اور بند ہوتے ہین خوب طرح دیکہین کہ اِنمین خون ہے یا نہین اور چہری کے پہل پر جو کچہ لکہا ہو اُسکو بہی ملاحظہ کرین + جب آلہ پر خون ہوتا ہی تب یا تو وہ گیلا یا خشک ہوتا ہی یا کسیقدر منجمد یا آلہ کے پہل پر خون کا سرخ زردی یا مائل صرف نشان ہوتا ہی + اگر خون جما ہوا ہو تو اغلب ہی کہ وہ خون کسی زندہ آدمی یا حیوان کا ہی یا ایسی کا جو ابہی مرا ہو +

چہارم - بال یا دیگر اشیا ہتیارون پر

بعض دفعہ ہتیارونپر خون نہین پایا جاتا بلکہ جب وہ ہتیار دبانے والا یا کاٹنے والا ہوتا ہی تب اُس پر چند بال یا کپڑے کے ریشے پائے جا سکتے ہین - پس اس صورت مین حکیم سے یہ پوچہا جاتا ہی کہ وہ بال آدمی کا ہی یا حیوان کا یا جو ریشے ہین وہ اُن کپڑون کے ہین جو متوفی یا مجرم کے بدن پر ہین + جب کسی ہتیار پر خون جما ہوا ہو تو پہلے اُسکو باریک بین سے دیکہین اور تب صاف کرین اور اُس منجمد خون مین اگر بال یا کپڑے کے ریشے یا پشم چمٹے ہوئے ہون تو اُنسے بہت مدد مل سکتی ہے +

پنجم - ٹیٹو زخم یا لے - سے - رسے - ٹیڈ زخمون مین بعض دفعہ غیر اشیا پائے جاتے ہین جن سے زخمون کے پیدا ہونے کا طریقہ دریافت ہو سکتا ہے +

پنجم نشان خون کے کپڑے یا مکان کے اسباب پر - متوفی کے کپڑے اور اُسکے مکان کو خوب طرح دیکھین کہ اُن پر خون کی نشان ہین یا نہین اور یہ کہ کس مقام پر زیادہ خون ہے - کیونکہ زیادہ خون اُسی مقام پر ہوگا جہان مجروح مرا ہے +

مجروح کے زخم سے مکان کے جابجا خون بہ سکتا ہے اگر ایسا ہو تو دیکھین کہ اُن مقامات مین خون کا سلسلہ ہے یا نہین - مکان کے اسباب اور کپڑون پر اگر خون کے نشان پائے جاوین تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ متوفی بعد زخمی ہونے کے اِدہر اُدہر پہرتا رہا تہا اور یہ کہ بعد مُہلک زخم کے قاتل سے دہا تہا یا نہی کرتا رہا تہا - اِن صورتون مین یہ بہی دیکہنا چاہیے کہ کپڑون پر خون کے بڑے بڑے دہبے ہین یا چہینٹین ہین - چہینٹین کسی شریان کے کٹ جانے سے پیدا ہونگی - اگر زخم گلو یا سینہ پر ہو تو دیکہین کہ خون سامنے کیطرف بہا ہی یا ایسا بہا ہی کہ بغلون یا گردن کے اردگرد جم گیا ہی کیونکہ اِن علامتون سے بعض دفعہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ متوفی زخمی ہوتے وقت کہڑا تہا یا بیٹہا تہا یا لیٹا ہوا تہا - کیونکہ جب لیٹے رہنے کیحالت مین گلا کٹ جاتا ہی تو یہ ظاہر ہی کہ خون گردن کے اِدہر اُدہر بہیگا اور بدن کے سامنے نہین +

خون یا صدمہ کے نشان لاش پر - جب لاش کا امتحان کرین تب اُسکے گلو اور مُنہہ کیحالت کو ضرور دیکہین کیونکہ قاتل جب کسی پر خواب مین حملہ کرتے ہین تو مقتول کا مُنہہ بند کردیتے ہین یا اُسکا گلا دبا دیتے ہین

تاکہ چھینٹے نہ پائے ٭ متوفی کے ہاتھون کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ انمین زخم پائے جا سکتے ہین یا وہ چھلے ہوئے ہو سکتے ہین ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقتول نے قاتل کے ساتھہ ہاتھا پائی کی تھی ٭

خون کے داغ قاتل کے جسم پر - عوام ایسا کہتے ہین کہ قاتل کے کپڑون اور بدن پر ہمیشہ خون کے نشان پائے جاتے ہین مگر یہ قول اُنکا غلط ہے کیونکہ جب قاتل مقتول کا گلا کھڑے یا بیٹھے یا جھکے رہنے کیحالت مین پیچھے سے کاٹتا ہے تو اُس پر خون کے نشان نہین پائے جا سکتے ہین اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ باوجود پولس کی نگرانی کے بہی مقتول اپنے کپڑے بدل ڈال سکتا ہے ٭

خون کے دہبّون کا امتحان - جب کوئی مشکوک داغ کپڑون یا ہتیار یا اسباب پر ہوتا ہے تو عوام اُسکو خون کا نشان قیاس کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ان داغون کی پہچان نہایت آسان ہے لیکن حقیقت مین اس امر کی پہچان نہایت مشکل ہے - ہان جب وہ داغ بڑے اور تازہ ہوتے ہین تب شاید وہ پہچانے جاوین - لیکن جب داغ حال یا عرصہ کے رنگین پشمینہ لباس پر ہوتے ہین یا جب کالی پوشاک یا رنگ آلودہ ہتیار پر نہایت چھوٹے چھوٹے یا باریک خطون کے طور پر ہوتے ہین تب بجز تجربہ کار حکیم کے دوسرا اُنکو پہچان نہین سکتا

کیمیاوی شناخت - کوئی کیمیاوی شناخت ایسی نہین ہے جس سے خون صاف صاف ثابت ہو سکے - پس خون کی سرخ رنگت

کی خاصیتون سے جس کو اصطلاح مین ہے - ما-ٹین کہتے ہین ہم خونکا
گمان کرسکتے ہین کیمیاوی خاصیتین خون کی رنگت کی یہ ہین کہ

اول سرد پانی مین یہ حل ہوجاتا ہی اور رنگ اُس عرق کا خوب سرخ ہوتا ہی ٭
دوم - اُس عرق مین چند قطرے ایمو-نیا کے ملانے سے سُرخ رنگ اُسکا
قرمزی یا سبز رنگ مین بدل نہین جاتا - اگر ایمو-نیا کا عرق گاڑھا ہو یا بہت سا ملایا
جاوے تو سرخ رنگ اُس عرق کا بہورا ہوجاتا ہی ٭
سوم - اگر وہ سرخ عرق جوش دیا جاوے تو جم جائیگا - رنگ اُسکا بالکل
دور ہوجائیگا اور ایک گدلا بہورے رنگ کا منجمد تہ نیچے بیٹھ جائیگا ٭ خون
کی سرخ رنگت مین ہمیشہ تہوڑا بہت البیو-من ہوتا ہے جس باعث
بعد خشک ہونے کے کپڑون پر خون کے داغ سخت ہوجاتے ہین
مگر جب کوئی سرخ داغ کوچی-نیل یا کسی پہول یا پہل کا ہوتا ہی تو وہ خشک
ہونے سے مثل خون کے داغ کے سخت نہین ہوجاتا ہی اور نہ باریک بین
کے نیچے ویسا نظر آتا ہی جیسا خونکا خشک ٹکڑا نظر آتا ہی ٭
چہارم - خون کے سرخ عرق مین اگر تازہ بنا ہوا ٹنکچر-اف-گوا-کم ملایا
جاوے تو ایک سفید سرخی مایل منجمد تہ نشین ہوجائیگا - اگر اُس مین ایتھر
مین بنا ہوا پر-راک-سایڈ-اف ہائیڈروجن کا عرق ملایا جاوے
تو جلد ایک خوبصورت نیلا رنگ پیدا ہوجائیگا - اُس مین اگر کافی مقدار الکحل
کی ملائی جاوے تو وہ منجمد حل ہوجائیگا لیکن کو-چی-نیل یا دیگر قسم
کی سرخ رنگت مین جب اِسیطرح ٹنکچر-اف-گوا-کم ملایا جاوے تب سُرخی

مایل عرق پیدا ہوگا مگر پے۔ راک۔ سائیڈ اف ہائیڈروجن کے ملانے سے
اُس مین کسی طرح کا تغیر نہین واقع ہوتا ✣ پس چاہیے خون آدمی کا ہو چاہے
حیوان کا اوپر کی کیمیاوی شناخت سے پہچانا جا سکتا ہے ✣

خون کے داغ کپڑون یا پشمینہ پر۔ وہ کس عرصہ یا کس تاریخ کے ہین

فرض کرو کہ کپڑا سفید یا قریب سفید کے ہے اگر خونکا داغ حال کا ہے تو رنگ
اُسکا سُرخ ہوگا لیکن تہوڑے بہت عرصہ بعد وہ رنگ کسیقدر بہورا ہو جائیگا
مگر بعد پانچ یا چھہ روز کے خونکا داغ بتلایا نہین جا سکتا ہے ✣

شناخت خون کے ہتیارون پر۔ اگر ہتیار مجلّا ہو اور اُس پر خون
کے داغ ہون تو اُسکی پہچان آسان ہے لیکن جب عرصہ کا ہوتا ہے اور کسی
زنگ آلودہ ہتیار پر ہوتا ہے تب اُسکی پہچان مشکل ہے۔ اگر داغ بڑا اور خشک
ہے تو تہوڑا سا اُسکا کہرچ لین اور قدرسے آب مقطر مین حل کرکے کسی گہڑی کے
شیشہ پر رکہین اور پہچان کر کیمیاوی شناخت سے پہچانین۔ اگر پانی میز
حل کرنے سے رنگ اُس عرق کا سُرخ یا کسیقدر بہورا نہ ہو جاوے تو
وہ داغ خونکا نہین ہے اور جو سرخ ہو جاوے تو اُسکو اوپر کی کیمیاوی
شناخت سے پہچانین۔ جب ہتیار پر کوئی نباتی عرق لگایا جاتا ہے تو
اُسپر ایسا داغ مثل خون کے پڑجاتا ہے کہ حکیم غلطی کہا جا سکتا ہے مثلاً اگر
لیمو یا نارنگترے کا رس کسی چھری یا تلوار کے پہل پر لگایا جاوے اور
چند روز تک اُسکو ہوا مین کہلا رکہہ دیا جاوے تو اُسپر سائے۔ ٹرٹریٹ
اف۔ ایرن کا سُرخ داغ مثل خون کے داغ کے پڑجائیگا۔ اِس قسم کے

داغ کی پہچان یہ ہے کہ وہ داغ پانی مین حل ہو جائیگا اور بعد چھاننے کی ایک بہورا زردی مایل عرق ہوگا - جو خون کی رنگت سے بالکل نرالا ہوتا ہی اُسمین امیو - نیا ملانے سے رنگ نہین بدلیگا اور اگر فرو - سائے نائیڈراف - ایرن ملادین تو رنگ اُسکا فوراً نیلا ہو جائے گا ۔

شریانی اور وریدی خون - جب خون کو بہے ہوئے چند روز گزر جاتے ہین اور جب کپڑون یا اسباب پر لگ کر خشک ہو جاتا ہی تب وریدی اور شریانی خون مین فرق کرنا ممکن نہین ہے اِس سے چندان حرج بہی نہین ہے کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ شدید زخمون سے ایک ہی دفعہ دونو قسم کا خون نہین بہتا ہے - لیکن جب یہ دونو قسم کے خون حال مین بہے ہوئے ہوتے ہین تب اُنکی رنگت سے اُنکو فرق کر سکتے ہین کیونکہ شریانی خون نہایت سُرخ ہوتا ہی اور وریدی سیاہی مایل - لیکن جب وریدی خون تہوڑے عرصہ تک ہوا مین کہلا رہتا ہی تب رنگت اُسکی بھی مثل شریانی خون کے سُرخ ہو جاتی ہے ۔ یہ بہی نہین کہا جا سکتا ہی کہ فلانا خون مرد یا عورت کا ہی یا جوان یا بچہ کا ۔

جب خون باریک بین کے نیچے دیکہا جاتا ہی تب اُسمین خون کے سُرخ اور سفید کیسے نظر آتے ہین ۔

خون کی نسبت بعض دفعہ حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ بتلاؤ آیا یہ خون حیوانکا ہے یا اِنسان کا - جب خون خشک ہو جاتا ہی تب نہ تو کیمیاوی ترکیب سے اور نہ باریک بین سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خشک خون

وریدی یا شریانی ہے *

سبب زخمون سے مرنے کا - جب کسی زخم سے ایک ہی دفعہ خون بہتا رہتا ہی تب بھی مجروح مرجا سکتا ہے یا جب کوئی عضو اندرونی مثل قلب یا شش یا دماغ کُچل جاتا ہے تب بیمار فوراً مرجاتا ہی اور بیرونی صدمہ سے بہی مریض کا دم فوراً نکل جا سکتا ہے * بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ زخم کے سبب جب ٹے - ٹے - نس یا اری - سی - پی - لس یا گنگرین کی بیماری ہوجاتی ہی تب بہی بیمار مرجا سکتا ہی *

زخم جسم کے مختلف مقامات کے

سر کے زخم - جب سر کا چمڑا زخمی ہوجاتا ہی تب اُس مین مرض اری - سی - پے - لس کے ہونیکا اندیشہ ہوتا ہی *

سر کی ہڈی کا ٹوٹ جانا - سر کے ہڈی اور کسی دوسرے مقام کی ہڈی کے ٹوٹ جانے مین بالکل فرق نہین ہی بشرطیکہ دماغ اور اُسکے پردون کو صدمہ نہ پہنچے - سر کے صدمہ مین اِس بات کو بہی یاد رکہنا چاہئے کہ سر کے جس مقام پر صدمہ پہنچتا ہے ہمیشہ اُسی مقام کی ہڈی نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اُسکے مخالف جانب کی ہڈی پر صدمہ کا اثر پہنچتا ہے مثلاً جب سر کی چندیا پر صدمہ پہنچتا ہی تب پیندے کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے * علاوہ ازین سر کے مختلف مقامات کی ہڈی کی دبازت کا لحاظ رکہنا چاہئے مثلاً کن پٹی پر بہ نسبتاً اور مقامات کی زیادہ

صدمہ پہنچتا ہے*

خاص دماغ کو صدمہ پہنچنا - دماغ کا ہل جانا یعنی کنکاشن جب سر پر ضرب شدید پہنچتا ہی تب دماغ ہل جاتا ہی اور علامات فوراً ظاہر ہو جاتی ہین اور ہوش مین آنے سے پہلے ہی بیمار مرجاتا ہی - بعض دفعہ دماغ کے ہل جاتے ہی وہ دب بہی جاتا ہے (کم-پرے-شن) یہ ٹہیک نہین کہا جا سکتا ہی کہ صدمہ پہنچنے کے کتنے عرصہ بعد بیمار مرجاتا ہی - کیونکہ بعض دفعہ تو چند گہنٹے کے اندر بیمار مرجاتا ہی اور بعض اوقات کئی دنون یا ہفتون یا مہینون بعد ہلاک ہوتا ہی اور ان صدمات کی نسبت یہ بات قابل یاد رکہنی کے ہی کہ ضرب کے پہنچتے ہی بیمار کو چندان تکلیف نہین ہوتی مگر کئی دنون کے بعد علامات کم-پرے-شن یا دماغ کے انفلامیشن کی ظاہر ہو پڑتی ہین*

دماغ کا دب جانا یعنی کم-پرے-شن - افدی - بر ین سر کی ہڈی ٹوٹ کر جب دماغ کو دباتی ہے یا جب خون یا سیرم سے دماغ پر بوجہہ پڑتا ہی تب کم-پرے-شن ہو جاتا ہی - خون اکثر دماغ کے پینیدی یا بطون یا خود دماغ کی ساخت مین جمع ہو سکتا ہی*

نخاع کو صدمہ پہنچنا - مثل دماغ کے نخاع بہی بسبب جمع ہو جانے خون یا سیرم یا ٹوٹ جانے لپشت کی ہڈی کے یا تو ہل جا سکتا ہے یا دب جا سکتا ہے*

چہرہ کے زخم - ان زخمون سی چہرہ اکثر بگڑ جاتا ہی اور چونکہ دماغ قریب ہوتا ہی تو ان زخمون کے سبب وہ بہی مبتلا ہو سکتا ہی*

گلو کے زخم - خودکش اکثر اپنا گلا کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرتے ہین اور بعض دفعہ قاتل بہی اِس اُمید پر مقتول کا گلا کاٹتا ہی کہ اورون کو معلوم ہو جائے کہ مقتول نے خود اپنے کو ہلاک کیا ہی - جب صرف گلو کے سامنی کا حصہ کٹتا ہی تو اِسقدر اندیشناک نہین ہوتا جیسے اِسکے دہنے یا بائین جانب کے زخم ہوتے ہین کیونکہ دونو طرف گلے کے بڑی بڑی رگین ہوتی ہین ❖

سینہ کے زخم - جب صرف سینہ کی دیوار زخمی ہوتی ہی تب اُس مین کسی خاص قسم کا اندیشہ نہین ہوتا لیکن جب صدمہ شدید کے باعث پسلی کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہی یا کسی عضو اندرونی کو صدمہ پہنچتا ہی تب وہ مُہلک ہو جاتا ہی ❖

شُش کے زخم - صریح نتیجہ شُش کے زخمونکا سیلان خون ہے نہین تو انفلامیشن ہو جاتا ہی ❖

قلب کے زخم - دل پر جب بہونکنے کا زخم ہوتا ہی تب بسبب سیلان خون کے فوراً مُہلک ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ جب زخم ترچھا ہوتا ہی یا جب کوئی شئے غیر اُس زخم کے سوراخ مین پہنس جاتی ہی تب گھنٹون یا دنون تک بیمار زندہ رہ سکتا ہے ❖

شکم کے زخم - اپنے - گسٹرک اور ٹری کے کٹ جانے سے یا شکم کے کسی عضو اندرونی کے زخمی ہو جانے سے بیمار مر جا سکتا ہی ❖

جگر کا زخم - جب اِس عضو مین کسی آلہ کے بہونکنے کا زخم ہوتا ہی تب

سیلان خون یا انفلامیشن کے سبب بیمار مرجاتا ہی +

معدہ کا زخم - صدمہ کی چپیٹ سے یا خون کے جاری ہونے سے معدہ کے اندر جو کچھہ ہو اُسکے بہ کر پردہ پے - رہی - ٹو - نی - ام مین انفلامیشن ہونے کے سبب بیمار مرجا سکتا ہی + مگر اکثر اوقات معدہ کا زخم مہلک نہین ہوتا +

رودون کا زخم - مثل معدہ کے یہ بہی زخم اسیطور پر مہلک ہو سکتے ہین +

باب یازدھم

ڈوب مرنا

جب کوئی شخص ہوش وحواس مین اپنے کو پانی مین گرا دیتا ہی تو پہلے غرق ہو جاتا ہی پہر فوراً اوپر آجاتا ہے - تیراک ہو تو تیر کر اپنے کو بچانے کی کوشش کرتا ہی آخر کار تہک کر لاچار ہو جاتا ہی - پہر بہی بے تکا ہاتہہ پاؤن مارتا ہی اور جو کچھہ اُسکے ہاتہہ لگتا ہی چاہے وہ چیز بہتی ہو یا پینیدے مین قائم ہو یا کنارہ پر اُگی ہو اُسی حالت مین کبہی تو پانی پر ہو کر دم لیتا ہے اور کبہی پہر ڈوب جاتا ہی جب پانی ہوا کی نالی مین جاتا ہی تو کہانسی اُٹہتی ہے جس سے قے ہو کر قدرے پانی اور شش کی ہوا نکل جاتی ہی - غرض اسیطور پر کئی مرتبہ کی کوشش کے بعد بالکل ڈوب جاتا ہی اور دم لینے کی کوشش سے پانی پیا جاتا ہی اور شش سے ہوا نکلتی جاتی ہے آخر کار جب بالکل ڈوب جاتا ہی تب ہوا کے بلبلے اُسکے سینہ سے نکلنے لگتے

ہین - بہت سا پانی تو معدہ مین جاتا ہی اور باقی شش مین داخل ہوتا ہی
دہن اور ہوا کی نالیون کے لعاب اور دم کشی اور برآمدگی دم کی ہوا کے
ساتھہ وہ پانی ملکر کف بنجاتا ہی - چنانچہ ڈوبے ہوے کی لاش مین اسیواسطے
کف پایا جاتا ہی - غرض اسصورت مین وہی علامتین پائی جائینگی جو دم بند
ہوکر مرنے سے پیدا ہوتی ہین - لیکن تیراک کی موت کا سبب تہک جانا
ہی - بعض دفعہ ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ آدمی ڈوب جاتا ہی پہر بہی اُسمین علامات
نتو دم بند ہوکر مرنے کی اور نہ تہکان کی پائی جاتی ہین اور نہ ایسا ہو سکتا
ہی کہ ڈوبتے ہی ہوش بالکل جاتے رہین جیسے مرگی اور نشہ کی حالت مین
اور خوف کے باعث جب آدمی پانی مین گرتا ہے تو گرتے ہی نیچے چلا جاتا
ہی اور بلا ہاتہہ پاؤن مارے مرجاتا ہی - پس اسصورت مین صدمہ کے سبب
یا بباعث کمی خون کے مرتا ہے - بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ آدمی
سر کے بل پانی مین گرتا ہی اور پتہر یا لکڑی یا صرف پانی ہی پر ٹکر کہانے
کے باعث دماغ اُسکا ہل جاتا ہی (کن - کشن) اور وہ مرجاتا ہی یا ایسا ہوتا
ہی کہ جب پانی مین اوندہا گرتا ہی تو اُسکے سینہ یا معدہ مین صدمہ پہنچتا ہی
اور وہ فوراً مرجاتا ہی علاوہ ازین سردی یا گہبراکر جان بچانے کی شدید
کوشش کے باعث مرض اِ - پو - پلکسی ہو جا سکتا ہی یا کسی دل کی بیماری
کے سبب وہ مرجا سکتا ہی - پس یاد رہی کہ جب آدمی پانی مین گرتا ہے تو
کئی سببون سے مرجا سکتا ہی چنانچہ دم بند ہوکر - یا تہکان - یا صدمہ -
یا اِ - پو - پلکسی کے سبب کچہہ تو دم بند ہوکر اور کچہہ اُن سببون سے جنکا

ذکر اوپر کیا گیا ہی *

ڈوبی ہوئی لاش کا امتحان فوراً کرنے سے یہ علامات پائی جائینگی - چہرہ اور سارا بدن یا تو پیلا یا کسیقدر نیلا ہوگا اور جا بجا گہرے رنگ کے نیلے دہبے بہی ہونگے * چہرہ اکثر بگڑا ہوا نہین ہوتا زبان پہولی ہوئی اور دانتون کے درمیان آکر دب جاتی ہی اور شاذ و نادر نکلی ہوئی اور بہت ہی کم کٹی ہوئی ہوتی ہی منہہ کے اندر اور ہوا کی نالیون مین بہی خون آمیز کف ہوتا ہے اور قصبات الریہ مین پانی - بعض دفعہ اُس پانی کے ساتہہ مٹی یا ریت یا گہاس پہوس بہی ملے ہوتے ہین - ہوا کی نالیون کا میو-کس پردہ بعض دفعہ خون سے پُر ہوتا ہی - شُش مین بہت سا پتلا سیاہ خون ہوتا ہی جس سے دونو وی - نا - کے - وا اور قلب کے دہنے خانے پُر رہتے ہین لیکن بائین خانہ اور ایارٹا کسیقدر خالی رہتا ہی - معدہ ہمیشہ پانی سے پُر رہتا ہے رودونکا رنگ گلابی ہوتا ہے - جگر تلی اور گردے خون سے پُر ہوتے ہین اور مثانہ مین بعض دفعہ خون آمیز پیشاب ہوتا ہی - ناخنون مین اکثر مٹی یا ریت لگی ہوتی ہے - انگشت بعض دفعہ چہلی ہوئی ہوتی ہین اور ہاتہون مین پانی کے بوٹے اٹکے ہوئے ہوتے ہین - پانی مین گرتے وقت اگر کوئی ضرب و زخم پیدا ہو جاوے تو بدن پر اُنکے بہی نشان پائے جاسکتے ہین * لاش اگر عرصہ تک پانی مین رہے یا عرصہ تک ہوا مین کُہلی رہے اُسکے چہرہ کی پیلی یا اودی رنگت بدل جاتی ہے اور چہرہ لاش کا سوج جاتا ہی اور جسم کے مختلف حصّون پر بڑے بڑے نیلے دہبے پڑ جاتے ہین *

جب صدمہ یا غشی یا تھک جانے کے سبب سے پانی مین آدمی مرجاتا ہی تب شش کی ہواکی نالیون اور معدہ مین پانی نہین پایا جاتا ہے - دل کے خانون یا بڑی بڑی رگون مین یا تو خون نہین ہوتا یا وہ خون سے پُر ہوتی ہین دماغ اوراعضاے اندرونی حالت صحت مین ہوتے ہین + علامات کن - کشن اور اِ - پو - پلکسی اوردل کی بیماری کی لاش کے چیرنے سے ثابت ہوسکتی ہین +

جب اسباب موت کے مختلف ہوتے ہین تب لاش کو چیرنے سے دم بند ہوکر مرنے کے آثار خوب نمایان نہین ہوتے - مُنہہ مین پانی کم ہوگا ہوا کی نالیون اور معدہ مین پانی اور کف کم ہوگی اوراعضاے اندرونی مین بھی اجتماع خون کا کم ہوگا +

جب کوئی لاش پانی مین پائی جاتی ہے تب عدالت حکیم سے کئی باتین دریافت کرتی ہے - پہلے تو یہ کہ بتلاؤ آیا یہ شخص ڈوب مرا ہی - غرض جب کوئی لاش پانی مین پائی جاتی ہی تب یا تو ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ شخص قدرتی موت سے مرا ہو یا کسی نے اُسکو مارکر پانی مین پھینک دیا ہو یعنی ایسا ہوسکتا ہی کہ پہلے کسی نے اُسکا دم بند کردیا ہو یا گلا گھونٹ دیا ہو اور تب موت کے اصل سبب کو چھپانے کے لئے لاش کو پانی مین پھینک دیا ہو + اِس مشکل سوال کے جواب کے واسطے اُن علامات کو ملاحظہ کرنا چاہئے جو ڈوبی ہوئی لاش کو چیرنے سے پائی جاتی ہین اور تب یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ ڈوبنے سے پہلے پیدا ہوئی تھین یا نہین + اور یہ بھی دریافت کرنا چاہئے کہ جب بعد موت کے عرصہ دراز تک لاش پانی مین پڑی رہتی

ہو تب آیا وہ علامتین جو باعث موت کا بتلائی گئی ہین لاش کے پانی میز
ہونے سے پیدا ہوسکتی ہین یا نہین ٭
پس اُن علامتون مین سے جو ڈوبے ہوئے کی لاش مین پائی جاتی ہین
بعض تو خاص ڈوبی ہی ہوئی لاش کی ہوتی ہین اور بعض کسی اور طور پر دم بند
ہوکر مرنے سے پیدا ہوتی ہین - اِس دوسری جماعت کی علامتین یہ ہین کہ
زبان کا سوج جانا اور اُسکا ایک خاص وضع پر ہونا - جسم کے بعض مقامات کا
پھیکا اور بعض کا گلابی یا نیلا رنگ - دماغ اور دیگر اعضا سے اندرونی کا خون
سے پُر ہونا - شُش کا بہت پھول جانا - پُر ہونا دل کے دائین خانہ اور
خالی ہونا بائین کا - خون کا پتلا ہونا - اور شاذونادر مثانہ مین خون آمیز پیشاب
کا ہونا ٭ اور پہلی جماعت کی علامتین یہ ہین کہ چھل جانا اُنگلیون کا - ریت
یا مٹی کا ہونا ناخنون مین - ہاتھون مین ہونا پانی کے کسی بوٹے کا - معدہ
مین ہونا پانی کا - مُنھہ - اور ناکون مین کف کا ہونا - کف پانی ریت یا مٹی
کا ہونا ہوائی نالیون مین اور سُکڑ جانا قضیب کا ٭

ڈوبے ہوئے کی لاش کے چیرنے سے جو خاص علامتین پائی جاتی ہین اُن کی تشریح

چھل جانا اُنگلیون کا - اکثر تو یہ علامت لاش مین نہین پائی جاتی
ہے اور جو پائی جاوے تو ڈوب مرنے کا گمان ہوتا ہے یقیناً نہین کہا جا
سکتا کہ ہان وہ شخص ضرور ڈوب ہی مرا ہے کیونکہ ایسا ہوسکتا ہو کہ جبراً

ڈبونے سے پہلے شاید اُنگلیان اُسکی کسی سخت چیز پر گڑہی گئی ہون اور یہ
کہ پانی کی دہار سے بہی اُنگلیان چہل جا سکتی ہین +

ریت یا مٹی کا ہونا ناخنون مین - اِس علامت سے احتمال یہ ہوتا ہے
کہ وہ شخص زندہ پانی مین گرا ہے - کیونکہ جیسے اُسکی اُنگلیون کے چہل جانے
کی علامت سے ویسے اِس علامت سے بہی یہ پایا جاتا ہے کہ ڈوبتے وقت
اُس نے پانی کے کنارے یا تہ کو ہاتہون سے پکڑا تہا - لیکن ایسا بہی ہوسکتا
ہے کہ جب لاش عرصہ تک پانی مین ہوتی ہے تو اُسکی ناخنون مین ریت یا
مٹی جم جا سکتی ہے +

اگر مٹہیان بند ہی ہون اور انمین پانی کے بوٹے پائے جاوین تو اِس
علامت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ غالبًا وہ شخص ڈوب مرا ہے +

معدہ مین پانی کا ہونا - جب معدہ مین پانی ہوتا ہے تب بہی غالبًا گمان
ڈوب مرنے کا ہوتا ہے خاصکر جب اُس پانی مین وہی بُوٹے ہون جو اُس مین
پیدا ہوتے ہین - اِس صورت مین ایسا کہا جا سکتا ہے کہ ڈوبنے سے پہلے
متوفی نے پانی پی لیا تہا - لیکن یہ قرین قیاس نہین ہے کہ ڈوبنے سے
تہوڑے ہی پہلے اُس نے پانی پی لیا ہو - اِس علامت سے احتمال ڈوب مرنے
کا ہوتا ہے لیکن معدہ مین پانی کے نہ ہونے سے اُسکا خلاف ثابت نہین
ہوتا - کیونکہ جب آدمی بالکل ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہین اُٹہتا ہے تب پانی
پی نہین سکتا اور یہ کہ شاید اُس شخص نے اپنے پر جبر کیا ہو اور پانی نہ پیا
ہو - بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ معدہ مین پانی داخل ہو اور بعد موت کے

نہ پایا جاوے کیونکہ اگر لاش کو کوئی ٹانگون کے بل لٹکا دے تو پانی گر جائیگا
اور یہ کہ اگر پانی سے نکالکر لاش کو عرصہ تک باہر رکھہ دیا جاوے تو معدہ
کے مسامات سے وہ پانی رس رس کر بہ جا سکتا ہے پس پانی کے نہ
ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ وہ شخص ڈوب نہین مرا ہی ٭

کف پانی مٹی یا ریت کا ہونا ہوا کی نالیون مین - یہ علامت
ڈوبکے ہوئے کی موت کے ثبوت کے لئے کافی نہین ہی کیونکہ جب آدمی
دم بند ہوکر یا بسبب مرگی یا مرض سکتہ کے مرجاتا ہی تب بہی اُس کی ہوا
کی نالیون مین کف پایا جاتا ہی ٭

پانی کا ہونا شکم مین - جب آدمی ڈوب مرتا ہی تب اکثر اُس کے
شکم مین پانی سما جاتا ہی - لیکن ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ جب کسیکو مار کر پانی
مین پہینکدیتی ہین تب بہی پھیپھڑون مین پانی داخل ہو جاتا ہی ٭

کف کا ہونا منہہ اور نتھنون مین - یہ بہی علامت ڈوب کر مرجانے
کی ہی - اس علامت کی نسبت بہی وہی اعتراضات پیش کئے جا سکتے ہین جو
ہوا کی نالیون مین کف کے ہونے کی نسبت کئے گئے تھے ٭

سکڑ جانا قضیب کا - ڈاکٹر کیسپر یہ فرماتے ہین کہ جب کوئی ڈوب
مرتا ہی تو ہمیشہ اُسکا قضیب سکڑ جاتا ہی ٭

اوپر کے بیان سے یہی پایا جاتا ہی کہ ڈوب مرنا کسی ایک علامت کے
ہونے سے ثابت نہین ہو سکتا ہی لیکن جب کئی علامتین پائی جاوین
تب گمان قوی ڈوب مرنے کا ہوتا ہی - یہ بات بہی قابل یاد رکہنے کے ہی

کہ جو جو خاص علامتین ڈوب مرنے کی ہین وہ قائم نہین رہتین کیونکہ جاڑے کے دنون مین اگر لاش پندرہ یا اٹھارہ دن تک پانی مین ہو تب بھی علامات مذکور پائی جا سکتی ہین لیکن گرمیون مین دو تین ہی دن کے بعد مفقود ہو جا سکتی ہین - اور لاش کو اگر ہوا لگے تو جلد معدوم ہو جاتی ہین اور شدت کی گرمی مین چند گھنٹے ہی کے اندر غائب ہو جاتی ہین ڈوب مرنے کی جو جو علامتین اوپر بیان کی گئی ہین اُنسے مقدمہ ثابت ہو سکتا ہی یا نہین - یہ بات لاش کے دیگر حالات مگر خاصکر حالات ذیل کے ہونے نہ ہونے پر منحصر ہے چنانچہ

نشان ضرب و زخم کے - ڈوبی ہوئی لاش پر ضرب و زخم کے ہونے کی نسبت حکیم سے تین باتین دریافت کیجا سکتی ہین -

اول یہ کہ آیا وہ ضرب و زخم حالت زندگی مین پیدا کئے گئے تھے -

دوم - اگر ایسا ہی ہے تو یہ بتاؤ کہ وہ ایسے ہین جیسے ڈوبنے سے پہلے آدمی مرجا سکتا ہی *

سوم یہ کہ ضرب و زخم مذکور اتفاقیہ یا خودکردہ تھے یا کسی قاتل کے ہاتھ سے پیدا کئے گئے تھے *

پہلی اور تیسرے سوال کا جواب باب ضرب و زخم مین بخوبی دیا گیا ہی *

دوسرے سوال کے جواب کی نسبت ان باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ جب کوئی لاش پانی سے نکالی جاوے اور اُس پر نشان ضرب و زخم کے پائے جاوین تو وہ پانچ طور پر پیدا ہو سکتے ہین چنانچہ

اول کہ کسی نے اُسکو پہلے مارڈالا ہو اور پہر اُسکی لاش کو پانی مین پہینک دیا ہو

دوم اُسکو کسی غیر یا اپنے ہاتہہ سے سخت صدمہ پہُنچا ہو بعد ازان کسی غیر نے یا خود اُس نے اپنے آپ کو پانی مین گرا دیا ہو ۔

سوم ۔ موت کے وقت اپنے بچانے کی کوشش سے شاید اُس کا بدن کچل گیا ہو ۔

چہارم ۔ پانی کے زور سے شاید لاش کسی پتہر وغیرہ سخت چیز پر ٹکر کہا گئی ہو ۔

پنجم ۔ پانی مین گرتے ہی لاش کو سخت صدمہ پہُنچا ہو ۔

اول ۔ جب کسیکو مار کر پانی مین پہینک دیا جاتا ہے تب ڈوب کر مرجانے کی علامتین موجود نہین ہوتی ہین ۔

دوم ۔ اگر ایسا ہو کہ متوفی کو سخت زد و کوب کر کے کسی نے زندہ پانی مین ڈبو دیا ہو تو اُس کی لاش مین چند علامتین ڈوب کر مرجانے کی پائی جائینگی مگر اُن کی تعداد اور کم یا زیادہ نمایان ہونا مجروح کی اُس طاقت پر منحصر ہوگا جو بعد ضرب و زخم کے اُسمین باقی تھے ۔

سوم ۔ ڈوبتے ہوئے جب آدمی اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے تب بدن اُسکا تہوڑا بہت کچل جا سکتا ہے مگر ایسی شدت سے نہین جیسے [illegible] نمایان اہم منظرہ ہو ۔

چہارم ۔ پانی کے زور سے لاش اگر ٹکر کہا جائے تو بدن پر اکثر چہل جانے یا کچل جانے کے نشان تہوڑے بہت پائے جائینگے ۔

پنجم - جب کوئی آدمی گر جاتا ہو یا اپنے کو اونچے سے کسی سخت چیز پر گرا دیتا ہو تو اُسکو ضرب شدید پہنچ سکتا ہے مثلاً سر ٹوٹ جا سکتا ہو یا کوئی ہڈی ٹوٹ جا سکتی ہے وغیرہ اور جب بہت اونچی جگہہ سے آدمی گرتا ہو تب صرف پانی ہی کی مزاحمت سے ہڈی اُسکی جوڑ سے اُکھڑ جا سکتی ہے - پس حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ کسی اونچی جگہہ سے متوفی پانی مین گرا تھا - پانی کی دھار تیز تھی یا نہین اور گرتے وقت کسی چیز نے مزاحمت کی تھی یا نہین اور بعد خوب تحقیقات کے اُسکو یہ ثابت ہو جائے کہ اُسمین سے کوئی بھی سبب ایسا نہ تھا جس سے وہ ضرب و زخم پیدا ہو سکتے تھے تب یہ کہہ سکتا ہے کہ ڈوبنے سے پہلے وہ زخم پیدا کیئے گئے تھے - جب ایسے پانی مین کوئی لاش پائی جاوے جو تھوڑا اور کھڑا ہو اور اُسپر نشان ضرب و زخم کے ہون تو گمان قتل کا قوی ہوتا ہے ٭

لیکن فرض کرو یہ ثابت ہو گیا کہ متوفی ڈوب مرا ہو تو حکیم سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ تباؤ متوفی خود ڈوب مرا یا کسی نے اُسکو ڈبو دیا یا اتفاق سے ڈوب مرا ٭

اِس سوال کا جواب دینا نہایت مشکل ہے کیونکہ اگر لاش مین کوئی علامت ضرب و زخم کی نہ ہو تو حکیم یہ نہین کہہ سکتے کہ متوفی پانی مین اتفاق سے گر پڑا یا خود کود پڑا یا کسی نے اُسکو ڈھکیل دیا ٭ اور جب کوئی لاش بہتے ہوئے پانی مین پائی جاتی ہے تب چونکہ یہ دریافت نہین ہو سکتا ہو کہ وہ کس جگہہ سے پانی مین گری تھی اسواسطے ہم کو موت کا وہ ثبوت حاصل نہین ہو سکتا

ہی جو متوفی کے ڈوبنے کی جگہہ کو اچھے طور پر ملاحظہ کرنے سے حاصل
ہوسکتا تہا۔ اور متوفی کے ہاتہہ مین اگر گہاس پہوس پتے اڑے ہوئے
پائے بہی جاوین تو اُن سے یہ نہین کہہ سکتے کہ اوروں نے اُسکو پانی
مین ڈہکیل دیا تہا کیونکہ اگر خود گر پڑتا تو بہی اُسکے ہاتہون مین پتے وغیرہ
پائے جاتے اور جب آدمی پایاب پانی مین ڈوبتا ہے تو یہ خیال نہ کرنا
چاہئے کہ اُسے کسی نے ڈبو نہین دیا ہو کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ طاقتور
کسی کمزور آدمی کے سر کو چہنی بہر پانی مین بہی داب کر مار ڈال سکتا ہے۔
لیکن ساتہہ ہی اُسکے یہ بہی یاد رہے کہ بعض دفعہ گہر کے حوض یا کسی اور
جگہہ جہان تہوڑا پانی ہو وہان آدمی خود بہی ڈوب جاسکتا ہے۔ پس
اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ جب متوفی کی لاش پر کوئی بہی نشان
ضرب وزخم کے نہ ہوون تو ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ شخص اتفاق سے یا خود
ڈوب مرا ہے یا کسی اور نے اُسکو ڈبو دیا ہے اور اگر ضرب وزخم پائے
جاوین تو جبتک وہ اُس قسم کے نہ ہوون کہ جو متوفی نے قبل از ڈوبنے
کے آپ سے پیدا کئے ہوون یا پانی مین کسی ایسی چیز پر گرا ہو کہ جس سے
وہ پیدا ہوسکتے ہوون یا پانی مین گرتے ہی اپنی جان بچانے کی کوشش
مین وہ مجروح ہوا ہو تبتک اِن باتونکا ثبوت نہین دیا جاسکتا ہی لیکن جب
لاش کے ہاتہہ پانوں رسی سے بندہے ہوئے ہوون تو قتل کا گمان
ہوسکتا ہے ٭

ڈوبے ہوئے کا علاج - خشک کپڑے منگواکر کہلی ہوا مین بہگا

کا علاج فوراً شروع کر دین - ترکیب علاج کی یہ ہو کہ چند لمحہ تک چہرہ کو نیچے کی طرف اِسطور پر رکھین کہ سر بہ نسبت پانون کے نیچا ہو - مُنھہ کھلا اور زبان باہر نکلی ہو - اب مریض کو چت کر دین اور ایسی چارپائی پر لٹاوین جسکا سرہانا خوب اونچا ہو اب دونو بازؤن کو اوپر اُٹھا رکھین اور پانون کو قایم کرین بعد ازان کہنی سے اُن بازؤن کو پکڑ کر سر پر دو لمحہ تک لے رکھین تب اُنکو دونو پہلو پر لاکر اسی عرصہ تک پسلیون کو خوب دبا رکھین - اِن دونو ترکیبون کو ایک منٹ کے عرصہ مین پندرہ دفعہ کیجاوین جبتک بیمار دم لینے لگے - تب اُن حرکتون کو موقوف کر کے بدن کو گرم تیل یا اینٹ یا کمبل سے خوب سیکین اور نیچے سے اوپر کیطرف ملین - دم لینے کی حرکت کو ایمونیا سُنگھا کر اور سینہ اور چہرہ پر کبھی سرد کبھی گرم پانی چھڑک کر مدد دین - جب دم لینے کی حرکت قایم ہو جائے تب مریض کو تھوڑے برانڈی پانی کے ہمراہ پلاوین یا چاء پلاوین اور سونے دین - تین چار گھنٹہ یا جبتک یقین کُلّی نہ ہو جائے کہ مریض مر گیا ہو اِس ترکیب کو جاری رکھنا چاہیے ❖

باب دوازدہم

پھانسی لگ کر مرنا

چونکہ پھانسی لگ کر گلا گھٹکر اور دم بند ہو کر مرنے کے اسباب ایک ہی ہین تو اُنکے علیحدہ علیحدہ بیان سے پہلے یہ ذکر کرنا ضرور ہے کہ آدمی

ان صدمون سے کیونکر مرتا ہے ✤

پس واضح ہو کہ آدمی دم بند ہوکر اُسوقت مرتا ہی جب اُسکا مُنہہ اور ناک کوئی بند کر دیتا یا سینہ اور شکم کو اسقدر زور سے دباتا ہی کہ اُن مقام کے عضلات جو دم لینے کے فعل کو مدد دیتے ہین بے حرکت ہو جاتے ہین اور بعض ہوائین بھی ایسی ہین جنسے آدمی کا دم بند ہو جاتا ہی انگلیون سے گلا گھونٹ کر دم بند کر دیا جا سکتا ہے ✤ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ ہوا کی نالیان اور خون کی رگین دونو پر دباؤ پہنچتا ہے اور کبھی ہوا کی نالیان تو دب جاتی ہین مگر خون کی رگین دباؤ سے محفوظ رہتی ہین اور کبھی اسکا خلاف وقوع مین آتا ہی لیکن جب رسّی کا پھندا گلو کے نیچے کے حصہ پر اُس ترکیب سے لگایا جاتا ہے جس سے وہ دباؤ ٹرسے[۱] کیا اور بڑی بڑی رگون کے اُس مقام پر پہنچے جہان وہ سینہ سے نکلتے اور سینہ مین داخل ہوتے ہین یا جب پھندا مذکور جب ٹرسے کے نیچے لگایا جاتا ہی یا جب لٹک کر جسم کے لٹک پڑنے کے بوجھ سے کھچ جاتا ہی تب دم کی حرکت اور دوران خون دونو کامل طور پر رُک جاتے ہین لیکن ان دونو فعلون کو اُسوقت کم ہرج پہنچتا ہی جب پھندا ٹھیک لے - رنگش پر لگایا جاتا ہے کیونکہ آس پاس ہی - اور ٹرسے مضبوط ہوتا ہی - رابط کریان چونکہ آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہین تو ہوا کی نالی اور خون کی رگین پھندے کے دباؤ سے کسیقدر نیچے ہٹتے ہین ✤

پس یاد رہے کہ نخاع کے صدمہ سے جب دم فوراً نہین نکلتا ہی بلکہ کچھ عرصہ بعد آدمی مرتا ہی تو باعث اُسکے دو ہوتے ہین - ایک تو پھندے کا گلو

[۱] یعنی نرخرا ۱۲

کے مختلف مقام پر لگنا - اور دوسرا تنفس اور دوران خون کے آلون پر اُسکے دباؤ کا کم و بیش پڑنا - جب ہوا کی نالیان اور خون کی رگین ایک ہی دفعہ دب جاتی ہین تب حکیم سے یہ پوچھا جاتا ہی کہ بتاؤ موت کا ظاہر سبب کیا تہا - ہوا کی نالیون کا دب جانا یا خون کی رگونکا - یعنی تبا و ادمی دم بند ہوکر مرا یا باعث اُسکی موت کا مرض اِ - پو - پلکسی تہا ؞

سابق مین ایسا قیاس کرتے تھے کہ اِن صورتون مین مریض بہ سبب اِ - پو - پلکسی کے مرتا ہو اور یہ بات قرین قیاس ہی ہے کیونکہ اگر دونو کے - را - ٹڈ ار - ٹری کو اُنگلی سے دبائے تو دماغ مین خون نہ پہنچنے کے سبب مریض کو نیند آجاتی ہے اور جنکی طبیعت اِ - پو - پلکسی مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہی اُنکو صرف گلوبند کے دباؤ کے سبب سے مرض اِ - پو - پلکسی ہو جاتا ہے - پس رگون کے دب جانے سے جو مرض مذکور پیدا ہو جاتا ہی اِسمین کچھ شک نہین پہر بہی یہ سوال قایم رہتا ہی کہ جب رگین اور ہوا کی نالیان دونو ایک ہی مرتبہ دب جاتی ہین تو اُسوقت دونومین سے کس سبب سے بیمار مرتا ہی اِسمین کچھ شک نہین کہ دونو باعث موت کے ہو سکتے ہین لیکن دم کا رُک جانا ہی اصل سبب موت کا ہے کیونکہ جاہے دم تہوڑا بہت یا بالکل رُک جائے بیمار ضرور فوراً دم بند ہوکر مرجائیگا - لیکن دوران خون کے تہوڑے بہت یا کامل طور پر بند ہو جانے سے اِ - پو - پلکسی کی بیماری فوراً نہین بہی پیدا ہو سکتی ہے - پس اب یہ بتلانا چاہئے کہ پہانسی سے آدمی کیونکر مرتا ہی ؞ بعض

دفعہ پھانسی پاتے ہی آدمی فوراً مرجاتا ہی سبب اسکا یا تو یہ ہوتا ہے
کہ مثل ڈوبتے وقت خوف کہا کر غشی آجاتی ہے یا ہڈیون کے ٹوٹ جانے
سے نخاع دب جاتا ہی + مثلاً جسم کے بوجھہ سے یا لٹکتے وقت جسم کے
گھوم جانے سے نخاع مروڑا جاتا ہی - پس پھانسی کے ملنے سے مختلف
طورپر اور مختلف وقت کے اندر آدمی مرتا ہی - نہایت جلد اُسوقت مرتا ہی
کہ جب نخاع کے دم لینے کے اعصاب کے اوپر کے حصّہ کو صدمہ پہنچتا ہے
بعض دفعہ خوف کہا کر آدمی مرجاتا ہی اور دم بند ہوکر بہی دم جلد نکل جاسکتا ہی
لیکن بسبب اے پو پلکسی کے دیر سے موت آتی ہے - پھانسی کے وقت
آدمی کو کیسا معلوم ہوتا ہی اس بات کا تجربہ حکیمون نے کیا ہی اس تجربہ سی
یہ دریافت ہوا ہی کہ ہر کسیکو ایک جیسا نہین معلوم ہوتا مثلاً بعض کو کچہہ
بہی نہین یاد رہتا کہ کیا ہوا - بعض کو جو پھانسی کے بعد بچ
رہے ہین ایسا معلوم ہوا کہ حس وحرکت دفعتاً مفقود ہوگئی - بعض کے
آنکہون کے سامنے روشنی کی چمک یا نیلا شعلہ یا شوخ رنگ کے دایرے
یا کسیکی صاف شکل دکہائی دیتی ہے اور کانون مین باجے بجتے سنائی
دیتے ہین اور تب گہری نیند آجاتی ہی اور بعض آدمی کو پھانسی کے وقت
خوش کرنیوالی صورتین نظر آتی ہین - لیکن یہ دلچسپ خیالات اُنہی کو معلوم
ہوتے ہین جو خودکش ہوتے ہین - قاتل جب بہت زور لگاتا ہے تو چہرہ
پر آثار تکلیف کے پیدا ہوجاتے ہین - آنکہین چمکیلی ورنکلی ہوئی ہوتی
ہین اور پپوٹے گیلے اور خون سے پُر ہوتے ہین - زبان پہولی ہوئی

اور نیلی ہوتی ہے اور یا تو دانتوں میں لگ جاتی ہے یا مُنہہ سے باہر نکل آتی ہے اور جبڑوں کے درمیان آکر یا تو دب جاتی ہے یا کٹ جاتی ہے لبیں سوج جاتی ہیں کف نکلتی ہے - اطراف اعلیٰ کہچ جاتے ہیں ہاتھ اودے ہو جاتے ہیں اور مٹھیاں اسقدر زور سے بند ہ جاتی ہیں کہ ہتھیلی کے گوشت کے اندر ناخن جبہہ جاتے ہیں اور تشنج اِسقدر زور سے ہوتا ہے کہ پاخانہ خطا ہو جاتا ہے اور قضیب کو خیزش ہو کر پیشاب یا منی نکل پڑتی ہے سینہ اور ہاتہہ پاؤن کا رنگ سرخ یا اودا ہو جاتا ہے - گلے میں رسّی کے پہندے کا داغ پڑ جاتا ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا - رسّی کے اِس نشان کو چیر کر دیکہنے سے گلو کے گوشت اور رباط یا تو کُچلے ہوئے یا صرف بہیچے ہوئے نظر آوینگے اور رگیں - راٹیڈ شریانوں کے اندر کے پردے بعض دفعہ کٹ جاتے ہیں - پہیپہڑے بعض دفعہ تو ہوا سے پُر اور بعض دفعہ سکڑے ہوئے ہوتے ہیں *

جب کوئی شخص پہانسی پاکر مرتا ہے تب عدالت حکیم سے دو باتیں دریافت کرتی ہے - ایک تو یہ کہ پہانسی بحالتِ زندگی ملی تہی یا بعد موت کے کسی نے لٹکا دیا تہا * دوم یہ کہ متوفی اپنے کو خود پہانسی دے کر مرا یا اتفاق سے یا کسی غیر نے بارادہ قتل اُسکو پہانسی دی *

پہلے سوال کے حل کرنے کے واسطے اِن باتوں کو دیکہنا چاہیے - رسّی کے نشان کو - چہرہ کے آثار کو - زبان کے موقع اور حالت کو - اعضائے تناسل کی حالت کو اور براز کے خطا ہو جانے کو *

رسّی کا نشان - یہ نشان ہر ایک لاش پر جسکو زندگی مین پہانسی ملی ہو یکسان نہین پایا جاتا کیونکہ جب کوئی شخص بہ ارادۂ قتل کسیکو پہانسی دیتا ہے تو بسبب شدت ہاتہا پائی کے گردن مین زیادہ جہٹکا لگتا ہی جلد وہان کی بہت کہل جاتی ہے - اور اُسکے گرد کی ساخت ٹوٹ جاتی ہی - لیکن جب کسی مجرم کو بہ حکم عدالت پہانسی دیجاتی ہے یا خودکش اپنے آپ کو پہانسی دیکر مرتا ہی تو گردن کی بیرونی اور اندرونی سطح پر بہت کم صدمہ پہنچتا ہے اور ان دونو صورتون مین جب رسّی کا پہندا صرف جسم کے بوجہہ سے پڑتا ہی تب جبڑے کے نیچے ہی کہب جاتا ہی اور ایک ترچہا دندانہ دار نشان گلو کے سامنے پڑجاتا ہی رنگ اُسکا ایسا ہوتا ہے جیسا حال مین کسی مقام کے چہل جانے سے ہوتا ہے مگر اُس نشان کا رنگ یا تو رسّی کے برابر چوڑا ہوتا ہی اور رسّی اگر خوب کہب جائے تو گہرا ہوگا اور کنارون پر اُسکے دو خط پائے جائینگے ٭ بموجب رسّی کے مقدار اور ساخت کے اُس نشان مین اختلاف پایا جاتا ہی مثلاً جب وہ ملایم ہوتی ہے جیسے رومال تب نشان کم نمایان ہوتا ہے اور جب سخت ہو تو وہ نشان بہی خوب گہرا اور صاف ہوتا ہی اور یہ کہ جب رسّی سخت چیز کی بنی ہوئی اور مضبوط ہوتی ہے تو اُسکے ہر ایک پیچ کا نشان بہی خوب صاف دکہلائی دیتا ہے لیکن مجرمانہ اور خودکشی کے پہانسی مین رسّی کا صرف ایک دبا ہوا نشان پیدا ہوتا ہے اُسکا رنگ نہین بدلتا اور بدن کے بوجہہ کے سبب ترچہا ہوتا ہی اور گلی کے

چارون طرف پہندا اگر کسکر لگایا جاوے تو اُفقی ہوتا ہے ٭ بعد چند گھنٹہ کے نشان مذکور کی رنگت ہلکی بہوری ہو جاتی ہے - اگر اُسکو چہری سے تراشا جاوے تو وہان کی جلد کے نیچے کی جہلی خوب سمٹی ہوئی اور سفید نظر آویگی - بعض دفعہ گلو کے دونو طرف برابر دباؤ نہین پہنچتا یا گردن کے پیچہے بالکل پڑتا ہی نہین اور بعض دفعہ ڈاڑہی کے پہنس جانے سے گلو پر بہت کم دباؤ پڑتا ہی - چہرہ جسکا ذکر آئندہ پہر کیا جائیگا پہلے تو پہیکا اور طبیعی سشکل کا ہوتا ہی لیکن بعد کئی گھنٹہ کے اودا اور بہورا اور دیر بعد متورم ہو جاتا ہی ٭ پس اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ جب کسیکو حالت زندگی مین پہانسی دیجاتی ہے تب گلو کے نشان مین ہمیشہ اختلاف پایا جاتا ہی مثلاً بعض دفعہ وہ مقام خوب کُچلا ہوا ہوتا ہی - بعض دفعہ وہ دندانہ دار اور بے رنگ اور اُسکے نیچے کی ساخت مثل پُرانے پارچہ مثنٹ کے سخت ہوتی ہے اور کبہی صرف ایک گہرا بہورے رنگ کا خط ہی ہوتا ہی - جلد کہین کہین سے چہل جاتی ہے ٭ بعض دفعہ حکیم سے یہ بہی دریافت کیا جاتا ہی کہ جیسا نشان رسی کا حالت زندگی مین پیدا ہوتا ہی ویسا مُردہ کو لٹکانے سے بہی پیدا ہو سکتا ہی یا نہین - اکثر تجربہ کار حکیم کہتے ہین کہ ہان ہو سکتا ہے - جب رسّی کا نشان اچھے طور پر پیدا نہین ہوتا ہی تب اُسکے نیچے کی جلد کے امتحان سے شک رفع ہو سکتا ہی چنانچہ جلد کے نیچے خون بہا ہوا ہوگا ٹری - کیا پہٹ جا سکتا ہے اُسکی کڑیان علحدہ ہو جا سکتی ہین - گردن کی ہڈی اکہڑ جا سکتی ہے - گلو کی رگون کے پردے

پھٹ جا سکتے ہین - غرض اِن علامتون سے زندگی مین پھانسی پانا ثابت ہوتا ہے *

چہرہ کی حالت - مجرمانہ یا خودکشی کی پھانسی مین چہرہ اکثر پھیکا اور طبیعی طور کا ہوتا ہی لیکن بعد چند گھنٹے کے لبین پپوٹے کان اور سارا چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے اور چہرہ کے طور اور رنگت سے یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ پھانسی زندگی مین ملی تھی یا بعد موت کے لیکن پھانسی سے اُتارتے ہی لاش کے سر اور چہرہ کی رگین خون سے اگر پُر ہون تو احتمال زندگی مین پھانسی ملنے کا ہوتا ہی کیونکہ مردہ کو پھانسی دینے سے اگرچہ گلے پر سیاہی یا نیل نشان پیدا ہوگا پھر بھی سر اور چہرہ کی رگون مین خون جمع نہین ہو سکتا

زبان کا موقع اور حالت - جیسے اَور ترکیبون سے دم بند ہوکر مرنے سے ویسے پھانسی سے بھی زبان کی جڑ سوجی ہوئی اور خون سے پُر ہوگی اور اُس سے زندگی کی حالت مین پھانسی پانے کا گمان ہوگا *

اعضاے تناسل کی حالت - پھانسی کے پانے سے زن و مرد دونو کے اعضاے تناسل کی حالت مین فرق پڑ جاتا ہی مثلاً عورت کے اندام نہانی کی لبین سُرخ ہونگی اور اُس سے گاہے گاہے خون جاری ہوگا اور مرد کا قضیب استادہ رہتا ہی اور اُس سے منی یا پیشاب یا کوئی اور رطوبت جاری ہو جاتی ہے - لیکن یہ یاد رہی کہ اعضاے تناسل کی یہ حالتین صرف پھانسی پر ہی منحصر نہین ہین بلکہ دیگر اقسام کی مرگ شدید اور مرگ مفاجات مین بھی یہی حالتین پیدا ہو سکتی ہین - جیسے دماغ یا بڑی رگون مین گولی

نکلنے سے اور پیرو۔ سک اسڈ کے زہر بہین ہین ۔ پس اگر اعضاے تناسل کی یہ حالت پائی جاوے تو اُس سے یہی ثابت ہوگا کہ صدمہ حالت زندگی مین پہنچا تہا اور یہ کہ وہ شخص بسبب صدمہ کے دفعتًا مرگیا ہے اور اعضاے تناسل کی اُس حالت کے ساتہہ پہانسی کی بیرونی اور اندرونی علامات بہی پائی جاوین تو اس سے یہی ثابت ہوگا کہ آدمی ضرور پہانسی ہی پاکر مرا ہے مگر اعضاے تناسل کیحالت مذکورہ بالا نہ پائی جاوے تو ایسا نہ سمجھین کہ وہ شخص پہانسی کے سبب سے نہین مرا ہر خطا ہو جانا ہے اوزکا۔ چونکہ اوز قسم کی موت مین بہی یہ علامت پائی جاتی ہے تو پہانسی کے ثابت کرنے کے لئے اسکی بیرونی اور اندرونی علامتون کو بہی ملاحظہ کرنا چاہیئے ۔

پہانسی اتفاقیہ تہی یا باعث اُسکا خودکشی یا کسی نے بارادۂ قتل پہانسی دی تہی۔ اتفاقیہ پہانسی بہت کم ہوتی ہے لیکن موت کے نقشون کے ملاحظہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل اپنے مقتول کو اس ترکیب سے اکثر کم مارتے ہین بلکہ خودکش اسکو کام مین لاتے ہین۔ اور یہ بات قرین قیاس بہی ہے کیونکہ جبتک قاتل اور مقتول دونو کی طاقت مین بڑا ہی فرق نہ ہوگا یا جبتک کئی آدمی شریک نہ ہون گے تبتک کوئی کیسکو پہانسی نہین دے سکتا ۔ بجز ہاتہہ پائی کے نشانات کے ان دونو قسم کی پہانسی کی علامتون مین فرق نہین کیا جا سکتا لیکن اگر کوئی شخص مین سے اسقدر بلندی پر لٹکا ہوا پایا جاوے جہان وہ چڑہ نہین سکتا تہا اور اُس کی

لاش کے قریب کوئی ایسی چیز بہی نہ ہو جسپر چڑہ کر اُس بلندی تک پہنچ سکتا تہا تب بہی گمان ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے نے اُسکو پہانسی دی ہے اِسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ بعض دفعہ قاتل ایسا کرتے ہین کہ مقتول کا گلا گہونٹ کر یا کوئی اَور ضرب شدید پہنچا کر یا زہر دے کر مار ڈالتے ہین اور تب اُسکی لاش کو لٹکا دیتے ہین ؞

گلا گھُٹکر مرنا - اِسمین اور پہانسی مین صرف اتنا ہی فرق ہی کہ اِسمین آدمی کو لٹکاتے نہین ہین بلکہ گلے مین رسّی ڈالکر صرف ہاتہون سے گلے کو دباکر مار ڈالتے ہین - پس پہانسی مین گلے پر جو داغ پڑتا ہے وہ اونچا اور ترچہا ہوتا ہے اور وہ مدور اور گلے کے نیچے ہوتا ہے مگر اِس قاعدہ کے خلاف بہی وقوع مین آجاتا ہی مثلاً جب گلے پر خوب کسکر رسّی باندہی جاتی ہے یا جب جسم مقتول کا زمین کو چہوتا ہی تب پہانسی کا نشان بہی گلے کے چارون طرف مدور ہوتا ہی مگر بعض دفعہ ترچہے طور پر بہی گلے کو گہونٹ دیتے ہین + دوسرا فرق اِن دونو مین یہ ہی کہ گلا گہونٹنے مین زیادہ زور لگایا جاتا ہے جس سے گلے کا نشان زیادہ تر نمایان ہوتا ہے اور اُس مقام کی ساخت پر زیادہ تر صدمہ پہنچتا ہے ؞

جیسے پہانسی مین ویسے گلا گہٹکر مرجانے مین بہی حکیم سے ایک ہی قسم کے سوالات کئے جاتے ہین چنانچہ اوّل بتلاؤ متوفی گلا گہٹکر مرگیا تہا - دوم اتفاق سے اُسکا گلا گہٹ گیا تہا یا اُس نے خود اپنا گلا گہونٹ لیا تہا یا کسی اَور نے بارادۂ قتل اُسکا گلا گہوٹتا تہا ؞

چند گھنٹہ بعد موت کے جب گلو مین رسی باندھی جاتی ہی تب اُس پر اِسقدر واقع نہین پڑتا کہ جسقدر حالت زندگی مین پڑتا ہی - علاوہ ازین اِسصورت مین نہ تو چہرہ پر اجتماع خونکا پایا جائیگا اور نہ وہ علامتین جو بعد وفات کے ایسی لاشون کے چہرے سے پائی جاتی ہین + خودکش اکثر اپنا گلا گھونٹ کے مرجایا کرتے ہین مگر چونکہ اپنے ہاتھہ سے اپنا گلا نہین گھونٹ سکتے اِسواسطے کسی اَور ترکیب سے گلا گھونٹ لیتے ہین جیسے گلوبند یا رومال سے + اور بعض دفعہ قاتل بھی اپنے مقتول کا ٹینٹوا دبا کر مار ڈالتے ہین +

دم بند ہوکر مرجانا - آدمی کا دم کئی طور سے بند ہوجا سکتا ہی چنانچہ

اول - ناک اور مُنہہ بعض دفعہ اتفاق سے اور بعض دفعہ جبراً بند کر دیتے ہین چنانچہ جب کسی سبب سے آدمی بے بس ہوجاتا ہی اور پانی یا ریتے مین مُنہہ کے بل گر پڑتا ہی تب اتفاق سے ناک اور مُنہہ اُسکا بند ہوجاتا ہی اور قاتل بھی بعض دفعہ اپنے مقتول کو اِسیطرح دم بند کر کے مار ڈالتے ہین +

دوم سینہ کو بزور دبانے سے بھی دم بند ہوجاتا ہے - یہ بات اتفاقاً یا بارادۂ قتل ہوسکتی ہے +

سوم حلق مین لقمہ کے پھنس جانے سے بھی دم بند ہوجا سکتا ہے - قاتل اِس ترکیب سے اکثر کم قتل کرتے ہین خاصکر جب مقتول جوان اور طاقتور ہوتا ہی لیکن حالت کمزوری یا بڑھاپے یا نشہ کی حالت مین قاتل اِس ترکیب سے مار ڈالتے ہین +

باب سیزدہم

دیوانگی

دیوانگی کی نسبت حکیم کی راے اکثر لیجاتی ہے مثلاً کسی نے وصیت کی - دوسرے نے اُس وصیت نامہ کی نسبت شک کیا طبیب سے پوچھا جاتا ہی کہ بتلاؤ وصیت کرنے کے وقت موصی کی عقل و حواس درست تھے یا نہین *: جب کوئی شخص فضول خرچ ہوتا ہی اور اپنی دولت کو ضایع کرتا ہے حکیم سے پوچھا جاتا ہی کہ آیا وہ شخص اپنے کاروبار کو سنبھال سکتا ہی یا نہین *:

اگر وایسی عورت سے نکاح کرے جو اُسکی عزت کے برابر نہو حکیم سے دریافت کیا جاتا ہی کہ اُسکے ہوش و حواس بیاہ کے وقت سالم تھے یا نہین * اگر کوئی مجرم اپنے جرم کا اقرار کرے حکیم سے دریافت کیا جاتا ہی کہ اقرار کے وقت یہ شخص اپنے ہوش و حواس مین تہا یا نہین * اگر کسی سے کوئی سخت جرم سرزد ہو تو حکیم سے پوچھا جاتا ہی کہ جب یہ شخص مرتکب جرم کا ہوا تہا اُسوقت اپنے ہوش و حواس مین تہا یا نہین *: جب کوئی مجرم سزا سے بچنے کے واسطے دیوانگی کا بہانہ کرتا ہی تب حکیم کی راے اِس بات پر لیجاتی ہے کہ آیا وہ شخص حقیقت مین دیوانہ ہی یا فریبی * اور علاوہ عدالت کے خاص اشخاص کی درخواست سے بہی حکیم کو دیوانگی کے نسبت سارٹیفکٹ دینی پڑتی ہی تا کہ مریض فی الحقیقت اگر دیوانہ ہے تو

اُسکی محافظت کیجاوے ٭ دیوانگی کی نسبت حکیم کو نہایت سوچ سمجھہ کر رائے دینی چاہیئے

چونکہ یہ باب بڑا وسیع ہے تو اِسکا بیان کسی ترتیب سے کرنا نہایت ضروری ہے پس

اول اُن شاذونادر حالتون کا بیان کیا جائیگا جن مین اگرچہ آدمی دیوانہ نہین کہلاتا پہر بہی اُسکے حواس مین فرق پڑجاتا ہے وہ حالات یہ ہین جیسے تخیلات محسوسات اور خواب کیحالت مین چلنا پہرنا ہے ٭

دوم بعض ایسے حالات جو قریب دیوانگی کے ہین مگر بسبب بیماری یا کسی زہر کے سبب سے پیدا ہوتے ہین جیسے ہذیان اور ڈی-لی-ری-ام ٹرسے-منس اور منیخواری ٭

سوم مختلف قسم کی خاص دیوانگی ٭

چہارم دیوانگی کی بیماری علامتین اور اُنکی تشخیص از روے حکمت اور قانون کے

پنجم-دیوانگی کا فریب ٭

ششم دیوانون کے امتحان کے قاعدے اور اُنکی نسبت طبیب کو ہدایتین ٭

اول تخیلات خواب اور نیند مین چلنا پہرنا

اکثر دیوانون کی آنکھون کے سامنے شکلین پہرتی ہوئی نظر آتی ہین اور خوابات کا نظر آنا بہی دیوانگی کی ایک حالت کہلاتی ہے اور خواب مین چلنے پہرنے کی نسبت عدالت کو شک دیوانگی کا پڑسکتا ہے ٭

دوم ہذیان ڈی-لی-ری-ام ٹرہی منس اور منیخواری

اکثر بیماریون مین مریض کو ہذیان ہو جاتا ہی جیسے بخار اور دماغی امراض وغیرہ مین ٭

ڈی-لی-ری-ام ٹری-منس یعنی شرابیون کا ہذیان اِس حالت مین جب کوئی جرم سرزد ہوتا ہی تو عدالت کے روبرو وہ شخص مجرم نہین قرار دیا جاتا لیکن مینخواری کی نسبت یہ عذر نہین چل سکتا ہے کیونکہ شرابی اگر یہ کہے کہ حالت نشہ مین میرے سے فلانا جرم سرزد ہوا تھا تو وہ سزا سے بچ نہین سکتا بلکہ دوگنی سزا پاتا ہے ٭

سوم مختلف قسم کی دیوانگی

دیوانگی خاص تین قسم کی ہوتی ہے اِ-من-شیا ٭ ڈی-من-شیا ٭ مے-نیا ٭

اِ-من-شیا

یعنی سادہ لوح تولیدی

اِسمین پیدایش ہی سے دماغ چھوٹا پیدا ہوتا ہے اور ہوش وحواس مین فرق پڑجاتا ہی-لہذا ایسے لوگون کا بدڈول اور پست ہوتا ہی-سادہ لوح جرائم فوجداری اور دیوانی کے جرم کے ذمہ دار نہین ہوتے ہین ٭

ڈی-من-شیا

یہ مرض یا تو رفتہ رفتہ یا دفعتاً پیدا ہو جاتا ہی مثلاً کسی شخص کے ہوش وحواس صحیح وسالم ہون اور رفتہ رفتہ یا دفعتاً جاتے رہین تب اُسکو ڈی-من-شیا کہتے ہین ٭ اِسمین اور مے-نیا مین یہ فرق ہی کہ اِسمین حواس پست ہو جاتے

ہین مگر مے - نیا مین آدمی کی طبیعت نہایت جوش مین آجاتی ہی - یہ مرض یا کسی اندیشہ ناک خبر کے سُننے سے یا تو دفعتاً پیدا ہو جاتا ہی یا عرصہ کے رنج و فکر کے باعث رفتہ رفتہ شروع ہو جاتا ہے - تیسری قسم اس بیماری کی وہ ہی جو بڈھون کو ہوا کرتی ہی - پہلی علامت یہ ہی کہ حافظہ مین فرق پڑجاتا ہی - کسی چیز پر توجہ جمتی نہین جس بات کو سُنتے ہوئے ۵ منٹ گزرے ہون مریض اُسکو بھول جاتا ہی اور بار بار پوچھتا ہے - رفتہ رفتہ حافظہ بالکل جاتا رہتا ہی آدمی بالکل بے عقل ہو جاتا ہی لیکن جسمانی طاقت بدستور قائم رہتی ہی مثلاً کودنا پھاندنا چلنا پھرنا گفتگو وغیرہ بدستور کرسکتا ہی لیکن اکثر بیمار ایسے ہی ہوتے ہین کہ ہفتون مہینون بلکہ برسون چپ چاپ بیٹھے رہتے ہین - بڑھاپے کی ڈمی - منشیا کیحالت مین جب کوئی شخص وصیت کرتا ہی تو عدالت دریافت کرتی ہے کہ آیا وہ شخص وصیت کے وقت اپنے ہوش مین تھا یا نہین - یہ سوال بہت مشکل ہے جواب وہی بخوبی دے سکتے ہین جو مریض کو شب و روز عرصہ سے دیکھتے ہین کیونکہ ایسے مریض روز بروز بد سے بد تر ہوتے جاتے ہین ؛

مے - نیا

یہ دیوانگی کامل ہے اِس مین جوش و جذبہ کی علامتین پائی جاتی ہین - مے - نیا کئی قسم کا ہوتا ہی چنانچہ عام دیوانگی متعلقہ عقل و ہوش ؛ دیوانگی متعلقہ عادات وغیرہ ؛ جب دیوانگی عام ہوتی ہی تب عقل ہوش و حواس اور کُل خواہشون مین فرق پڑجاتا ہے اور طبیعت مین نہایت جوش و جذبہ

کا غلبہ ہوتا ہے ٭
دیوانگی چاہے کسی قسم کی ہو جب ضرب و زخم مینخواری زہر یا کسی شدید مرض کے باعث نہین ہوتی ہی تو ظاہر ہونے سے پہلے چند علامات مندرہ ہمیشہ پیدا ہوا کرتی ہین اور تب یہ مرض چند روز سے پندرہ یا بیس سال کے بعد نمودار ہوتا ہی - جب عرصہ علامات مندرہ کا قلیل ہوتا ہی تو چند گھنٹہ یا چند روز تک طبیعت بے چین فکرمند اور پست رہتی ہے درد سر رہتا ہی - نیند اُڑ جاتی ہے اور طبیعت مین جوش ہوتا ہی اور تب یہ مرض اِسطور پر شروع ہوتا ہی کہ مریض بکنے لگتا ہے روتا ہی یا گاتا ہی اور بے قابو ہوکر ایسا ہو جاتا ہی کہ جیسا کوئی نشہ مین ہوتا ہی ٭ لیکن جب علامات مندرہ عرصہ تک رہتی ہین تب یہ بیماری اِسطور پر شروع ہوتی ہی کہ مریض کے عقل و ہوش مین قدرے فرق معلوم ہوتا ہی خیالات خام اُسکی دل مین پیدا ہوتے ہین اور طور اُسکا بدل جاتا ہی ان تغیرات سی طبیعت اُسکی بدل جاتی ہے مگر بیمار اِنکو چھپانا چاہتا ہے - اپنے کاروبار مین مصروف رہتا ہی اور جیسے نشئی ہوا کرتے ہین اپنے کو ہر بات مین سنبھالتا ہی اور عقلمند جتلانا چاہتا ہی - اِس اثنا مین صحت مین اُسکے فرق پڑنے لگتا ہی نیند اچھے طور پر آتی نہین - لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہی - بھوک جاتی رہتی ہی ہاضمہ بگڑ جاتا اور قبض رہتا ہی اور ساتھ ہی اِن باتون کے اُسکے عادات و اطوار اور خواہشون مین فرق پڑجاتا ہی اور کاروبار کیطرف سے طبیعت نفرت کرنے لگتی ہے مثلاً اگر خوش مزاج اور ظریف ہی تو مغموم اور ترش رو ہو جاتا ہی اور

لوگون کی صحبت سے نفرت کرتا ہے - بلا کسی سبب کے کبھی روتا اور کبھی ہنستا ہے +
اگر صاف باطن ہے تو وسواسی اور بد باطن ہو جاتا ہے + اگر ملکی یا دینی معاملات
مین متوسط رای رکھتا ہے تو اب اُنمین بہت ہی تجاوز کر جاتا ہے اگر بال بچون
کی صحبت زیادہ رکھتا ہو تو اب اُنسے نفرت کرتا ہے - اگر شایستہ اور کفایت
شعار ہے تو درہم برہم اور فضول خرچ ہو جاتا ہے - اگر خوش کلام ہے تو اب باتین
گستاخانہ اور بے حجابانہ اُسکے مُنہہ سے نکلتی ہین - اگر پارسا اور خواہش مباشرت
مین معتدل ہے تو اب کثرت مجامعت کا نہایت مشتاق ہوتا ہے نہین تو جلق کی
عادت اختیار کرتا ہے + جب یہ بیماری پہلی ہی دفعہ شروع ہوتی ہے تو لوگون
کی سمجھہ مین نہین آتی اِس سے ایسے سوالات کرتے ہین جس سے بیزار
ہو جاتا ہے - جب یہ علامات مندرہ گزر جاتی ہین اور بیماری بخوبی پیدا ہو جاتی
ہے تب روح اور جسم مین فرق پڑنے لگتا ہے - اب بیمار کو اپنے توہمات
پر یقین آتا جاتا ہے اور بعوض چھپانے کے اپنے خیالات کو زور شور سے
چلانے لگتا ہے - اگر کسی بات سے اُسکو روکئے تو نہایت فحش گالیان
سُناتا ہے اور صرف گالیون ہی کی بوچھاڑ نہین برساتا بلکہ کپڑے پھاڑتا ہے
اور اپنے بیگانون کو صدمہ پہنچاتا ہے جسم مین اُسکے یہ تغیرات پیدا ہوتے
ہین کہ چہرہ سُرخ آنکھین نکل پڑتی ہین - سر گھومنے لگتا ہے اور اُس مین
بوجھہ اور درد معلوم ہونے لگتا ہے - کانون مین باجے بجتے سنے سُنائی
دیتے ہین - نہایت بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے - اب اُسپر سردی اور
گرمی کا اثر نہین ہوتا اور کھانا پینا یا تو عرصہ تک چھوڑ دیتا ہے یا اُس کو

کہانے کا ہوکا ہوجاتا ہے - طاقت اُسکے بدن مین اِسقدر آجاتی ہے
کہ عرصہ تک بلاخواب کے کشتم کشتا کرتا رہتا ہے - عادات اُسکے ایسے
بدہوجاتے ہین کہ لوگون کو دیکھکر نفرت ہوتی ہی*

جب دیوانگی صرف عقل مین فتور ڈالتی ہے تب بیمار کو صرف ایک بات کا
ایسا خیال ہوجاتا ہی کہ کُل حواس اُسکے پریشان ہوجاتے ہین - دیوانگی کے
اس قسم کو مو-نو-مے-نیا بھی کہتے ہین *

جب دیوانگی عادات مین فرق ڈالتی ہے تب بیمار کے عادات و اطوار اور
خصلتین بالکل نرالے ہوجاتے ہین مگر ہوش وحواس قائم رہتے ہین اسکے
کئی اقسام ہوتے ہین چنانچہ بعض کو چوری کی عادت پڑجاتی ہی - بعض کو
کثرت مجامعت کی بعض کو میخواری کی بعض کو خودکشی کی - کسیکو آگ لگادینے
کی - کسیکو قتل کی *

چہارم دیوانگی کی خاص علامتین در تشخیص از روے حکمت در قانون کے

وکیل اور حکیم دونو کو دیوانگی کی علامات تشخیصی سے کماحقہ واقفیت ضرور پیدا
کرنی چاہیے - پس

پہچان اُس دیوانگی کی جو نقص تولیدی
اور سُست طبیعت کے سبب پیدا ہو

سادہ لوح کی صورت دیکھکر اُسکے دل کا حال معلوم ہوسکتا ہی چنانچہ یہ لوگ
ہمیشہ سُست رہتے ہین اور اپنی توجہ کسی چیز پر جما نہین سکتے - کم فہم اور حافظہ
اُنکا درست نہین ہوتا - خویش اقارب کو اچھی طرح پہچان نہین سکتے روزمرہ

کی باتو نکا اُنکو علم نہین ہوتا اُنسے اپنے کاروبار کا بندوبست نہین ہو سکتا

پہچان اس قسم کی دیوانگی کی جو سبب جودت طبع پیدا ہوتی ہے

اول - کامل دیوانگی مین ایسا ہو سکتا ہے کہ مرض کے شدید حملہ کے درمیان بہی بیمار کے ہوش وحواس سالم رہ سکتے ہین *

دوم - دیوانہ اپنے حواس کو مغالطہ دیکر درہم برہم کر دیتے ہین مثلاً ایک دیوانہ کا قول ہے کہ جب مین پڑھتا ہون تو الفاظ کو کاغذ پر دیکھتا ہون لیکن جب دوبارہ اُنپر نگاہ ڈالتا ہون تو وہ غائب ہو جاتے ہین * اُنکی شکلین جو میرے اردگرد ہوتی ہین دیکھتے دیکھتے بدل جاتی ہین *

سوم - بعض دیوانے گرد کے لوگون کو عقل کے مغالطہ کے سبب کبہی تو فرشتہ اور کبہی جنات مین سے تصور کرتے ہین *

چہارم - دیوانہ کی حرکات عجیب وغریب اسکے باطل خیالات کے سبب پیدا ہوتی ہین - چنانچہ ایک شخص جو پہلے دیوانہ تہا شفا کے بعد اپنے خیال باطل کا یون بیان کرتا تہا کہ جب مین دیوانہ تہا تو میرے دل مین یہ خیال آیا کہ خدا کی بندگی کے وقت اپنے دل اور سر کو یکجا رکہنا چاہئے اور ترکیب اسکی مینے یہ سوچی تہی کہ ہر قدم پر اپنے سر کو اپنے پاؤن کی ایڑہی کے ساتہہ لگا دینا چاہئے - دوسرا بیان اُسکا یہ تہا کہ مین جب پاگلخانہ مین تہا ایک روز کسی دیوانہ نے وہان کے ایک خدمتگار کو زمین پر گرا کر ایسا

دبا کہا کہ قریب مرنے کے ہو گیا مین نے دیکہا تو مجہے ترس آیا اُس کے بچانے کی تدبیر سوچی اُسوقت یہ خیال آیا کہ اُس دیوانے اور خدمتگار کے گرد پہرئیے تاکہ اُسکی جان بچ جائے - غرض مین اُنکے گرد پہرنے لگا یہانتک کہ سر گہوم کر مین خود گر پڑا ٭

پنجم - دیوانے کا جوش وخروش اکثر نتیجہ صرف غصّہ اور غضب ہی کا نہین ہوتا بلکہ خیالات باطل کا بہی ہوتا ہے ٭ چنانچہ اُسی دیوانے کا یہ بہی ذکر تہا کہ ایام دیوانگی مین پاگلخانہ کے خدمتگارون کو مین ہمیشہ خیال کرتا تہا کہ وہ میری بہلائی مین ہین - تسپر بہی مین اُنسے لڑ پڑتا تہا اور اُنکو مارتا پیٹتا تہا کیونکہ میرے دل مین یہ سما گیا تہا کہ وہی خدمتگار میری ہمت اور عقیدت کی تصدیق کے واسطے مجہے فرماتے تہے کہ تو ہمین مارا کر ٭

ششم - بعض دیوانے خاصکر جنکو خاموش رہنے کی عادت ہوتی ہے اشد ضرورت کے وقت اپنے خاص خیال خام کو چہپا لے سکتے ہین چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ چند حکیم ایک روز پاگلخانے مین آئے اور اُس سے سوال وجواب کرنے لگے - جو جو کچہہ اُنہون نے دریافت کیا دیوانے نے باصواب اُنکا جواب دیا - یہانتک کہ حکما کو یقین ہو گیا کہ اب یہ شخص تندرست ہے اور اُسکی رہائی کی تجویز کر کے ایک سارٹیفکٹ لکہکر اُسکی روبرو دستخط کے واسطے رکہدیا - دیوانے نے بعوض اپنے نام کے یہ لکہدیا کہ مین خدا ہون جس سے وہ گرفت مین آگیا ٭

ہفتم - بعض دیوانون کے فعل مثل تن بیت آدمیون کے ایسے ہوتے

ہین جنسے پیش بینی اور آمادگی پائی جاتی ہو۔ مثلاً ایک دیوانہ کا ذکر ہو کہ پاگلخانے کے کسی نوکر نے ایک روز مجھے بہت مارا اُسوقت تو مین چپ رہا مگر جب داروغہ آیا اُس سے فریاد کی تپسر خدمتگار مذکور نے زیادہ تر ناراز ہوکر مجھے اَور بہی تنگ کیا مین پھر بہی خاموش رہا مگر خدمتگار کی بیوی سے فریاد کی اور یہ کہا کہ اگر تیرا خاوند مجھے ایذا دینے سے باز نہین آئیگا تو مین اُسے مارڈالونگا۔ بیوی نے اِس بات کو اپنے خاوند کے گوش گزار کیا وہ اَور بہی آگ بھبوکا ہوا اور مجھپر زیادہ تر سختی کرنے لگا چنانچہ تنہا کوٹہری مین مجھے نہایت سختی سے بند کردیا۔ ہفتہ روز تک مین سخت عذاب مین رہا۔ جب رہ نہ سکا تب اُس خدمتگار سے بہ منت وسماجت عرض کی کہ مجھے اب معاف کر ہرگز تیرے سے گستاخی نہ کرونگا وہ مان گیا اور مجھکو رہا کردیا۔ ایک روز پاگلخانے مین پہرتے پہرتے اُس باورچی خانہ مین گیا جہان خدمتگار کی بیوی کہانا پکا رہی تہی وہان ایک چُہری پڑی تہی اُسے چُپکے سے چھپا کر اپنی کوٹہری مین جا بیٹہا اور اُس خدمتگار کے مارنے کا موقع تلاش کرنے لگا۔ ایک روز وہ خدمتگار کسی کوٹہری کا قفل کہول رہا تہا مجھے موقع ملا۔ اُچہلکر اُسکی پشت پر چُہری بہونک دی اور اُسکا دم فوراً نکل گیا ؎

ہشتم۔ دیوانے مشہور سیانے ہوتے ہین مگر آسانی سے بہکائے مین آجاتے ہین۔ چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ اُس نے اپنے کسی رشتہ دار کو مارنے کا قصد کیا اور ایک روز پستول بہر کر تان کہڑا ہوا۔

اُس بیچارہ نے دیکہا کہ اب جان بچتی نہین - دیوانے سے کہا بہئی ایک کام کرو دسترخوان لگا ہی چلو کہانا کہالین بعد اُسکے ہمین مارڈالنا مگر اِسطور پر مارنا کہ میرے بال بچون کو خبر نہ ہو - دیوانہ بہکائے مین آگیا - پستول رکہکر منہہ ہاتہہ دہو کر کہانے کو بیٹھ گیا - اگلے نے چپکے سے اٹہا کر پستول سنبہالی اور پولیس مین خبر کر کے دیوانے کو گرفتار کروادیا ٭

نہم - دیوانے بحالت قید اپنے دیوانہ پن سے واقف ہوتے ہین اور اُس قانون سے بہی واقف ہوتے ہین جس سے قید ہوئے تھے - چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ ایک ٹکڑے فولاد کو کسی ترکیب سے اُس نے چہری بنایا اور اُسمین دستہ بہی لگایا - چوکیدار نے دیکہا فوراً چہری چہین لی - تب نہایت جوش مین آکر دیوانے نے للکار کہا بہلا بچا گیا ہوا پہر بہی مین تجھے مار ہی ڈالونگا مین تو دیوانہ ہون قانوناً میرا خون معاف ہی ٭

پس اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے کہ دیوانون کے خیالات عجیب و غریب ہوتے ہین جب جی چاہتا ہی آدمی کو دیو بنا سکتے ہین اپنے کو خدا قیاس کر سکتے ہین - اور دنکو مارڈالنا اُنکے نزدیک ایک کار نیک ہی وغیرہ غرض دیوانون کو جب امتحان کرین تب اِن باتونکا لحاظ رکہین ٭

قانونی تعلق دیوانگی کا - یہ بات قابل یاد رکہنے کے ہی کہ پاگلون کا تعلق دیوانی اور فوجداری مقدمات مین یکسان نہین ہے کیونکہ دیوانی مقدمات مین جہان پاگل پن ثابت ہوا عدالت اُسکے فعل کو اُسیوقت ناجائز قرار دے دیتی ہے چاہے وہ فعل اُسکی دیوانگی سے

تعلق رکھتا ہو یا نہو لیکن فوجداری کے مقدمات مین صرف پاگل پن ہی کا ثابت کرنا کافی نہین ہے بلکہ یہ بہی ثابت کرنا چاہئے کہ جو فعل متعلق فوجداری اُس پاگل نے کیا ہے وہ ایسی حالت مین اُس سے سرزد ہوا تہا کہ جب اُسکو بہلے بُرے کی تمیز نہ تہی ✣

عذر دیوانگی کا فوجداری کے مقدمات مین - چوری یا ڈکیتی یا قتل کے مقدمات مین عذر دیوانگی کا کیا جاتا ہے مگر خاصکر قتل ہی کے مقدمات مین یہ عذر پیش ہوتا ہے ✣

فریب کرنا دیوانگی کا - جن مطالب کے واسطے اور بیماریون کا فریب کرتے ہین اُنہین کے لیئے دیوانگی کا بہی فریب کیا جاتا ہے ✣ دیکہو باب فریبی بیماریونکا ✣

سادہ لوح تولیسک کا فریب کرتے ہین کیونکہ یہ آسانی سے گرفت مین آجاتا ہے - سر چہرہ اور جسم اِسمین خدادا و ایسا ہوتا ہی کہ جسکی نقل کی ہی نہین جا سکتی علاوہ ازین اِسکے پچہلے حالات کے دریافت کرنے سے بہی فریب ثابت ہو سکتا ہے ✣

ڈمی منشیا - اِس قسم کی دیوانگی کی نقل بہی بہت کرتے ہین کیونکہ اصل مرض مین جو کُل حواس پست ہو جاتے ہین اُنکی نقل جب مشکل سے کیجاتی ہے ✣

مے نیا - یہ دیوانگی کامل ہے اِسکی نقل اکثر کرتے ہین لیکن پہر بہی خاص صورت شکل اِس مرض کے خوفناک آنکہون کی نقل کرنی بہت

مشکل ہے - علاوہ ازین شدت کا جوش وجذبہ - شدت کی چیخین اور نوبت کے وقت ۴ تہاپائی کی نقل اگر کی بہی جائے تاہم فریبی اِس حالت کو عرصہ تک قایم نہین رکہہ سکتا - خاص دیوانہ دنون بلکہ ہفتون تک نہین سوتا اور سو بہی جائے تاہم نیند اُسکی ٹوٹ جاتی ہے اور گہبرا کر جوش مین آجاتا ہے مگر فریبی ایک یا دو روز سے زیادہ جاگ نہین سکتا اور اگر تہوڑی سی افیون کہلا دیجئے تو فوراً سو جاتا ہے مگر اصلی مریض پر اِس دوا کا اثر بالکل نہین ہوتا * خاص دیوانہ دِنون تک بلا مضرت فاقہ رہ سکتا ہے اور کمزور نہین ہو جاتا اور خارجی اسباب کا اثر اُس پر اِسقدر کم ہوتا ہی کہ نتو اُسکو سردی یا گرمی اور نہ روشنی کی تیزی سے تکلیف ہوتی ہے - فریبی اِس مرض کی نقل حد سے زیادہ اور اُسوقت کرتا ہی کہ جب لوگ اُسکے آس پاس ہوتے ہین تا کہ دیکہین * حکیم کے روبرو خاموش ہونے کے عوض زیادہ تر جوش مین آجاتا ہی - بعوض چہپانے کے اپنے خیالات کو زیادہ تر ظاہر کرنا چاہتا ہے جو کچہہ اُس سے پوچہا جاتا ہے اُسکا جواب اُلٹا دیتا ہے - جنکو پہلے پہچانتا تہا اب اُنکو بہول جاتا ہے *

دیوانون کے امتحان کے قاعدے

اول - سر کی ڈول اور شکل کو اور چہرہ کی ڈول اور سارے جسم کی شکل اور پہرنا چلنا اور طرزِ گفتگو کو بغور ملاحظہ کرین *

دوم - بیمار کی صحت - اشتہا - ہاضمہ - زبان جسم اور نبض کو ملاحظہ
کرین اور قبض ہے یا نہین اِسکو بہی دیکہین * اور اسباب کو ضرور
ہی دیکہین کہ بخار ہے یا نہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہذیان دیوانگی
یا بیماری کے سبب پیدا ہوا ہے * اسباب کا بہی ملاحظہ کرین کہ بیمار
مغموم ہے یا جوش مین - بے چین ہے یا چین سے - نیند گہری ہے
یا ٹوٹ جاتی ہے - اگر عورت ہو تو اُسکے حیض کی بابت دریافت کرین *

سوم - بیمار کے خاندانی حالات کو دریافت کرین کہ مبادا یہ مرض اُس کو
موروثی نہ ہو *

چہارم - بیمار کے عادات اور اطوار کو معلوم کرین - دیوانگی ثابت ہو تو
دریافت کرین کہ پیدائش سے ہی یا کس وقت سے یہ مرض شروع ہے یا کسی
خاص عمر مین یہ مرض ہو گیا ہو تو اُسکے سبب کو دریافت کرین کہ مریض کسی
مرض شدید مین مبتلا ہوا تہا یا نہین اُسکو کبہی چوٹ لگی تہی - اِسکے دل کو
کوئی صدمہ پہنچا تہا - کسی قسم کا اُسکو رنج یا فکر تہا - مصروع ہی یا شراب خوار تہا

پنجم - دریافت کرین کہ بیمار کی حالتِ موجودہ درحقیقت اُس حالت کے
خلاف ہے کہ جب وہ پاگل نہ تہا اور یہ بہی کہ اُسکے عادات و اطوار مین
دراصل فرق پڑ گیا ہے یا نہین *

ششم - اسباب کو دریافت کرین کہ یہ پہلا ہی حملہ پاگل پن کا ہی
یا نہین اور جو ہے تو حالت غم یا جوش کے وقت شروع ہوا تہا اور جو
پہلے بہی کوئی نوبت دیوانگی کی ہوئی تہی تو اُس نوبت کی کیا کیا علامتین

نہین - بیمار کو کبہی مرگی کی نوبت ہوئی تہی یا نہین +

ہفتم - بیمار کے فہم اور ادراک کی بابت دریافت کرنا ہو تو اُس سے ایسی باتون کی نسبت گفتگو کرین جیسے عمر وطن پیشہ اپنا اور ماباپ - بہائی - بہن اور دیگر اقربا کی نسبت پوچہین + سال اور مہینہ اور دن کا نام - معروف و مشہور لوگون کی نسبت دریافت کرین + تہوڑا بہت حساب پوچہین اُس سے کوئی کلمہ یا درود پڑہا دین + اثنا سے گفتگو مین تاڑتے رہین کہ بیمار کو کسی خاص قسم کا وہم یا خیال ہے یا نہین +

ہشتم - طبیب کو اسبات کا اصرار کرنا چاہئے کہ امتحان کے واسطے مہلت زیادہ ملے کیونکہ صرف ایک دفعہ کا امتحان رائے دینے کے لئے کافی نہین ہو سکتا بلکہ عرصہ دراز تک بیمار کو وقتاً فوقتاً دیکہنا چاہئے +

نہم - جب دیوانگی کی نسبت سارٹیفیکٹ دین تو یہ بات یاد رکہین کہ بیمار کو بچشم خود دیکہنا چاہئے اور جسوقت بیمار کو دیکہین اُسوقت سرٹیفکیٹ پر اپنا دستخط کرین اور اُس سارٹیفکٹ کے دینے کی وجوہات کو بہی بیان کرین +

حراست - اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ طبیب جب کیسکو بے حواس اور حالت ہذیان مین دیکہتا ہی تب اُسکی قید کا حکم دیتا ہے تاکہ مریض کسی پر حملہ نہ کرنے پاوے اور جو ایسا نہ کرے اور مریض کیسکو نقصان

پہنچاوے تو لوگ اُسکو ملعون کرتے ہین - برعکس اِسکے بعد شفا پانے کے بیمار اگر چاہے تو طبیب پر حبس بیجا کی نالش دائر کر سکتا ہے - اِس صورت مین ایسا کرنا چاہیے کہ جب بیمار کی قید کا حکم دین تو ایک تحریری اجازت اُس کے نہایت قریب کے رشتہ دار کی لے لین ؛

سارٹیفکٹ - محتاجون کے لئے صرف ایک ہی سارٹیفکٹ کافی ہے اور ایک حکم مجسٹریٹ کا بہی ہونا چاہیے ؛ اَور صورتون مین دو حکیم کے سارٹیفکٹ اور ایک تحریری درخواست کسی قریب کے رشتہ دار کی چاہیے مگر یہ سارٹیفکٹ تب ہی جائز ہوگی کہ جب اُسپر ایسے دو سند یافتہ طبیب کے دستخط ہونگے جنکا کچھ بہی تعلق نہ تو بیمار سے اور نہ اُس پاگلخانہ سے ہو جہان مریضکو بہیجا ہے - اُس سارٹیفکٹ مین بیمار کا پتہ نشان تاریخ امتحان کی اور طبیبون کے دستخط ہونے چاہیین ؛ دونو حکیمون کو مختلف وقت مین بیمار کو علیحدہ علیحدہ دیکہنا چاہیے اور اُنکی راے بہی الگ الگ ہونی چاہیے صرف سات روز تک وہ سارٹیفکٹ کام کا رہتا ہے - اگر اُسمین کچھ نقص ہو تو اُسکو درست کر سکتے ہین ؛

باب چہاردہم

امتحان لاش کا

اگر ایسے شخص کے دیکھنے کا اتفاق ہو جو حالت نزع مین ہو یا مر گیا ہو

تو اُس لاش کی نسبت حکیم کو کئی باتین دریافت کرنی چاہئین مثلاً لاش کس وضع پر دہری ہے اور اُسکے اردگرد کس قسم کے اسباب دہرے ہوئے ہین ۔ ضرورت ہو تو لاش کو چیر کر بہی امتحان کرنا چاہئے ۔

پس لاش کے امتحان مین حکیم کو دو باتین ضرور دریافت کرنی چاہئین ایک تو اُن اشیار کا ملاحظہ کرنا جو لاش کے اردگرد ہون ۔ دوسرے لاش کو چیر کر اعضا سے اندرونی کا امتحان کرنا تا کہ عدالت کو مدد دیجاوے

اوّل ۔ اُن اشیار کا ملاحظہ کرنا جو لاش کے اردگرد ہون

اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص حالت نزع مین ہوتا ہے یا مرجاتا ہے اور اُسکی موت کی نسبت کسی قسم کا اشتباہ ہوتا ہے تو حکیم بلائے جاتے ہین ۔ پس اُنکو چاہئے کہ بیمار یا لاش کے اردگرد جو جو اشیار ہون اُنکو اور اُن ساری باتون کو خوب طرح ملاحظہ کرین جن سے موت کا سبب دریافت ہو سکے ۔ چنانچہ یہ چند باتین حکیم کی توجہ کے قابل ہین ۔

وہ جگہہ جہان پر لاش ہو ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ موت کی جگہہ پر لاش نہین ہوتی کیونکہ جب کوئی شخص خودکشی کرتا ہے یا جب کوئی کسی دوسرے کے ہاتہہ سے مجروح ہوتا ہے تب مجروح ہونے کی جگہہ سے دور جا کر مرتا ہے اور قاتل اپنے جرم کو چھپانے کے لئے بہی لاش کو کسی اَور جگہہ پہنیک دیتے ہین ۔

لاش کی وضع نہاد ۔ موت کے سبب اور لاش کی وضع نہاد مین

اکثر فرق ہوتا ہی کیونکہ قاتل مقتول کی لاش کو اکثر اِس ڈہپ سے رکہہ دیتے ہین کہ جس سے خودکشی ثابت ہو مثلاً بارادۂ قتل لوگون نے زہر کہلایا ہے اور بعد موت کے لاش کو پہانسی دے کر لٹکا دیا ہے یا پانی مین پہینک دیا ہے +

لڑائی کے میدانون مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ جو سپاہی دشمن سے دو بدو لڑکر مرجاتے ہین اُن کی لاش کے چہرہ پر آثار غصّہ کے پائے جاتے ہین اور جنکو گولی لگتی ہی اُنکے چہرہ پر کسی طرحکا تغیر نہین پایا جاتا - اکثر مقتول چونکہ مرتے وقت دو بدو ہاتہا پائی کرتے ہین تو اُن کے چہرہ پر آثار غصّہ کے پائے جاسکتے ہین +

وہ خاص جگہہ جہان لاش پڑی ہو - لاش جس جگہہ پر ہو اُس کو باحتیاط تمام ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ جب سر کی چوٹ سے آدمی مرجاتا ہی تو مجرم اکثر یہ کہتا ہی کہ کسی سخت چیز پر گرکر متوفی مرگیا ہی پس جبتک لاش کی جگہہ کو ملاحظہ نہ کیا جاوے تبتک مجرم کو قائل نہین کیا جاسکتا ہی +

سطح زمین یا کسی اور چیز کی سطح جسپر لاش ہو - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جس زمین پر قاتل اور مقتول کی ہاتہا پائی ہوتی ہے اُسپر کپڑون یا پاؤن کے نقش پائے جاتے ہین جس سے مقدمہ کی تحقیقات کو بڑی مدد ملتی ہی +

لاش کے ارد گرد کی چیزون کو ملاحظہ کرنا چاہئے - خودکش کی لاش کے قریب آلۂ موت کا ہوتا ہے مگر قاتل موت کے آلہ کو چہپا لیتے ہین +

جب کوئی شخص سریع الاثر زہر کہا کر اپنے کو ہلاک کرتا ہے تو زہر کا پیالہ یا تو لاش پر یا اُسکے قریب ہوتا ہی + اِسباب کو دیکھنا چاہئے کہ جو زخم لاش پر ہین وہ اِنہین سے کسی چیز سے پیدا ہو سکتے ہین یا نہین جو اُس لاش کے قریب ہون اُنسے تحقیقات کو بہت مدد ملتی ہے +

کپڑونکا امتحان - لاش کی جگہہ اور وضع نہاد اور اُن چیزون کے ملاحظہ کے بعد جو اُسکے ارد گرد ہون خود لاش کو اچھے طور پر دیکھنا چاہئی شاید اُسکے کپڑے کیچڑ سے میلے ہو گئے ہون یا کسی تیزاب سے جل گئے ہون یا اُنپر خون یا کسی اَور رطوبت کے دہبّے لگے ہون یا وہ پہٹ گئے ہون یا اُنکو کسی نے کاٹ دیا ہو + دہبّے مذکور کیسے ہین اور کہان ہین اِس بات کو بہی دیکھنا چاہئے اور کپڑے کس رخ پر پہٹے یا کٹے ہین اِسکو بھی ملاحظہ کرنا چاہئی - اگر سوراخ ایک سے زیادہ کپڑون مین ہون تو اُن سوراخون کا مقابلہ ایک دوسرے سے اور جسم کے زخم سے بہی کرنا چاہئے کس لئے کہ ایسا ہو سکتا ہی کہ قاتل اپنے جرم کو چہپانے کی نیت سے زخم پیدا کرنے کے بعد مقتول کے کپڑون کو کاٹ دے سکتا ہے اِس صورت مین زخم اور کپڑے کے سوراخ مین مطابقت نہین پائے جائے گی - یہ بہی یاد رہی کہ اکثر مجرم اِسطور سے بہی پکڑے جاتے ہین کہ جو چیزین اُن کے پاس ہوتی ہین وہ ایسی ہوتی ہین کہ جن سے لاش کے زخم پیدا ہو سکتے ہین +

جو لوگ بیمار یا مرتے ہوئے یا مردہ کی لاش کے پاس ہون اُنکی بات

چیت اور حرکت کو بہی خوب طرح تاڑنا چاہئے خاصکر جب تک زہر خورانیکا ہو * امور متذکرۂ بالا کے ملاحظہ کے بعد لاش کو چیر کر ہر ایک عضو کو خوب طرح امتحان کرنا چاہئے - پس لاش اگر کسی انجان کی ہو تو اُن ترکیبون سے اُسکو پہچاننا چاہئے جنکا ذکر شخصیت کے باب مین کیا گیا ہے - تب اُن آثار کو دیکھنا چاہئے جنسے موت کی مدت معلوم ہو سکے (دیکہو آگے) بعد ازان یہ دیکھنا چاہئے کہ لاش پر علامات ضرب و زخم کی ہین یا نہین مثلاً اگر کوئی زخم ہو یا کوئی مقام کُچل یا چھل گیا ہو تو دیکھین کہ وہ زخم وغیرہ کس قسم اور کس مقدار کے ہین - لاش کی گردن - پیٹھ اور ہاتھ پاؤن کو دیکھین کہ کہین ہڈی اُکھڑ گئی یا ٹوٹ گئی ہے - سینہ دب گیا ہے - منہہ اور نتھنون سے خون یا خون آمیز کف جاری ہے * منہہ کا ملاحظہ کرین کہ اُسکے اندر کوئی چیز ٹھہسی ہوئی تو نہین ہے یا اُسمین کسی تیز زہر کے نشان ہین - مبرز کے مقام کا ملاحظہ کرین کیونکہ بعض دفعہ اِس سوراخ سے بہی جسم کے اندر زہر داخل کیا جاتا ہے * نو پیدا بچون کی آنکھین تالو اور گردن کو ملاحظہ کرین تاکہ اُن مقامات مین کسی نوکیلے تیز آلہ کے بہونکنے کے زخم نہ ہون * لاش اگر عورت کی ہو تو اُسکے سینہ کے اُس مقام کی جلد کو دیکھین جہان پستان لگے ہوئے ہوتے ہین تاکہ وہان پر چھوٹے چھوٹے زخم نہ ہون * اندام نہانی کو بہی ملاحظہ کرین مبادا اُسکے اندر کوئی زہر یا کسی تیزاب یا زخم کے نشان نہون *

اس بات کو ہرگز نہ بہولین کہ جب لاش کا امتحان چیر کر کرنا پڑے تو

سر سے پاؤن تک جتنے اعضا ہے ہین اُن سب کو خوب طرح ملاحظہ کرین
تاکہ ایسا نہو کہ مجرم کا وکیل تم سے اُسی عضو کی نسبت پوچھہ بیٹھے جسکو تم
نے امتحان نہ کیا ہو - لیکن پہلے اُس مقام کو دیکھنا چاہیئے جہان آثار ضرب
و زخم کے موجود ہون +

حقیقی موت اور بظاہر مردہ معلوم ہونا

تین حالتون مین آدمی بظاہر مردہ معلوم ہو سکتا ہی ایک تو دل کی حرکت
کے گھٹ جانے سے یعنی غشی جسکو اصطلاح مین سِن - کو - پی کہتے ہین +
دوسرے پھیپڑون مین ہوا کے نہ پہونچنے سے جسکو اِش - فِک - سیا
بولتے ہین - اور تیسری حالت وہ ہوتی ہے جسکو ٹرائش کہتے ہین +
یہ تینون حالتین ایسی ہین جنسے آدمی بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہی لیکن مناسب
علاج سے پھر زندہ ہو سکتا ہی +

آثار موت کے

بند ہو جانا دورانِ خون کا - اگر پہنچون پر نبض محسوس نہو اور
دل کی حرکت بھی نہ محسوس ہو اور نہ سُنائی دیوے تو اُس سے یہ ثابت
ہوگا کہ دورانِ خون رُک گیا ہی لیکن اِس سے یہ نہ قیاس کرنا چاہیئے
کہ آدمی مرگیا ہی کیونکہ ایسا بھی ہوا ہی کہ عرصہ تک نبض محسوس نہین ہوئی
ہو اور نہ دل کی حرکت سُنائی دی ہی تسپر بھی آدمی جی اُٹھا - پس دوران

خون کا رک جانا موت کا کامل ثبوت نہین ہی +

رک جانا تنفس کا - مثل دوران خون کے تنفس کا رک جانا بہی کامل علامت موت کی نہین ہی کیونکہ ایسا بہی ہوا ہی کہ عرصہ تک دم رکا رہا ہی پہر بہی آدمی جی اُٹہا ہی + سانس چلتی ہے یا نہین - یہ بات کئی طور سے دریافت ہو سکتی ہے مثلاً بیمار کی ناک کے پاس کسی صاف شیشہ کے رکہنے سے یا اُسکے سینہ یا پیٹ پر ایک پیالہ پانی کے رکہ دینے سی +

حس و حرکت کا مفقود ہو جانا - حقیقی موت اور بظاہر مردہ کیحالت مین بہی چونکہ حس و حرکت مفقود ہو جا سکتی ہے تو یہ علامت بہی ثبوت موت کے لئے کافی نہین ہی +

خاص وضع چہرہ کی - مثلاً آنکہونکا بیٹہہ جانا - ناک کا نکل پڑنا - ٹہوڑی کا نکل پڑنا - کنپٹی کا دب جانا - گال کی ہڈیونکا نکل پڑنا - پیشانی پر شکن - جلد کا خشک اور نیلا ہو جانا + مگر ان علامتون سے بہی موت نہین ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ اول یہ علامتین مرگ مفاجات اور شدید امراض کے مہلک ہونے مین بہی نہین پائی جاتی ہین - دوم یہ علامتین مرتے ہوئے اور مردہ اور اُنمین بہی پائی جاتی ہین جو کسی سخت بیماری سی شفایاب ہوتے ہین - سوم یہ علامتین اُن حالات مین بہی پائی جاتی ہین جنہین کسیکو کسی آفت کے پڑ جانے کا نہایت خوف ہوتا ہی یا کسی سخت سزا کا نہایت اندیشہ یا موت کا کامل یقین ہوتا ہی +

آنکہون کیحالت - جب کوئی مرجاتا ہی تو اُسکی آنکہہ کے پردہ قرنیہ

پہو بلغمی رطوبت پہیل جاتی ہی جبسے پردہ قرنیہ کی آب جاتی رہتی ہی
لیکن یہ بہی پوری علامت موت کی نہین ہے کیونکہ زندہ کی آنکہہ کے
قرنیہ کی آب بہی کم ہو جا سکتی ہے اور اُسپر بہی بلغم جہا جا سکتا ہی ماسوا
اِسکے جب کوئی شخص مرض ا-یو- پلکسی کے سبب یا کار- بانک- اِسڈ
کی زہریا پرو- سک- اِسڈ کی زہر کے باعث مرجاتا ہی تب بہی اُس کی
آنکہون کی آب عرصہ تک قائم رہ سکتی ہے +

جلد کیحالت - جلد کا پیلا پڑجانا بہ سبب رُک جانے دوران خون کے
جلد پر نیلے دہبون کا پڑجانا بسبب ہٹ جانے خون کے - اِن علامتون
سے بہی موت ثابت ہوتی ہی مگر حالت زندگی مین بہی جلد پیلی پڑجا سکتی
ہی اور کئی قسم کی موت مین خاصکر جب دم بند ہو کر آدمی مرجاتا ہی تب
اُسکی جلد پیلی نہین بہی پڑتی ہے - بوڑہے یا کمزور آدمی کی لاش کے
نیچے کے حصہ مین نیلے دہبے پڑ سکتے ہین ؛

پس یاد رہی کہ جن علامتون کا ذکر اوپر کیا گیا ہی اُن سے موت ثابت
نہین ہو سکتی کیونکہ وہ بعض دفعہ زندہ مین اور بعض اوقات بیماری
کی حالت مین بہی پائی جاتی ہین لیکن اِن تین علامتون سے جنکا
ذکر نیچے کیا جاتا ہی صرف یہی نہین ثابت ہوتا کہ آدمی حقیقت مین مرگیا
ہی بلکہ اُس کے مرنے کی مدت بہی ثابت ہو سکتی ہے وہ علامتین
یہ ہین کہ-

مفقود ہوجانا حرارت غریزی کا - جسم کی حرارت

غریزی خون کے دورہ کرنے کے سبب سے قائم رہتی ہے - پس
جب کسی خاص حصّہ یا سارے جسم کا دوران خون رک جاتا ہو تب
وہ حصّہ یا سارا جسم سرد ہو جاتا ہے - چنانچہ اسیواسطے موت سے پہلے
برد اطراف ہوجاتا ہے اور جون جون دوران خون سست ہوتا جاتا ہے
اعضاے اندرونی کی حرارت بھی کم ہوتی جاتی ہے اور جب جان جاتی
رہتی ہے سارا بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے - لیکن چونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ حالت زندگی مین سارا بدن نہایت سرد ہو جاتا ہے اور کبھی مرگ
مفاجات مین بھی جسم کی حرارت نہایت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے
اسواسطے موت کی اس علامت پر چندان بھروسا نہین کیا جاسکتا - اور
نہ حرارت غریزی کے مفقود ہونے سے موت کی مدت ٹھیک طور پر کہی
جاسکتی ہے کیونکہ بدن کے سرد ہونے کا درجہ کئی باتون پر منحصر ہے
مثلاً عمر پر موت کے سبب پر ہوا کی حالت پر + چنانچہ جب کپڑون سے
پوشیدہ رہتا ہے اور گرم ہوا مین ہوتا ہے تب بدن دیر سے سرد ہوتا
ہے اور جب سرد ہوا مین کھلا رہتا ہے تب جلد ٹھنڈا ہوتا ہے + پانی
مین بہ نسبت ہوا کے جسم جلد سرد ہوتا ہے + بڑھاپے اور لاغری
مین اور جریان خون کے سبب یا عرصہ تک بیمار رہنے کے باعث جب
آدمی مرجاتا ہے تب بدن اسکا جلد سرد ہو جاتا ہے + برعکس اسکے جوانی
اور طاقت اور فربہی اور شدید امراض اور جلد مرجانے سے بدن رفتہ رفتہ
سرد ہوتا ہے •

اینٹھہ جانا لاش کا - مرجانے کے کچھہ عرصہ تک بدن کا گوشت
تحریک کے باعث اینٹھنے لگتا ہے - یہ ایک بڑی بھاری موت کی علامت
ہی - بدن کے سرد ہونے سے بہت پہلے گوشت کی اینٹھن شروع
ہونے لگتی ہے برعکس اسکے بعض دفعہ چوبیس گھنٹے یا اُس سے زیادہ
عرصہ کے بعد بھی شروع ہو جاتی ہی اور چند منٹ یا چند روز اور کبھی دو
یا تین ہفتہ تک لاش اینٹھی ہوئی رہتی ہے - پہلے پشت کے عضلات
اینٹھنے لگتے ہین تب سر نیچے کے جبڑے چہرہ گردن اور سینہ کے اور
بعد ازان ہاتھہ اور پاؤن کے فضلات اینٹھتے ہین - جب یہ علامت
شروع ہوتی ہی تب موت مین کچھہ شک نہین ہوتا +

سڑاند - سڑاند کے شروع ہونے سے موت مین کسی طرح کا شک و شبہ
نہین رہتا - پس اسکی علامتین ذیل مین مفصل بیان کیجاتی ہین -
واضح ہو کہ روح کے پرواز کر جانے اور جسم مین سڑاند شروع ہونے
کے مابین جو عرصہ گزرتا ہے اُسمین لاش کے اندر طرح طرح کے تغیرات
پیدا ہوتے ہین چنانچہ جلد کی لچک جاتی رہتی ہے - گوشت بدن کا ڈھیلا
ہو جاتا ہے اور وہ خون جو زندگی کیحالت مین جسم کے کُل اعضاے مین
یکسان دورا کرتا تھا اب اُن مقامات مین رجوع کرتا ہے جو لاش کے
نیچے کیجانب پر ہوتے ہین چنانچہ اسیواسطے بعض حصہ جسم کا رنگ پیلا
اور بعض کا نیلا ہو جاتا ہے یعنے سر کا پچھلا حصہ لاش کی پشت اور رودہ
شُش اور دماغ کے حصۂ زیرین کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے لیکن لاش کو

اگر اوندھا رکھا جاوے تو جسم اور اعضاے اندرونی کے سامنے کا حصہ نیلا ہو جائیگا * فرض کرو کہ پشت پر نیلے دھبے پڑ گئے ہین مگر لاش ہنوز گرم ہے اور خون منجمد نہین ہوا ہے اِس حالت مین اگر لاش کو اوندھا کر دیجئے تو دھبے مذکور مفقود ہو جائینگے * بعض دفعہ دھبے نہایت چوڑے ہوتے ہین اور لاش جب ہموار سطح پہ ہوتی ہے تب رنگ اُنکا یکسان ہوتا ہے - لیکن سطح اگر اونچی نیچی ہو تو رنگ دھبّون کا کہین پہ گہرا اور کہین پر ہلکا ہوگا یہ صورت کپڑون کے دباؤ سے بہی پیدا ہو سکتی ہے جس سے حکیم ناتجربہ کار (فرض کرو کہ دھبّے گلو پر ہین) بہک جا سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ کسی نے متوفی کا گلا کپڑون سے گھونٹ ڈالا ہے یا فرض کرو کہ دھبّے جسم کے اِدہر اُدہر ہین تو حکیم کو اِسبات کا شک پڑ سکتا ہے کہ وہ دھبّے بسبب زد و کوب کے پیدا ہوئے ہین *

یہ قاعدہ ہے کہ جب جسم مین خون زیادہ ہوتا ہے تب دھبّے بڑے بڑے اور کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور یہ کہ آدمی جب دفعتاً مرجاتا ہے اور کسی مقام سے خون نہین بہتا ہے تو اُسکی لاش اکثر نیلی پڑ جاتی ہے لیکن جب پہلے یا پیچھے موت کے خون جاری ہوتا ہے تب لاش پر نہایت خفیف دھبّے پیدا ہوتے ہین * جسم کے جن مقامات مین خفیف مگر وسیع انفلامیشن کی بیماری ہوتی ہے اُنکی رنگت اِسیو اسطے ہلکی ہو جاتی ہے کہ خون وہان سے ہٹ جاتا ہے مگر جب بسبب ضرب و زخم یا جلنا

جانے کے باعث یا بباعث کھا جانے کسی تیز زہر کے شدید انفلامیشن
پیدا ہوتا ہی تب انفلامیشن کی رنگت اُس مقام پر قائم رہتی اور لاش پر
بہی خوب نمایان ہوتی ہے +

جب لاش پر نیلے دہبّے پائے جاتے ہین تب عدالت طبیب سے یہ دریافت
کرسکتی ہے کہ بتلاؤ آیا دہبّے مذکور نتیجہ موت کا ہے یا متوفی کو کسی نے
مارا تہا جس سبب سے پیدا ہوئے ہین۔ اِس سوال کے جواب مین اسبات
کو یاد رکہین کہ جو نیلے دہبّے موت کے بعد پیدا ہوتے ہین وہ جلد کی اصلی
ساخت کے باہر کے فرد مین ہوتے ہین۔ اِس فرد کی رگین سیاہ خون
سے اِسقدر پُر ہوتے ہین کہ اُسپر ایک سیاہ خط پڑجاتا ہے جسکے دبانے سے
خون نکل آتا ہی اور جلد کا جو اصل فرد ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ لیکن حالت
زندگی مین جب جلد کی رنگت بدل جاتی ہی تب جلد کے نیچے کا فرد خون
سے پُر ہوجاتا ہی اور اُسکے تراشنے سے خون کے نقوط دکہلائی دیتے ہین۔
علاوہ اِن دہبّون کے جو رگون مین خون کے بہنے سے پیدا ہوتے
ہین لاش پر اَور قسم کے دہبّے بہی پائے جا سکتے ہین یعنے وہ جو جسم
سے رطوبات کے رِسنے سے پیدا ہوتے ہین مثلاً پتّے کے قرب مین جو اعضا
ہوتے ہین وہ صفرا کے رِسنے سے سبز ہوجاتے ہین اور آنکہہ کی رطوبت پانی
جب رِسکر باہر نکلتے ہی تب آنکہہ چہوٹی ہوجاتی ہے +

خونکا رگون سے ہٹ جانے اور رطوبات کے رِسنے سے یہ ثابت ہوتا ہی
کہ جسم کی ساخت ڈہیلی اور ملایم ہوگئی ہے اور یہ پہلی علامت سڑاند کے

شروع ہونے کی ہے - بعد ازان جسم کی کل رطوبات کی رنگت بدل
جاتی ہے اور تب مختلف اعضاے کی رنگت مین یہ تغیر پیدا ہوتا ہے
کہ کسیکا رنگ تو بہورا کسیکا نیلا اور کسیکا سبز ہو جاتا ہے - پہلے پہل
لاش کے شکم کی رنگت بدلنے لگتی ہے اور رنگت اسکا سبز ہو جاتا ہے -
رنگت بڑہتے بڑہتے اعضاے تناسل تک پہیل جاتی ہے - بعد ازان
دیگر مقامات جسم پر سبز سبز دہبے پڑ جاتے ہین جو رفتہ رفتہ ملکر سرخی مایل
ہو جاتے ہین آخرکار لاش کے سارے جسم پر سبز اور سرخی مایل بہوری
رنگ کے دہبے پیدا ہو جاتے ہین - اب ایسا ہوتا ہے کہ لاش کے مختلف
جوف مین خاصکر شکم مین ہوائین پیدا ہونے لگتی ہین جس سے پیٹ
پہولکر تنا جاتا ہے - ہوائین مذکورہ بعض دفعہ اس سرعت اور کثرت
سے پیدا ہوتی ہین کہ لاش کی وضع بدل جاتی ہے اور اعضاے اندرونی
اپنی جگہہ سے ادہر ادہر ہٹ جاتے ہین چنانچہ - عضلہ دایا فراغما اوپر
کو اٹہہ آتا ہے - بڑی رگون سے خون سر اور گردن کیطرف رجوع کرتا
ہے چہرہ پہول جاتا ہے آنکہین نکلی پڑتی ہین اور ناک اور منہہ سے
کفدار اور خون آمیز بلغم بہنے لگتا ہے - لاش پر زخم ہو یا کوئی رگ
پہٹ گئی ہو تو اس سے بہی خون بہنے لگتا ہے - قضیب اور فوطہ بہی
پہول جاتا ہے - بال اور ناخن اب آسانی سے کہینچے جا سکتے ہین -
سڑاند جون جون بڑہتی جاتی ہے جلد اودہڑتی جاتی ہے گوشت
پلپلے ہونے لگتے ہین رنگ انکا سیاہ سبزی مایل ہو جاتا ہے اور انسی

نہایت بدبو پیدا ہوتی ہے - آخرکار ساری لاش گلکر پلپلی ہوجاتی ہے اب رطوبت بہکر لاش خشک ہونے لگتی ہے آخرکار بتدریج خاک مین ملجاتی ہے +

ان باتونکا اثر سٹراند پر بہت ہوتا ہے اور انہی سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ موت کو کیا عرصہ گزرا ہوگا مثلاً حرارت + رطوبت + ہوا کا گزر + لاش کے دفنانے کے وقت دفنانے کی جگہہ اور دفنانے کی ترکیب + عمر + مرد یا عورت کا ہونا + حالت لاش کی + سبب موت کا +

ان ساری باتونکا اثر سٹراند پر کیونکر ہوتا ہے اسکا علیحدہ علیحدہ ذکر مختصر طور پر ذیل مین کیا جاتا ہے +

حرارت - جب حرارت ۲۱۲ اور ۳۲ درجہ پر ہوتی ہے تب اشیا سڑنے نہین پاتے کیونکہ پہلے درجہ کی حرارت مین بسبب تبخیر کے لاش خشک ہوجاتی ہے اور دوسرے مین رطوبات منجمد ہوجاتی ہین لیکن جب حرارت ۰۰ سے ۱۰۰ درجہ تک کی ہوتی ہے تب اشیا نہایت آسانی سے سڑجاتی ہین - ایسی ہوا سطے بہ نسبت سرما کے سٹراند موسم گرما مین بہت جلد شروع ہوجاتی ہے +

رطوبت - سڑنے کے واسطے رطوبت کا ہونا نہایت ضرور ہے کیونکہ بغیر رطوبت کے سٹراند شروع نہین ہوسکتی اور جو شروع ہوگئی تو جاری نہین رہ سکتی + لاش کے ہر ہر حصہ مین کافی مقدار رطوبت

کی ہوتی ہے تاکہ سڑجاوے + لیکن جن عضوون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہے وہ تو زودتر سڑ جاتے ہین جیسے دماغ اور آنکھہ اور جو شخص استسقا کی بیماری کے سبب مرجاتا ہو اُسکی بہی لاش نہایت جلد سڑجاتی ہے + مزید برین انقلابغین کے مقامات اور وہ جو جہل گئے ہون اور زخمون کی بہین بہت جلد سڑجاتی ہین + ورڈوبے ہوئے کی لاش کو جب پانی سے نکالکر ہوا مین باہر رکہا جاتا ہے تب وہ بہت جلد سڑجاتی ہے لیکن لاش اگر پانی مین رہے اور اُسکو ہوا نہ لگنے پاوے تو وہ جلد نہین سڑتی کیونکہ علاوہ رطوبت کے سڑاند کے واسطے ہوا بہی درکار ہے + لاش اگر خشک ہوا مین پڑی رہے تب یا تو دیر سے یا بالکل سڑتی ہی نہین چنانچہ اسیواسطے اُن مسافرونکی لاش جو ریگستان مین مرتے ہین نہین سڑتی + ہوا اگر تیز ہو تو بسبب تبخیر کے سڑاند شروع ہونے نہین پاتی برعکس اسکے ہوا جب مرطوب اور ٹہری رہتی ہے تب سڑاند بہت جلد شروع ہو جاتی ہی کیونکہ اِس صورت مین تبخیر نہین ہونے پاتی اور رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے +

ہوا کا گذر — یہ بات کہ ہوا کے ہونے سے اشیار جلد سڑتے ہین اِسطور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ ایسے برتن مین کہ جس سے ہوا بالکل نکال لی گئی ہو گوشت یا خون رکہہ دین تو وہ بہت دیر سے سڑتا ہے + اور جب اشیار کو ایسی ہوا مین رکہین جس مین

صرف پانیڈ... جن اورناے - ٹرو - جن ہوا اور اکسے - جن نہ ہو
اپ چیزہوینہ ... پاتین + اور جب اشیار کو ایسی ہوا مین رکہین
جس مین ایسے بہن کی اور ہوا کے ساتہ کیمیائی ترکیب ہے ملی
ہوئی ہو جیسے کلا ... با - نک ایسڈ اور نائے - ٹرس ایسڈ تو بہی وہ
دیر سے سٹرینگے - اور اگر ایسے ہوا مین رکہین جسمین اِس قسم کے
بخارات موجود ہون جو اکسے - جن کو جذب کرتے ہین جیسے بخار دود
تار بین تو بہی وہ دیر سے سٹرینگی - لیکن جبکہ ... اکسے - جن
ہی کے اندر کسی چیز کو رکہین تو سٹرانڈ شروع ہو جائیگی اگر اکسے - جن
کو نائے - ٹرو - جن کے ہمراہ ملادین اور اُسمین کسی چیز کو رکہین اور
باہر کی ہوا ... تو وہ چیز نہایت جلد سٹر جائیگی - پس اوپر کے بیان سے
معلوم ہوا کہ سٹرانڈ کے واسطے حرارت اور رطوبت اور ہوا کا ہونا ضروریات
سے ہے + اور جب موت کا عرصہ دریافت کرنا ہو تو دیکہنا چاہیے کہ
اِن تینون مین سے کسکا اثر اُس لاش پر زیادہ ہوا ہے +

لاش کے دفنانے کا وقت جگہہ اور ترکیب - بہ نسبت
زمین کے لاش ہوا مین بہت جلد سٹر جاتی ہے - پس جسقدر دیر سے
لاش دفنائی جاے گی سٹرانڈ کا اثر بہی اُسمین اُسیقدر زیادہ نمایاں
ہوگا + جگہہ - لاش جب خشک اور اونچی جگہہ دفنائی جاتی ہے تب
وہ دیر سے سٹرتی ہے - مگر نیچے اور مرطوب جگہہ مین جلد سٹر جاتی ہے +
ریتلی اور کنکری زمین مین دیر سے سٹرتی ہے چکنی مٹی مین جلد سٹرتی

ہے + قبر جسقدر زیادہ عمیق ہوگی اور لاش کو جسقدر زیادہ کپڑے وغیرہ مین لپیٹ کر دفنایا جائے گا سڑاند بھی اُسیقدر دیر سے شروع ہوگی کیونکہ ان ترکیبون سے لاش کو ہوا کم پہنچتی ہے +

عمر - دیگر حالات بھی اگر موافق ہون تو بہ نسبت جوان اور بوڑہے ہون کے بچون کی لاش جلد تر گل جاتی ہے اور بہ نسبت جوانون کے بوڑہے ہون کی لاش جلد تر گلتی ہے +

عورت یا مرد کا ہونا - عورت کی لاش بہ نسبت مرد کے جلد تر گلتی ہے کیونکہ عورت مین بہ نسبت مرد کے چربی زیادہ ہوتی ہے +

حالت لاش کی اور سبب موت کا - جس لاش مین رطوبت زیادہ ہوگی وہ جلد تر سڑے گی اسیواسطے مرگ مفاجات اور شدید بیماریون سے مرنے سے لاش بہت جلد گلتی ہے - سیلان خون اور مزمن بیماریون کے سبب مرنے سے لاش دیر سے گلتی ہے بشرطیکہ اُن بیماریون کے ساتھہ مرض استسقا نہو یا اعضا ے کی ساخت مین بہت تغیر پیدا نہوا ہو جیسے ٹاے - فس یا م ئے - فائیڈ بخار اور چیچک وغیرہ +

سڑاند کا شروع ہونا پانی مین - ڈوبے ہوئے کی لاش بھی مثل اُنکے جو کسی اور سبب سے مرے ہون سرد ہو کر اینٹھ جاتی ہے اور تب گلنے لگتی ہے لیکن اسکے سڑنے کی ترکیب مین فرق ہے چنانچہ تیسرے یا چوتھے دن ڈوبی ہوئی لاش کے ہاتھونکا چمڑا پیلا ہوجاتا ہے + بعد ایک ہفتہ کے لاش ملائم ہوجاتی ہے اور

ہتیلی کا چمڑا سفید - بارہ دن کے بعد ہاتہون کی پشت اور چہرہ پیلا ہوجاتا ہے * بعد دو ہفتون کے پیلے ہو کر سکڑ جاتے ہین - چہرہ کسیقدر پہول جاتا اور اسپر سُرخ سُرخ چتیا پڑ جاتی ہین اور سینہ کے درمیانہ حصہ کا رنگ سبزی مایل ہو جاتا ہے * بعد ایک مہینے کے ہاتہ اور پاؤن بالکل پیلے اور ایسے سکڑ جاتے ہین جیسے پولٹس کے باندہنے سے ہوا کرتا ہے * جفن اور لبین سبز ہو جاتی ہین باقی کا چہرہ بہورا سرخی مایل ہوتا ہے اور سینہ کے سامنے ایک بڑا سبز رنگ کا دہبا پیدا ہوتا ہے اور اسکے بیچون بیچ ایک بہورا سرخی مایل داغ ہوتا ہے * بعد دو مہینے کے چہرہ سوج کر بہورا ہوجاتا ہے اور بال آپسمین جڑ جاتے ہین ہاتہ اور پاؤن کا بہت سارا چمڑا اُدہڑ جاتا ہے لیکن ناخن علیحدہ نہین ہوتے اور ڈہائی مہینے بعد ہاتہون کا چمڑا اور ناخن علیحدہ ہوجاتے ہین اور یہی حال پاؤن کے چمڑے کا بہی ہوتا ہے مگر پاؤن کے ناخن جُڑی رہتے ہین *

ساڑہے تین مہینے بعد ہاتہ پاؤن کا چمڑا اور کل ناخن علیحدہ ہوجاتے ہین - سر - ہونٹے - ناک اور اَور مقامات کا چمڑا بہی گلکر اُدہڑ جاتا ہے اور بعد ساڑہے چار مہینے کے کل جسم لاش کا گلجاتا ہے - جن علامتون کا ذکر اوپر ہوا ہے وہ اُن لوگون کی لاش مین پائی جاتی ہین جو موسم سرما مین ڈوب مرتے ہین لیکن جب آدمی گرما مین ڈوب مرتا ہے تب بہی وہی علامتین پیدا ہوتی ہین مگر بہت جلد مثلاً گرمی کے دنون کے

پانچ سے آٹھہ گھنٹونکا عرصہ جاڑے کے تین سے پانچ دنون کے عرصہ کے برابر ہے اور ۲۴ گھنٹہ کا عرصہ ۲ سے ۸ دنون کے برابر اور ۴۸ گھنٹہ کا عرصہ ۸ سے ۱۲ دنون کے برابر اور گرمی کے چار دنونکا عرصہ جاڑے کے پندرہ دنون کے برابر ہے *

باب پانزدہم

مرگ مفاجات

دفعتًہ مرجانا کچھہ عجیب و غریب حادثون مین سے نہین ہے کیونکہ بڑے بڑے شہرونمین ہر سال دو تین ہزار آدمی بلا کسی ظاہر سبب کے دفعتًہ مرجاتے ہین - اگرچہ مرگ مفاجات کا اصل سبب ہمیشہ نہین دریافت کر سکتے پھر بھی چند سببونکا ذکر نیچے کیا جاتا ہے جسسے آدمی دفعتًہ یا نہایت جلد مرجاتا ہے *

جب دل کی حرکت تہوڑے عرصہ کے لئے موقوف ہوجاتی ہے تب آدمی بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہے اور جب وہ حرکت بالکل رک جاتی ہے تب آدمی حقیقت مین مرجاتا ہے *

مرگ مفاجات کے دو بڑے بھاری سبب یہ ہین یعنے ایک تو وہ جنکا اثر دل پر ہوتا ہے اور دوسرے وہ جو خاصکر شش پر اپنا اثر پیدا کرتے ہیں - پس

وہ سبب مرگ مفاجات کے جنکا اثر دل پر ہوتا ہے یہ ہین +

اول - خود قلب یا بڑی رگون کی ساخت کی بیماریان +

دوم - وہ صدمات جنسے دل کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہین +

سوم - وہ اسباب جنسے دل مین خون نہین پہونچ سکتا ہے +

چہارم - وہ سبب جنسے خون دل کے حرکت کو تحریک نہین دے سکتا +

اول - دل اور بڑی بڑی رگون کی ساخت کی بیماریان یہ ہین جیسے موٹا ہوجانا دل کا + قلب کے کیواڑیون کی بیماریان + ا - یا ر - ٹا کا ا - نیو - رسے - زم + سخت ہو جانا دل اور ا - یا رٹا اور کا - رد - یمری ٹیفریا نونکا + یہ کل بیماریان بعد موت کے آسانی سے دریافت ہو سکتی ہین

دوم - وہ صدمات جنسے دل مفلوج ہوجا سکتا اور آدمی دفعتاً مرجا سکتا وہ اسطور سے پیدا ہو سکتے ہین جیسے دفعتاً تہنیت یا تعزیت کی خبر سُننے بجلی کی کڑک + شدت تمازت آفتاب + سر یا فم معدہ پر سخت چوٹ کا لگنا وغیرہ +

سوم - جب خون نہایت کثرت سے جاری ہوتا ہے تب وہ دل مین نہین پُہنچ سکتا جس سبب سے دل کی حرکت بند ہو جا سکتی ہے + اور جب دم بند ہو کر آدمی مرتا ہے تب شُش مین خون دورہ نہین کر سکتا ہے اور اس سبب سے دل کے بائین خانہ مین خون نہین پُہنچ سکتا ہی +

چہارم - خون مین جب کوئی شے غیر جنس ملجاتی ہی تب بہی خون کے اجزا ئین فرق پڑجاتا ہے جیسے فصد وغیرہ جراحی عملون مین خون کے

اندر باہر کے ہوا داخل ہوسکتی ہے یا خون مین جب کوئی زہر بذریعہ پچکاری وغیرہ کے داخل کیا جاتا ہے *

پس واضح ہو کہ آدمی تین سببون سے دفعتاً مرجا سکتا ہے ایک تو دل کے فعل مین خلل واقع ہونے سے - دوسرے دماغ مین - اور تیسرے جب کوئی خرابی شُشش مین واقع ہوتی ہے * اب اِن سببون کے مختلف علامات اور صورت حال تشریحی ذیل مین بیان کیئے جاتے ہین *

اول مرگ مفاجات بسبب خرابی قلب

غشی - جب غشی طاری ہوتی ہے تب چہرہ بیمار کا زرد ہو جاتا ہے - جسم اُسکا سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - سر گہومتا ہے - بصارت دہندلی ہو جاتی ہے - آنکہون کی پتلیان پہیل جاتے ہین - دم آہستہ آہستہ لیا جاتا ہے - نبض بعض کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - ماورا اِن علامتون کے بعض دفعہ اِس حالت مین جی متلاتا اور قے ہوتی ہے - بیمار بے چین اور ہاتھ پاؤن اِدہر اُدہر پہینکیتا رہتا ہے - تہوڑا بہت ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے * لاش کو چیر کر ملاحظہ کرنے سے رگون مین بہت تہوڑا خون پایا جاتا ہے اور دل خون سے بالکل خالی اور سکڑا ہوا ہوتا ہے - مگر جب باعث موت کا دماغ کی خرابی ہوتی ہے تب دل کے کُل خانہ خون سے پُر ہوتے ہین اور جب وہ خرابی شُشش مین ہوتی ہے جس سے آدمی دفعتاً مرجاتا ہے تب دل کے دائین خانہ

تو خون سے پر اور بائین خالی ہوتے ہین ٭

دوم مرگ مفاجات بسبب خرابی دماغ

دماغ پر جب صدمہ پہنچتا ہے تب وہ صدمہ یا تو سیدھا دل پر اثر کرتا ہے اور اُسکی حرکات کو روک دیتا ہے یا صدمات مذکور پہلے تنفس کے عضلات کو مفلوج کر کے بیمار کا دم بند کر دیتے ہین - مثلاً جب اِنکا اثر سیدھا دل پر ہوتا ہے تب دل کی حرکت دفعتاً رُک جاتی ہے اور خون ٹھیر جاتا ہے اِس صورت مین دل کی دونو جانب کے خانے خون سے یکسان پُر رہتے ہین ٭

سوم مرگ مفاجات بسبب خرابی شش

دم رک جانا - تین طور سے دم رُک جا سکتا ہے ایک تو تنفس کے عضلات کے مفلوج ہو جانے سے - دوسرے خود شش کی حرکتون کے رُک جانے سے - تیسرے پھیپڑون مین ہوا کے نہ پہنچنے سے ٭

باب شانزدہم

جل کر مر جانا

آدمی کئی طور سے جلکر مر جا سکتا ہے چنانچہ بعض تو دہوئین کے سبب دم بند ہو کر مر جاتے ہین - بعض آگ کو دیکھکر خوف کہا کر مرتے ہین - بعض کسی

جلتی ہوئی شئے کے گر جانے سے اور بعض اِسطور سے بہی مرتے ہین
کہ جب بہت ساحصہ اُنکے جسم کا جل جاتا ہے تو جلے ہوئے زخمون کی
ٹیس اور درد کے صدمون سے مرجاتے ہین اور بعض اُن زخمون
کے اندمال نہ پانے یا گلنے سڑنے کے باعث فوت ہوتے ہین + جلی ہوئی
لاش پر یا تو چہالے پائے جاتے ہین یا کوئی حصہ بالکل جلکر خاک
ہوجاتا ہے یا کپڑون یا بالون کے جل جانے کے داغ لاش پر پائے
جاتے ہین + آدمی اکثر اتفاقیہ جلکر مرجاتا ہے اور آگ سے خودکشی
یا قتل بہت کم ہوتا ہے - پس اِن صورتون مین اُن زخمون کے ملاحظہ
سے جو بسبب جلنے کے پیدا ہوتے ہین یہ پایا جائیگا کہ وہ حالت زندگی
مین پیدا ہوئے تھے + لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ قاتل جرم کو چھپانے
کے لئے مقتول کی لاش کو جلا دے پس یہ دریافت کرنا ضرور جاہئے کہ
جلے ہوئے زخم حالت زندگی مین پیدا ہوئے تھے یا بعد موت کے +
بدن جب جلکر بالکل کویلا نہین ہوجاتا ہے تب زندگی کی حالت کے
جلے ہوئے زخم مین دو علامتین یہ پائی جائینگی - ایک تو سُرخی - دوسرے
چہالے + یہ سُرخی گہرے رنگ کی اور جلد کے آر پار رہوتی ہے +
چہالے پانی سے بھرے ہوئے ہوتے ہین + اگر کوئی شخص کسیکو
حالت نزع یا موت سے ۲۴ گہنٹے پہلے جلا دے تب بہی یہی علامتین
پیدا ہونگی مگر بعض دفعہ چہالے نہین بھی پیدا ہوتے - لیکن موت
کے بعد لاش کو جلانے سے جلد کی رنگت میلی سفید ہوجاتی ہے +

اور ۲۶۲ درجہ کی گرمی تک کوئی بہی چہالے ہنین پڑتے لیکن جب
درجہ گرمی کا اِسّے زیادہ بڑہ جاتا ھے اور اُسوقت جو آبلے پیدا ہوتے
ہین اُنمین یا تو پانی ہنین ہوتا یا ایک رطوبت مثل دودہ کے ہوتی ہی
جسمین البیو-من کی مقدار بہت کم ہوتی ھے +

باب ہفتدہم

بجلی گرکر مرنا

عدالت مین اِس قسم کے مقدمات بہت کم آتے ہین پہربھی لاش پر
چونکہ علامات زدوکوب کی پائی جاتی ہین اِسواسطے بعض دفعہ عدالت
یہ دریافت کرسکتی ھے کہ آیا متوفی بجلی گرکر مرا ہے یا کسی نے اُس کو
قتل کیا - + + بارہا ایسا دیکہا گیا ہے کہ جب کسی پر بجلی گرتی ہے تو
اُسکی لاش کے قریب ایسے آثار پائے جاتے ہین جنسے بجلی کا گرنا
ثابت ہوجاتا ہے +

یہ قاعدہ ہے کہ اکثر بجلی کا اثر ایسی چیزون مین نفوذ کرتا ہے جو اُس
اثر کے اخذ کرنے کی قابلیت رکہتے ہین چنانچہ آدمی کا جسم بھی انہین
چیزونمین شمار کیا جاتا ہے + اور یہ بہی قاعدہ ہے کہ بہ نسبت پست اشیاء
کے بلند چیزون ہی پر بجلی اکثر پڑا کرتی ہے - لیکن یہ عام قاعدہ ہنین ہی
کس لئے کہ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب کسی بلند درخت کے نیچے
آدمی کہڑا رہتا ہے تب درخت تو بجلی کے صدمہ سے محفوظ رہتا ہے

مگر اُس آدمی پر بجبر پڑ جاتا ھے *

اثر بجلی کا قرب کی بلند اشیاء کے وسیلہ انسان کے جسم مین سرایت کرجاتا ہے جیسے درخت - جہاز کا مستول - یا رسی اور پتنگ کی بھیگی ڈور وغیرہ * اور یہ بات تو مشہور ہی کہ طوفان مین درخت کے نیچے ٹہیرنا نہایت خطرناک ہی *

صورت حال تشریحی بعد وفات - جب آدمی پر بجلی گرتی ہے اور وہ مرجاتا ھے تو اُسکی لاش مین بعض دفعہ کوئی بھی علامت ضرب وزخم کی نہین پائی جاتی لیکن بعض اوقات جس مقام سے بجلی کا اثر جسم کے اندر داخل ہوتا ھے وہ جگہہ یا تو جل جاتی یا چر جاتی ہے اور جس مقام سے وہ اثر خارج ہوتا ہی وہان پر گا ہے گا ہے ایک گول سوراخ پایا جاتا ہے اور بعض دفعہ لاش پر خاصکر پشت کے مقام پر جل جانے کے آثار کثرت سے پائے جاتے ہین کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کا اثر خاصکر نخاع کے اندر اکثر گزر کرتا ہے - ایسی موت میں ہڈی بہت کم ٹوٹتی ھے - جلنے کے آثار اکثر نہین پائے جاتے ہین الا جب کپڑون کو آگ لگ جائے *

سبب موت کا - بجلی اپنا زور نظام عصبی کے ذریعہ جتلاتی ہے پس سبب موت کا یہی ہے کہ بجلی کے گرنے سے نظام عصبی کو صدمہ پہنچتا ہی - جب بجلی کے گرنے سے تہوڑا ہی صدمہ پہنچتا ہی تب یا تو دماغ یا نخاع یا اعصاب ماؤف ہوجاتے ہین یا بینائی جاتی رہتی ہے *

باب ہشتدہم

سردی لگ کر مرنا

سردی کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤن اور چہرہ کے عضلات سُن ہو کر اینٹھ جاتے ہین بعد ازان آدمی سست ہو جاتا ہے اور اُسکو نیند آجاتی ہے اور حالت خواب مین دماغ کے اندر خون جمع ہو کر بیہوشی طاری ہوتی ہے جس سبب سے آدمی مرجاتا ہے +

سردی کا اثر کچھہ تو کُل دموی نظام پر ہوتا ہے اور کچھہ خون کے اُن رگون پر جو خاص دماغ اور نخاع کو پرورش کرتی ہین اور چونکہ سردی کے سبب کُل نظام دموی کو صدمہ پہنچتا ہے اسواسطے جسم کے بیرونی حصون سے خون اندر کی طرف رجوع کرتا ہے جس سے طحال - کبد - شُش اور دماغ مین خون جمع ہو جاتا ہے اور اعضاے تناسل مین بہی اجتماع خون کا ہوتا ہے اِسلئے قضیب کو خیزش ہوتی ہے + سردی کے سبب جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے - دل کے حرکت پست اور نبض سُلطے ہو جاتی ہے اور دماغ اور نخاع مین خون کے جمع ہو جانے سے جسم شل اور سُست ہو جاتا ہے نیند آتی ہے سر گہومتا ہے بینائی مین فرق پڑجاتا ہے مرض کُزاز اور فالج ہو جاتا ہے +

سردی کا اثر عورت - مرد - بوڑہے اور جوان طاقتور اور کمزور پر یکسان نہین ہوتا بلکہ بچہ اور بوڑہے اور کمزور اور شراب خوارون پر بہت ہوتا ہے

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کی رنگت پیلی پڑجاتی ہے - سر اور سینہ اور شکم کے اعضا سے مین خون جمع ہوجاتا ہے ❖

باب نوزدھم

موت فاقہ کشی کے سبب

علامات فاقہ کشی کے - جب عرصہ تک آدمی دانہ پانی چھوڑ دیتا ہے تو اُسکے فم معدہ پر درد ہوتا ہے مگر پانی سے افاقہ ہوجاتا ہے - آنکھہ اور گال بیٹھ جاتے ہین - ہڈیان نکل پڑتی ہین - چہرہ پیلا پڑجاتا ہے - تنفس کی ہوا گرم - دہن خشک تشنگی بشدّت ہذیان اور بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے آخر کار جسم سے بدبو پیدا ہوجاتی ہے - ناک منہہ اور مبرز کا میوکس پردہ سُرخ ہوجاتا ہے بعد ازان نہایت شدت کا ہذیان اور تشنج ہوکر بیمار کا طائر روح قفس عنصری سے تڑپ تڑپ کر پرواز کرجاتا ہے ❖ جب آدمی اپنے آپ کو دیدہ و دانستہ بھوکا مارتا ہے تب بعض دفعہ عرصۂ دراز کے بعد ہلاک ہوتا ہے چنانچہ ایک شخص کا ذکر ہے کہ بغیر آن پانی کے اکیس دن تک زندہ رہا ایک اور شخص بیالیس روز کے بعد مرا اور تیسرا ایک شخص ۴۸ روز تک جیتا رہا ❖

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش لاغر ہوتی ہے

اور اُس سے سخت بدبو آتی ہے - آنکہین سُرخ اور وا - جلد مُنہہ
و رحلق خشک - معدہ اور امعا خالی اور سکڑے ہوئے ہوتے
ہین ÷ پتّہ صفرا سے پُر ہوتا ہے قلب اور شش اور بڑی بڑی رگین
سکڑی اور خالی ہوتی ہین اور سڑاند جلد شروع ہو جاتی ہے ÷
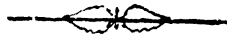
حصۂ دوم

سمیات

تعریف زہر نے ہر اُس چیز کو کہتے ہین جسکے خون مین سرایت کرجانے سے آدمی مرجا سکتا ھے یا اُسکی صحت مین فرق پڑ سکتا ہے جسم کے مختلف منفذون سے زہر خون کے اندر سرایت کرسکتا ہو مثلاً جو زہر ہوایا مثل بخار کے ہوتے ہین اُنکا اثر پہیپڑون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتا ھے اور جو منجمد یا از قسم سیال ہین وہ زخم یا جلد کے ذریعہ خون مین پُہنچتے ہین اور جب کہلائے یا پلائے جاتے ہین تب معدہ یا رودون کے میو-کس پردہ کے وسیلہ سے خون مین منجذب ہوجاتے ہین اور عدالت مین انہی زہرون کی نسبت تحقیقات بہی ہوتی ہو +

بعض قسم کے زہر ایسے ہین کہ چاہے لگائے جاوین یا کہلائے یا پلائے جاوین یا سُنگہائے جاوین ہر طور سے اپنا اثر پیدا کرسکتے ہین جیسے سنکہیا - لیکن ایسے زہر جیسے سانپ کا یا دیوانہ جانورون کا

ہے صرف زخم ہی کے ذریعہ موثر ہوتے ہین ٭
زہر کی تعریف جو اوپر کی گئی ہے اُسکی نسبت ایک بات ضرور یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بعض زہر ایسے بھی ہین جنکو اپنا اثر پیدا کرنے کے لئے خون مین جذب ہونا ضرور نہین ہے مثلاً معدنی تیزاب اور کھار چیزین - یہ چیزین اکّال ہین جس مقام پر لگتی ہین اُس کو کھا جاتی ہین ٭
زہر کی طبّی تعریف کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ قانون اِسبات کو نہین مانتا کہ فلانے زہر نے اپنا اثر کیونکر پیدا کیا ہے اگر وہ شے مہلک ہی یا تندرستی مین فرق ڈالنے کے قابل ہے تو چاہے جسم کو گلا کر یا جسم مین کیمیا وی تغیرات پیدا کر کے ہلاک کر دے یا خون مین جذب ہو کر یا نہو کر مُہلک ہو جاوے اِن باتون سے مجرم کا جرم خفیف نہین ہو سکتا ہے مثلاً جب کوئی ایسی چیز ہلاک کرنے کی نیت سے کھلائی جاتی ہے جس سے معدہ یا امعا کو صرف صدمہ ہی پہنچے تاہم وہ شخص ویسا ہی مجرم قرار دیا جائیگا جیسا گویا کہ اُس نے سنکھیا یا کوئی اور معمولی زہر کھلایا ہے - پس اب دیکھنا چاہیئے کہ زہر خورانی کے قانونی معنی کیا ہین -
واضح ہو کہ جرم کی نیت سے جب کوئی چیز کسیکو کھلائی جاوے اور اُسکے کھانے سے وہ مرجاوے تو اُس چیز کی خاصیت کچھہ ہی ہو اور وہ چاہے اپنا اثر کسی طور سے پیدا کرے اِن باتونکا لحاظ نہین کیا جاتا بلکہ کھلانیوالے

پر قتل کا جرم لگایا جاتا ہے - اِسصورت مین حکیم کو یہ ثابت کرنا چاہئے
کہ اُس جیب کے پکھانے سے متوفی مرا ہے اور جو نہ مرا ہو تب بہی اُس
شخص پر الزام زہر خورانی کا لگ سکتا ہے ٭

عادت کا اثر سمیات پر - عادت کے سبب بعض زہرونکا اثر
جسم پر کم پیدا ہوتا ہے مثلاً جب کوئی شخص افیون عرصہ تک کہاتا ہے
اور اُسکو عادت پڑجاتی ہے تو تہوڑے ہی دنون کے بعد مقدار اُسکی
بڑہانی پڑتی ہے ٭ بعض آدمی سنکہیا کہانے کی عادت ایسی ڈالتے ہین
کہ دو دو اور تین تین رتی ایک ہی دفعہ کہا لیتے ہین اور مہینون بلکہ برسون
بلا مضرت کہاتے رہتے ہین ٭ ایسی عادت کی نسبت عدالت حکیم کی
رائے اکثر نہین لیتی ہے اور جو لے بہی تو صرف یہی دریافت کرتی ہے
کہ بتلاؤ عادت کے پڑجانے سے زہر کے معروف و مشہور اثر بہی عادی
پر کم ہوتے ہین یا نہین اور یہ کہ اُس زہر کے جو پوشیدہ اثر پیدا ہوتے
ہین وہ بہی رُک جا سکتے ہین یا نہین - اِس سوال کا جواب اِسطور پر دینا
چاہئے کہ عادت کسی زہر کے پوشیدہ اثر کو روک نہین سکتی اور نہ عادت
سے وہ مضرتین رُک سکتی ہین جو زہرون کے کہانے سے پیدا ہوتی
ہین ٭

طبیعت کا اثر سمیات پر - طبیعت اور عادت مین فرق ہے
کیونکہ مثل عادت کے طبیعت کسی زہر کے اثر کو کم نہین کر سکتی ہے
ایسا نہین دیکہا جاتا ہے کہ خاص طبیعت کے سبب سے کسی سریع الاثر

زہر کی تاثیر جسم پر پیدا ہونے سے باز رہتی ہے لیکن ایسا دیکھا گیا ہے کہ بعض طبیعت پر بہ نسبت اورون کے خاص خاص زہرونکا اثر زیادہ پیدا ہوتا ہے جیسے افیون - سنکھیا - سیماب - سیسہ - اور شہرمہ *

بعض چیزین جنکو بطور غذا کے بلا مضرت کہا لیا کرتے ہین خاص خاص طبیعت کو نا موافق پڑتے ہین لیکن سبب اِس کا بتلایا نہین جا سکتا شاید ایسی صورتون مین وہ خود ہی زہر بنجاتے ہون یا معدہ مین داخل ہونے کے بعد اِن مین ایسے تغیرات پیدا ہونے ہون جیسے وہ اشیا زہریلی بنجاتی ہین - طبیعت کے اِس قسم کے اختلافات کی واقفیت ایسے مقدمات مین کام آسکتی ہے جیسے جب کوئی شخص کوئی خاص چیز بطور غذا کے کہا جاتا ہے اور زہر کی علامتین پیدا ہو جاتی ہین کیونکہ جب کوئی حکیم طبیعت کے ایسے اختلافات سے ناواقف ہوتا ہے تب وہ یہی کہہ دیتا ہے کہ اِس شخص کو کسی نے زہر کہلا دیا ہے حالانکہ اِسصورت مین علامات زہر کی کسی اُور ہی سبب سے پیدا ہو جاتی ہین *

جماعت بندی زہرون کی - بلحاظ اثر کے کل زہرون کو دو باب مین تقسیم کیا گیا ہے *

باب اول مین سمیاتِ اریجی - مِثِش کا ذکر ہے - یہ وہ زہر ہین جنکا اثر خاصکر معدہ اور رودون پر اِس قسم کا ہوتا ہے جس سے اُن

اعضاے مین شدت کی خراش پیدا ہوتی ہے +
باب دوم مین سمیات نیو - را - ٹکس کا بیان ہے یعنے وہ زہر جنکا
اثر نظام عصبی پر ہوتا ہے اور اُن زہرون کے تین اقسام ہین چنانچہ
قسم اول مین اُن زہرونکا ذکر ہے جنکا اثر دماغ پر ہوتا ہے +
قسم دوم مین وہ زہر شامل ہین جو اپنا اثر خاصکر نخاع پیدا کرتے ہین +
اور تیسری قسم مین وہ زہر بیان کئے گئے ہین جو دماغ اور نخاع دونو
پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہین +

اول - اثر سمیات اِرِی ٹیٹ کا

اِس قسم کے زہرونمین یہ باتین عام پائی جاتی ہین کہ جب یہ معمولی مقدار
مین کہائی جاتی ہین تب دست و قئے نہایت جلد شروع ہو جاتے
ہین - اور اِن علامتون کے ساتھہ ہی یا اِنکے پیدا ہونے کے بعد
ہی معدہ اور امعا مین درد شروع ہو جاتا ہے کیونکہ خاصکر انہی اعضاے
مین اِس قسم کے زہرون کے سبب خراش و رانفلامیشن بھی پیدا ہوتا
ہے - اِس جماعت مین بہتیری چیزین ایسی بہی ہین جو اکّال ہین جیسے
خالص معدنی تیزاب یا کہار چیزین اور کرد - سیو بلی - میٹ وغیرہ -
اِنکے نگلتے ہی زبان - حلق اور معدہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے +
مگر بعض اِری - ٹیٹنٹ زہر ایسے بہی ہین جو اکّال نہین ہین جیسے
سنکہیا - مرکبات بے - رائی - ٹا کار - بو - نٹ اف لڈ اور

کن - ٹیمے - ری - ٹڈیش ✤

اری - ٹنٹ اور اکال زہرونمین یہ فرق ہے کہ اکال زہرونکا اثر فوراً
پیدا ہوتا ہے کیونکہ جہان جہان سے یہ گزرتے ہین وہ مقام فوراً
گلنا شروع کرتا ہے مگر اری - ٹنٹ زہرونکا اثر رفتہ رفتہ یعنے کم سے
کم آدہ گھنٹہ بعد کہانے زہر کے پیدا ہوتا ہے اور اگرچہ بعض اری ٹنٹ
زہر نہایت سریع الاثر ہین پھر بھی بہ نسبت اکال زہرون کے اُنکا
اثر دیر ہی سے ظاہر ہوتا ہے ✤

زہر کے کہاتے ہی کسیکا علاج کرنا ہو تو یہ ضرور دریافت کرین کہ زہر اری ٹنٹ
تہا یا کرو - سیو (اکال) یعنے دریافت کرین کہ زہر کہانے کے کسقدر
عرصہ بعد علامتین شروع ہوئی تہین مثلاً اِن باتون کے دریافت سے
ہم کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ متوفی نے سنکھیا کہایا تہا یا کرو - سیو
سبلی - میٹ اور مُردہ کے مُنہہ اور حلق کے امتحان سے بہی اِن دونو
قسم کے زہرونمین فرق کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص کرو سیو
زہر کہاتا ہے تب اُسکا مُنہہ اور حلق جہل جاتا یا جلجاتا ہے ✤

یہ بات یاد رہے کہ بہتیرے اری - ٹنٹ زہر ایسے ہین جنمین خاصیت
کرو - سیو زہرون کی نہین ہوتی ہے مگر کرو - سیو زہر اری - ٹنٹ
زہرونکی طرح اپنا اثر پیدا کر سکتا ہے مثلاً کرو - سیو سب - لی - میٹ
اپنا اثر اری - ٹنٹ زہر کے طور پر پیدا کرتا ہے کیونکہ جب یہ کہایا جاتا
ہے تو معدہ اور رودون کے پردون کو زخمی کرنے کے علاوہ دیگر مقامات

مین بھی خراش اور انفلامیشن پیدا کرتا ہے - مزید برین بہتیرے
ایسے ہی گروہ سیوز ہر ہین جنکا اثر پانی ملانے سے جاتا رہتا
ہے تب وہ مثل ارّی ٹیٹنٹ زہر کے موثر ہوتے ہین مثلاً تیزاب گوگرد
وتیزاب شورہ وغیرہ اور بعض صورتون مین - لیکن بعض صورتون مین یہ آسانی
سے نہین کہا جا سکتا ہے کہ کسی ارّی ٹیٹنٹ زہر مین تاثیر اکال کے
بہی ہے یا نہین مثلاً آگ - سنالک اسڈ (جو ایک گروہ سیوز ہر ہے)
کہاتے ہی اپنا اثر پیدا کرتا ہے اور دہن اور حلق کے میوکس پردہ کا
رنگ اڑا کر اسکو ملایم کر دیتا ہے مگر معدہ اور دیگر اعضاے شکم کو زخمی
نہین کرتا +

ارّی ٹیٹنٹ زہر اکثر معدنیات مین سے ہوتے ہین بہت تہوڑی ایسے
ہین جو حیوانات اور نباتات سے حاصل ہوتے ہین اور بعض
ہوائین بہی ایسی ہین جو اپنا اثر مثل ارّی ٹیٹنٹ زہرون کے پیدا
کرتے ہین +

دوم نیو - را - ٹِکس

اثر انکا نظام عصبی پر ہوتا ہے مثلاً دماغ اور نخاع - جب اِس قسم کے
زہر کہائے جاتے ہین تو فوراً یا تہوڑے عرصہ بعد کہانے کے بیمار
درد سر کی شکایت کرتا ہے - سر اُسکا گہومنے بہی لگتا ہے - سارا
بدن اُسکا سُن ہو جاتا ہے یا فالج اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور بعض

صورتون مین تشنج بہی ہونے لگتا ہے مثل کرو-سیتو یا اری-ٹینٹ زہرون کے نتو اُنکا ذایقہ تیز ہوتا ہے اور نہ اُنکے کہانے سے اکثر دست و قے آتے ہین اور جو یہ علامتین پیدا ہون بہی تو اُنکے کہانے کی ترکیب اور مقدار کے سبب پیدا ہوتے ہین - یا جب نیو-را-ٹک زہرون کو کسی اری-ٹینٹ (تیز) چیز کے ساتہہ ملا کر کہلاتے ہین تب وہ علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے شراب + یاد رہے کہ جو خاص مارے کا ٹک زہر ہین اُن سے معدہ اور امعا مین نتو خراش پیدا ہوتی ہے اور نہ انفلامیشن +

اگرچہ اری-ٹینٹ اور نیو-را-ٹک زہرون کے اثر مین فرق ہی تاہم ایسا نہ سمجہنا چاہیے کہ یہ دونو قسم کے زہر اپنا اثر اسی طور پر ہمیشہ پیدا کرتے ہین جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے کیونکہ ایسا دیکہا گیا ہی کہ بعض اری-ٹینٹ زہر یا تو دماغ یا نخاع پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہین مثلاً سنکہیا اور آگ-زا-لک اسڈ اگرچہ اری ٹینٹ زہر ہین پہر بہی بعض دفعہ اُنکے کہانے سے ایسی علامتین پیدا ہوئی ہین جیسے نار-کا-ٹک زہرون کے کہانے سے ہوا کرتی ہین مثلاً بیہوشی - فالج اور تشنج مثل مرض کزاز کے (ٹے-ٹے-نس) پس ان مثالون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علامتون سے ہمیشہ زہر کی قسم دریافت نہین ہو سکتی ہے - نیو-را-ٹک زہر تعداد مین کم ہین اور نباتات ہی سے حاصل ہوتے ہین اور بعض ہوائین بہی ایسی ہین جنہین نیو-را-ٹک زہرون

کے اثر پائے جاتے ہین ❖

بعض زہر ایسے بہی ہین جنکے کہانے سے نیو۔را۔ٹک اور اری۔ٹنٹ دونو قسم کے زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ مثل اری۔ٹنٹ زہرون کے اِنکے کہانے سے دست و قے شروع ہو جاتے ہین اور تب مثل نیو۔راٹک زہرون کے غنودگی اور بیہوشی طاری ہوتی ہے بعدازان فالج اور تشنج ہونے لگتا ہی اِس قسم کے زہرونمین سے کُچلا اور میٹھا تیلیا ہین ❖

زہرون کا اثر زندہ آدمی پر

اول۔جب کوئی تندرست آدمی زہر کہا جاتا ہے تو عین تندرستی کی حالت مین علامات زہر کی اچانچک پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ جب کوئی شخص زہر نے۔کو۔لے۔نا (تنباکو کا جوہر) یا پرو۔سک اسڈ یا آگ۔زالک اسڈ یا اسٹرک۔نیا (کچلے کا جوہر) کہا جاتا ہے تب زہر کی علامتین یا تو فوراً یا چند منٹ بعد، زہر کہلانے کے ظاہر ہوجاتی ہین سنکہیا کے زہر اور دیگر اری۔ٹنٹ زہرون کی علامتین بہی اکثر نصف یا ایک گہنٹہ بعد پیدا ہوتی ہین۔خاص طبیعت کے سبب دیر لگ جاتے تو لگ جائے ورنہ دو گہنٹہ بعد کہانے زہر کے علامات اکثر پیدا ہوجاتی ہین ❖

زہرون کا اثر حالت بیماری مین۔بیماری کی حالت مین بعض زہرونکا اثر پیدا ہی نہین ہوتا یا نہایت جلد پیدا ہوجاتا ہے اور وہ

زہر نہایت ہی تہوڑی مقدار مین مہلک ہی ہوجاتا ہے مثلاً ہیجیش
اور لے ٹے - نس کی بیماریون مین مریض کو افیون کی اسقدر برداشت
ہوتی ہے کہ اُسی مقدار کو اگر تندرستی مین کہاجاوے تو مرجا سکتا ہے اور
اور دیوانگی - ہیضہ - ہس - ٹے - ریا (اختناق الرحم) اور ڈی - لی ری ام
ٹری - منس مین بہی (شرابیون کا ہذیان) افیون کی نہایت برداشت
ہوتی ہے +
ایک عورت کا ذکر ہے جسکی عمر ۲۲ برس کی تہی اِس عورت کا جسم
اسفل مفلوج ہوگیا تہا چہہ دن برابر بلا مضرت ہر روز تین تین گرین اسٹرک نیا
کہاتی تہی حالانکہ تندرستی مین اگر کوئی جوان آدمی اِس دوا کا ایک گرین
بہی کہاجاوے تو مہلک ہوجاتی ہے + برعکس اِسکے بعض حالات بیماری
کی ایسی بہی ہین جنہین زہر کا اثر نہایت جلد پیدا ہوجاتا ہے مثلاً جنکی
طبیعت مرض اِ - پو - پلکسی (سکتہ) مین مبتلا ہونے کے لئے مائل ہوتی
ہے تہوڑی سی افیون کا اثر اِسقدر جلد پیدا ہوجاتا ہے کہ یہ دوا بیمار
کو ہلاک کرڈالتی ہے - اور جب کوئی شخص معدہ یا امعا کے انفلامیشن مین
مبتلا ہو اور وہ سنکہیا یا انٹے - منی یا کوئی اَور اِری - ٹنٹ زہر کہاجاوے
تو اثر اِنکا نہایت جلد پیدا ہوجاتا ہے اور کمزوری کیحالت مین بہی اِن
معدنیات کا اثر جلد ظاہر ہوتا ہے گو مقدار اِنکی تہوڑی ہو اور گُردون کی
بیماری مین جب مرکبات سیماب تہوڑی مقدار مین بہی کہلاتے جاتے
ہین تب اِس شدت سے مُنہہ آجاتا ہے کہ بیمار کمزور ہوکر تلف ہوجاتا ہے -

اور جب بڑھاپے مین نشش کی بیماریان ہوجاتی ہین تب افیون
کو دوا کی مقدار مین کہانے سے بہی زہر کا اثر پیدا ہوجاتا ہے
اِسکے جوہر مار- فیا کا بہی یہی حال ہے + اور معمولی مقدار مین کلورا
فارم جب ایسے آدمی کو سنگہایا جاتا ہے جس مین کوئی بیماری دل
کی پوشیدہ ہو تب وہ مہلک ہوجا سکتا ہے - اِن باتون کا یاد رکہنا
اُس وقت کارآمد ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی طبیب پر اتہام زہر
خورانی کا لگاتا ہے +

زہر کی علامتین اکثر حالت تندرستی مین ظاہر ہوتی ہین - مگر

اِس قاعدہ کے بہت سے مستثنا بہی ہین کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ جسکو
زہر کہلا کر مار ڈالنا منظور ہوتا ہے وہ شخص حقیقت مین بیمار رہو +
ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ زہر کو دوا مین ملا کر کہلایا جاوے اور طبیب کو اِس
بات کا علم نہ ہو خاصکر جب وہ بیماری حاد (اکیوٹ) ہوتی ہے اور
اُسمین امعا یا معدہ بگڑا ہوا ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ شکم کی
بیماری مین لوگون نے دوا کے عوض سنکہیا کہلا دیا ہے - اِسطور کے
زہر خورانی کی نسبت ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ جب کوئی تندرست آدمی مین
بلا کسی سبب کے مثلاً کوئی بیماری یا سوء ہضمی یا حمل کے باعث دفعتاً شدت
سے دست وقے شروع ہوجاوین تو اشتباہ کسی ارہی - ٹنٹ زہر کے
کہلانے کا پیدا ہونا چاہئے + اور جب کوئی شخص بیمار ہو اور علامات
دفعتاً بدل جاوین یا شدت پکڑ جاوین اور حکمت کے قاعدہ کے بموجب

اِس تغیر کے کوئی وجہ نہ پائی جاوے تب دل مین اشتباہ ہونا چاہئے +
قتل کے ارادہ سے جب زہر کہلایا جاتا ہے تب دفعتاً ایسی شدید علامتین
ظاہر ہو پڑتی ہین کہ اُنکے پیدا ہونے کا کوئی ظاہر سبب نہین پایا جاتا ہی
لیکن طبیب کو اسبات سے بہی آگاہ ہونا چاہئے کہ بعض بیماریان ایسی
بہی ہین کہ حالت تندرستی مین دفعتاً پیدا ہو جاتی ہین اور اُنکے پیدا ہونے
کا کوئی ظاہر سبب دریافت نہین ہو سکتا ہے +

دوم - زہر خورانی کی علامتین - یہ بات ضرور یاد رکہین کہ زہر کی
علامتین یا تو فوراً بعد غذا کے یا کسی قسم کی دوا یا کسی قسم کی چیز کے کہانے
کے بعد ہی پیدا ہوتی ہین - اِسبات کا ذکر اوپر ہوا ہی کہ اکثر زہرون کی
علامات ایک گہنٹہ کے بعد پیدا ہوتی ہین مگر چند حالات ایسے بہی ہین جنمین
یہ قاعدہ راست نہین آتا - اِن حالات کو حکیم تجربہ کار آسانی سے دریافت
کر سکتا ہے - پس فرض کرو کہ تمہارے بیمار مین جو علامتین پیدا ہوئی
ہین وہ زہر کی علامتین ہین تو اوپر کے قاعدہ کے بموجب یہ سمجہنا چاہئے
کہ اُس شخص نے علامتون کے شروع ہونے سے آدہے یا ایک گہنٹہ پہلے
یا تو غذا یا دوا کے ہمراہ اُس زہر کو کہایا ہے مگر ایسا بہی ہو سکتا ہے کہ
بعوض کہلانے کے زہر کی پچکاری بہی مبرز کے راہ کر دیتے ہین اور اِس
سے بہی آدمی مرجاتا ہے مثلاً تیزاب گوگرد یا کسی اَور تیز چیز کی پچکاری -
علاوہ ازین جب زخم پر ایسی تیز چیزین لگاتے ہین جیسے سنکہیا یا کروسیو
سب - لی - میٹ یا تیلنی مکہی تب بہی آدمی ہلاک ہو جا سکتا ہے - پس

طبیب کو ان حالات سے واقفیت پیدا کرنی چاہیے ایسا نہ سمجھنا چاہیے
کہ زہر صرف کہلایا ہی جاتا ہے نہین بلکہ زہر کی پچکاری کرتے ہین
اور زخمون پر بہی لگاتے ہین - مزید برین زہریلے بخارات کو سنگہا
کر بہی آدمی کو مار ڈالتے ہین مثلاً ایتھر اور کلو - را - فارم اور پروسک
اسڈ وغیرہ کے بخارات *

لیکن فرض کرو کہ انہین سے کسی پوشیدہ ترکیب سے زہر نہین
دیا گیا اور یہ کہ قاتل نے یا تو افیون یا دہتورا یا سنکہیا یا میٹھا تیلیا
جو ہندوستان کے عام زہرون مین سے ہین مقتول کو کہلادیا تو یہ
ضرور سمجھنا چاہیئے کہ زہر کی علامتون کے پیدا ہونے سے تہوڑے
ہی پہلے مقتول نے کوئی نہ کوئی چیز ضرور کہائی ہوگی - اور جو خوب
وبیان لگا کر تحقیقات کرین تو یہ بات نکل سکتی ہے کہ علامات مذکورہ بالا
کسی خاص غذا کے کہانے سے پیدا ہوئی ہین جس سے مجرم گرفتار
ہو سکتا ہے * لیکن فرض کرو کہ دوا یا غذا کہائے کو کئی گہنٹے گزر گئے پہر
بہی کوئی اثر نہین ظاہر ہوا تو اس صورت مین یہی کہا جا سکتا ہے کہ علامات
مذکورہ اتفاق سے پیدا ہوئین اور زہر کے سبب نہین *

جب کسی دوا یا غذا کے کہانے سے ایسی علامات پیدا ہو جاوین جیسے
کسی زہر کے کہانے سے ہوا کرتی ہین تو یہ مقام ضرور شک کا ہے مگر پہر بہی
اس قسم کے نتایج کے نکالنے مین احتیاط چاہیئے کیونکہ بعض دفعہ اس قسم کے
اتفاقات ہو بہی جایا کرتے ہین *

ایسا ہی ہوتا ہے کہ دوا مین زہر ملا دیتے ہین کہ جس سے طبیب پر بدنامی آجائے چنانچہ اس نظیر مین قاتل نے ایسا ہی کیا تھا کہ کسی عطار نے کچھہ دوا بنائی کسی دوسرے نے مریض کو مار ڈالنے کی نیت سے اُسمین زہر ملا دیا - اُس دوا کے چکھتے ہی بیمار کے دل مین شک گزرا اس نے عطار کو وہ دوا واپس بھیجی - عطار چونکہ اُس دوا کے اجزا سے واقف تھا اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے فوراً پی گیا اور پیتے ہی مرگیا مگر عدالت نے قاتل کو سزا دی کو اُسنے دوسرے کے قتل کے ارادہ سے اُس دوا مین زہر ملا دیا تہا ٭

طبیب کو اِن باتون سے واقفیت ہونی چاہئے تاکہ ایسا نہ کرے کہ اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے اس خیال سے کہ اپنے نسخہ کے اجزا تو معلوم ہی ہین عدالت کے روبرو دوا کو پی جائے کیونکہ کیا ٹھکانا نہ کسی غیر نے اُس دوا مین شاید زہر ملا دیا ہو بلکہ پی جانے کے بدلے دوا کو کیمیاوی ترکیب سے آزما دیں - اتفاقاً جب ایسا ہو جاتا ہے کہ دوا یا غذا کھانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ایسی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے کسی زہر کے کھانے سے ہوا کرتی ہین تب عوام کو یقین ہو جاتا ہے کہ مریض کو ضرور کسی نے زہر دے دیا ہے - لیکن جبتک کامل ثبوت زہر خورانی کا نہ ملے طبیب کو عوام کی باتون کو نہ ماننا چاہئے ٭

سوم زہر خورانی مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کئی آدمی ایک ہی وقت کے اندر ایک ہی قسم کی دوا یا غذا کھاتے ہین کہ جسمین زہر ملا ہوا ہو تو

زہر کی علامتین بہی اِنمین ایک ہی قسم کی پیدا ہوتی ہین - لیکن ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے اور جو ہو بہی جائے تو اوپر کا مسئلہ ثابت ہو جاتا ہی مگر جب کئی شخص ملکر ایک ہی کہانے کو کہاوین اور اُنمین سے صرف ایک کو تکلیف ہو تو اشتباہ زہر کا ضعیف ہو جاتا ہی اور زہر آلودہ کہانے کی گرفت کے لئے یہ دیکہنا چاہیے کہ جنمین علامات زہر کی پیدا ہوئی ہین اُنہون نے اُن کہانون مین سے کونسا خاص کہانا کہایا تہا یا کونسی خاص چیز لی تہی چنانچہ کسی نے چند احباب کی دعوت کی اُن مین ایک طبیب بہی تہا - کہانا کہاتے ہی اُنمین سے چند کو زہر ہوگیا حکیم صاحب نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جنہون نے ایک خاص کہانے کو کہایا تہا اُنہین کو تکلیف ہوئی اور باقی کے چنگے بہلے اپنے اپنے گہرونکو چلے گئے - جب اُس کہانے کا امتحان کیا تو اُس مین کثرت سے سنکہیا پایا گیا ٭

زہر خورانی کی یہ ترکیب قابل اعتماد ہے کیونکہ یہ قرین قیاس نہین معلوم ہوتا کہ بہت سے تندرست آدمی ملکر کہانا کہائین اور تہوڑے ہی عرصہ بعد کہانا کہانے کے اُنمین سے بہتون کو دفعتاً ایسی بیماری ہو جائے جسکی علامتین نہایت شدید اور ایک ہی قسم کی ہون ٭ اور اگر کہانے مین زہر ہو بہی تو ایسا قیاس نہ کرنا چاہیے کہ جس جس نے وہ کہانا کہایا ہے اُن سارونمین ٹہیک ایک ہی قسم کی علامتین پائی جاوینگی کیونکہ بہت سی باتین ایسی ہوسکتی ہین جنسے اُن علامتون مین بڑا فرق

پڑسکتا ہے مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص نے وہ زہرآلودہ کہانا
خوب پیٹ بہرکر کہایا ہے اُسکو تکلیف بہی زیادہ ہوتی ہے اور
صرف یہی نہین بلکہ ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ ایک دفعہ کئی آدمیون نے
ملکر زہرآلودہ کہانا کہایا تہا - اُنمین سے جنہون نے تہوڑا کہایا تہا
اور قے نہین کی تہی وہ جلد مرگئے مگر جنہون نے خوب چہک کر کہایا تہا
اور اُس باعث خوب کہلکر قے بہی کی تہی وہ بچ رہے +
اوپر اسباب کا بہی ذکر ہوا ہے کہ زہرخورانی کے مشابہ کوئی بیماری
ایسی نہین ہے جسمین کئی تندرست آدمی ایک ہی دفعہ مبتلا ہوجاوین
اور اُنمین علامتین بہی ایک ہی قسم کی پیدا ہوجاوین - اگرچہ یہ مسئلہ
بلاشک علی العموم درست ہے تاہم نظیر ذیل کے ملاحظہ سے صاف ثابت
ہوجائیگا کہ گاہے گاہے اسکا خلاف بہی وقوع مین آجاتا ہے - مثلاً
ہیضہ کے موسم مین ایک ہی گہر کے چار آدمی تندرست و توانا مگر آپسمین
اُنکی نا اتفاقی تہی کہانے کو بیٹہے - ایک تو اُنمین سے باپ تہا دوسری
اُسکی بیوی تیسرا اُسکا بیٹا اور چوتہی اُسکی بیٹی - تہوڑے عرصہ بعد کہانا
کہانے کے بجز پسر کے باقی کے تینون دست وقے مین مبتلا ہوگئے
استفراغ کا مادہ خون آمیز تہا مگر مثل ہیضہ کے بدن بیمارون کا
نیلگون نہ تہا - دو اُنمین سے مرگئے - بیٹا چونکہ اپنی ما اور باپ سے
عناد رکہتا تہا لوگون نے اُسپر اتہام زہرخورانی کا لگایا + یہ مقدمہ عدالت
مین دایر ہوا مگر معالج کی شہادت سے کہ متوفی ہیضہ کرکے مرے

اور زہر کے سبب نہین لڑکا بری ہوگیا +

اِس نظیر سے صاف پایا جاتا ہے کہ تہوڑے عرصہ بعد کہانا کہانے کے کئی تندرست آدمی ارسی - ٹننٹ زہر کی علامتون مین دفعتاً مبتلا ہو گئے اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زہر خورانی کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے جو قاعدے ہین اُنکا کسی خاص حالت پر چسپان ہونا یا نہونا حکیم کی دانائی اور فہم پر منحصر ہے - جب زہر خورانی کے مقدمات کی تحقیقات کرین تو اِسکو یاد رکہین کہ بعض غذا ہی ایسی ہوتی ہے کہ جسکے کہانے سے بعض اوقات ایسی علامتین پیدا ہو جاتے ہین جیسے کسی ارسی - ٹننٹ زہر کے کہانے سے ہوا کرتی ہین مثلاً گندہ یا بیمار جانور کا گوشت یا مچہلی یا روٹی وغیرہ کے کہانے سے بہی بعض اوقات زہر کی علامتین پیدا ہوکر مہلک ہو جایا کرتی ہین +
جو جو صورتین زہر خورانی کی اوپر بتلائی گئی ہین وہ تمہارے ملاحظہ مین آسکتی ہین مگر اِس پر راے دینی اِس سبب سے مشکل ہو جاتی ہی کہ بعض دفعہ وہی غذا مہلک ہو جاتی ہے کہ جسکو آدمی نے بلا مضرت پہلے بہی کہایا تہا +

چہارم - پایا جانا زہر کا اُس غذا مین جو کہائی گئی ہو یا قئے کے مادہ مین ہو - کسیکو زہر کہلایا گیا ہے یا نہین - اِس بات کا یکتا ثبوت اُسوقت دیا جا سکتا ہے کہ جب اُس کہانے مین جو اُس شخص نے کہایا ہو یا اُسکے قئے کے مادہ مین یا بعد چند گہنٹہ کے مریض کے پیشاب

مین کیمیا وی یا باریک بینی شناخت سے زہر پایا جاوے ÷ البتہ وہ ثبوت بہتر ہوتا ہے کہ جب بعوض غذا کے قئے کے مادہ یا پیشاب مین زہر پایا جاتا ہے کیونکہ اِس سے یہ ثابت ہو جاتا ہی کہ مریض نے حقیقت مین زہر کہایا تہا اور اِسی سبب سے علامتین زہر کی پیدا ہوئی تہین اگر قئے کا مادہ پہکوا دیا ہو تو اُس غذا کو امتحان کرنا چاہئے جو بیمار نے کہائی تہی - اگر اُن دونو مین زہر نہ پایا جاوے اور پیشاب مین بہی ثابت نہ ہو تو احتمال ہے کہ علامات مذکورہ بیماری کے سبب پیدا ہوئی تہین اور زہر کے باعث نہین ÷

مریض زندہ ہو اور اُسکی زہر خورانی کی نسبت تحقیقات کرنی ہو تو یہ دو باتین ضرور یاد رکہنی چاہئین - ایک تو یہ کہ بعض دفعہ زہر کہا جانے کا فریب بہی کرتے ہین اور دوسری یہ کہ بعض اوقات کسی اور پر زہر دینے کی تہمت بہی لگاتے ہین ÷

شریر کے نزدیک کہانے مین یا دست و قئے کے مادہ مین زہر ملا کر دوسرے پر اتہام لگانا آسان بات ہے مگر اِس قسم کے شریر آدمیون مین اتنا حوصلہ نہین ہے کہ خود زہر کہا کر اَور پر تہمت لگا سکین کیونکہ اِن لوگون کو سمیات کا بڑا خوف ہوتا ہے اور اُنکو سمیات کی نسبت اتنی واقفیت کہان کہ زہر کی کل علامتون کو ہو بہو ایسی نقل کر سکین جو تجربہ کار حکیم کی گرفت مین نہ آسکین ÷ پس کیمیا وی ترکیب سے حکیم صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ فلانے کہانے مین زہر موجود ہے یا نہین - اگر ہے تو

کس نیت سے اِسمین زہر ملایا گیا تہا اِسکا ثابت کرنا عدالت کے ذمہ ہی طبیب کے نہین *

اگر زہر حقیقت مین کہایا گیا ہے تو اُس شخص مین زہر کی علامتین بہی ضرور ہی پیدا ہونگی اور اگر نہ پائی جاوین تو زہر دئیے مین شک پڑ سکتا ہے اور قے کے مادہ مین زہر کے ہونے سے یہ ٹہیک نہین ثابت ہوتا کہ زہر کہایا گیا تہا الاّ دو صورتونمین۔

اول۔ جب تہمت لگانے والا زہر کی عام علامتون مین مبتلا ہو چکا ہو اِسصورتمین وہ فریبی نہین کہا جا سکتا مگر تہمت کیون لگائی ہے یہ بات اَور گواہون سے ثابت ہو سکتی ہے *

دوم۔ جب قے کسی صاف برتن مین طبیب یا کسی ایسے شخص کے روبرو کی گئی ہو جسکی شہادت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے مگر جب پیشاب مین زہر پایا جاتا ہے تو اِس سے زہر کا کہانا کامل طور پر ثابت ہو جاتا ہے اور یہ بہی کہ وہ زہر خون مین جذب ہو کر جسم سے خارج ہو گیا ہی *

جب کسی ایسے شخص کے علاج کا اتفاق ہو جسمین شبہہ زہر خورانیکا ہو تو طبیب کو پہلے اُس شخص کی جان بچانے کی کوشش کرنی چاہئے مگر ساتہہ ہی اِس کوشش کے بہتیری ایسی باتونکا بہی خیال رکہنا چاہئے جن سے اگر وہ زہر قتل کی نیت سے کہلایا گیا ہے مجرم گرفتار ہو سکتا ہے۔ وہ باتین یہ ہین *

اول۔ علامتون کی نسبت یہ دریافت کریں کہ کس وقت وہ شروع ہوئین

اور کس قسم کی ہین ❊

دوسرے - بعد کہانا کہانے یا دوا پینے کے ٹہیک کتنے عرصہ بعد لوگون نے
اِن علامتون کو دیکہا تہا ❊

تیسرے - کس ترتیب سے وہ شروع ہوئی تہین ❊

چوتھے - آیا اِنکی شدت کبہی زیادہ کبہی کم ہوئی تہی یا مریض کی موت
تک بڑہتی ہی چلی گئی ❊

پانچوین - مریض اِس سے پہلے کسی بیماری مین مبتلا تہا یا نہین ❊

چہٹے - آیا کسی خاص وقت کے کہانا کہانے کے بعد یا کسی خاص قسم
کی دوا کے پینے کے بعد شدّت اُن علامتون کی ہوئی تہی ❊

ساتوین - دیکہین بیمار نے قے کی ہے یا نہین - قے کے مادہ کو خاصکر
اُسکو جو پہلی دفعہ کی قے سے نکلا تہا منگا وین اور اُسکے ...رنگت اور
مقدار کو دیکہین اور آزمائین کہ وہ ترش ہے یا کہار ❊

آٹہوین - اگر قے کا مادہ نہ ملے اور قے کسی پوشاک یا مکان کے اسباب
یا کمرہ کے صحن پر ہوگئی ہو تو اُس پوشاک یا چادر یا فرش کا ایک ٹکڑا کتر کر
رکہہ چہوڑین تا کہ کیمیاوی ترکیب سے زہر کی تحقیقات ہوسکے - اگر صحن لکڑی
کا ہو تو اُسکو کہرچ لین یا اُسکا ایک ٹکڑا کاٹ لین - اگر صحن پتہر کا ہو تو ایک
صاف ٹکڑے اسفنج کو آب مقطر مین تر کرکے اُس سے اُس قے کے مادہ
کو پونچہکر نچوڑ لین ❊ جس برتن مین قے کی تہی اُسکے ملاحظہ سے بہی تحقیقات
کو مدد مل سکتی ہے کیونکہ معدنی زہر وزنی ہوتے ہین اِس سبب سے

یا تو نیچے بیٹھہ جاتے ہین یا برتن مین چمٹ جاتے ہین *

نوین - اسباب کے دریافت کرنے مین کوشش کرین کہ سب سے پیچھے کس قسم کا کہانا کہایا گیا تہا یا کس قسم کی دوا پی گئی تہی اور یہ کہ ٹہیک کس وقت یہ چیزین استعمال مین آئی تہین *

دسوین - جو جو چیزین کسی خاص وقت کے کہانے مین کہائی گئی تہین دیکہین کہ وہ کس قسم کی تہین *

گیارہوین - مشتبہ کہانے کی چیزون اور قے کے مادہ کو کسی صاف شیشہ کے مرتبان مین جسقدر جلد ہو سکے بند کرکے مہر لگا دین اور کاغذ پر ان چیزون کا نام لکہکر اس مرتبان پر چپکا دین *

بارہوین - وہ لوگ جو اس وقت موجود ہون یا جنپر استعمال زہرخور کا ہو جو کچھہ اپنی منہ سے اس زہرخورانی کی نسبت کہین اسکو اپنی یادداشت کی کتاب پر لکھہ لین *

تیرہوین - اس کہانے کی چیز یا دوا کو ایک ہی نے یا کئی شخصون نے کہایا تہا اگر کئی نے کہایا تہا تو زہر کی علامتین سب مین ظاہر ہوئی تہین یا نہین اور جو ہوئی تہین تو دریافت کرین کیونکر ہوئی تہین *

چودہوین - اس بات کو دریافت کرین کہ اس قسم کے کہانے کی چیز یا دوا کو بیمار نے یا اورون نے پہلے یا بعد اس وقوع کے بہی کہایا تہا اور کسی قسم کی مضرت نہین پیدا ہوئی تہی *

لاش مین پائے جانے آثار موت کے

فرض کرو کہ جس شخص نے زہر کھایا تھا وہ مرگیا اگر یہ دریافت کرنا چاہو
کہ متوفی زہر کھا کر مرا تھا یا نہین تو پہلے اُن ساری باتون کے دریافت
کرنے کی کوشش کرو جو پچھلے باب مین زندہ کی زہرخورانی کی نسبت
بیان کی گئی ہین + اگر متوفی زہر کھا کر مرا ہے تو زہر کے اثر کا شروع ہونا
اور موت سے پہلے کی علامتین اُن باتون کے موافق ہونی چاہئین جن
کا ذکر پچھلے باب مین کیا گیا ہے مگر ان تحقیقات مین قاعدہ ذیل کا خیال
رکھنا چاہیے وہ قاعدہ یہ ہے - کہ زہرخورانی مین نہ تو کوئی خاص علامت
اور نہ کوئی خاص حالت مردہ کے اعضاے مین ایسی پائی جا سکتی ہے
کہ کسی مرض مین نہ پائی جاوے مگر ساتھ ہی اِسکے یہ بھی یاد رہے کہ
کوئی بھی ایسی بیماری نہین ہے جسمین واقعی زہرخورانی کے کل نشانات
پائے جاوین + جب کوئی شخص زہر کھا کر مر جائے تو امور ذیل کی
نسبت تحقیقات کرنی چاہیے +

اول موت کیوقت کی نسبت - جب زہر کی علامتین پہلے ظاہر
ہوئی تھین اُسوقت سے کتنے عرصہ بعد بیمار مرا ہے - یہ امر قابل تحقیقات
ہے کیونکہ عام قسم کے زہر جب مہلک خوراکون مین کھائے جاتے ہین
تو ایک خاص وقت کے اندر وہ مہلک ہوتے ہین - اِس امر پر توجہ
کرنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہین ایک تو یہ کہ بعض صورتون مین
اِس سے زہر کے قسم کی نسبت راے دیجا سکتی ہے + عدالت حکیم
سے اکثر دریافت کرتی ہے کہ بتلاؤ علی العموم زہر کتنے عرصہ مین مہلک

ہوتے ہین - اِس سوال کے جواب دینے مین یہ یاد رکہنا چاہیئے کہ مختلف
زہر کے مُہلک ہونے کے عرصہ مین اختلاف ہی اور یہ کہ کہانے کے طور
اور مقدار کے لحاظ سے ایک ہی زہر کبہی تو دیر سے اور کبہی جلد اپنا
اثر پیدا کرتا ہے مثلاً پروسِک ایسڈ اگر نصف یا ایک آونس کے
مقدار مین پیا جاوے تو دو منٹ سے کم عرصہ مین مہلک ہو جا سکتا
ہے حالانکہ معمولی حالات مین یہ زہر ۱ سے ۴۰ منٹ کے اندر مہلک
ہوتا ہے اور جب آدہے گہنٹہ تک بچ رہتا ہے تو مریض کے شفا
پانے کی اُمید ہوتی ہے ٭ عام زہرون سے اگ - زالِک ایسڈ
ایک نہایت سریع الاثر زہر ہے - جب نصف یا ایک آونس کے
مقدار مین کہایا جاتا ہے تو ۱۰ منٹ سے ایک گہنٹہ کے اندر مہلک
ہو جاتا ہے اور جو کہاتے وقت اچہے طور پر حل نہ کیا گیا ہو تو زیادہ
عرصہ کے بعد مہلک ہوتا ہے - معدنی تیزاب جب زہر کی مقدار
مین کہائے جاتے ہین تو ۱۸ سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر مہلک ہوتے
ہین ٭ سنکہیا ۱۸ گہنٹہ سے تین یا چار دن کے اندر مہلک ہوتا ہی
مگر کئی دفعہ اِس زہر نے آدمیون کو صرف دو ہی گہنٹہ مین مار ڈالا
ہے ٭ افیون چاہیے خشک یا عرق کے طور پر کہائی جاوے
(لا - ڈے - نم) اکثر چہہ سے ۱۲ گہنٹہ کے اندر مہلک ہوتی ہے
مگر ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ اِس زہر نے کئی دفعہ لوگون کو تین ہی گہنٹہ
مین ہلاک کر ڈالا ہے ٭ افیون کہا کر جب کوئی شخص بارہ گہنٹہ

تک زندہ رہتا ہے تو وہ اکثر شفایاب ہوجاتا ہے - اوپر کے عرصون
کو قطعی نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ تو زہرون کے مہلک ہونے کے عرصون
کے اوسط ہین جنکی نسبت ہم اپنی راے دینے کے مجاز ہوسکتے ہین
البتہ راے دینے کے وقت طبیب کو اُن سارے حالات کا لحاظ
رکہنا چاہیئے جنسے زہرون کے موثر ہونے کے عرصون مین فرق پڑ
جاسکتا ہے اور جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے +

استعمال کے عرصہ بعد زہر کا مُہلک ہوجانا

جب کوئی زہر جلد مہلک ہوجاتا ہے تب اصطلاح مین اُس کو اکیوٹ
پائیزننگ کہتے ہین اور جب اثر اُسکا آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے
تب اُسکو کرانک پائیزننگ بولتے ہین + بہتیرے زہر ایسے ہین
کہ کمی مقدار کے باعث یا بروقت علاج کے سبب اپنا اثر جلد ظاہر
نہین کرتے بلکہ بیمار کو بتدریج لاغر اور کمزور کرکے ہلاک کردیتے ہین
جیسے سنکہیا کروسیو سب - لی میٹ + اور ٹار ٹار - ایمے ٹک
اور معدنی تیزاب اور تیز کہار چیزین بہی اسیطور پر مہلک ہوتی ہین
کیونکہ انکے استعمال سے مری (ای - سا - فی - گس) تنگ ہوجاتی
ہے یا معدہ کا میو - کس پردہ گلجاتا ہے جس سے ہاضمہ مین فرق
پڑکر بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور اخیر مین مرجاتا ہے +
اِس قسم کے زہر کے موثر ہونے کا کوئی ٹہیک وقت مقرر نہین ہی

مختلف عرصون کے اندر یہ مہلک ہوتے ہین اور جب کوئی زہر عرصۂ مدید کے بعد اپنا اثر پیدا کرتا ہے تو بعض دفعہ ایسا کہنا مشکل ہوتا ہے کہ خاصکر اُسی زہر کے سبب بیمار ہلاک ہوا ہے کیونکہ اُس عرصہ کے اندر اُس شخص کی عادت مین فرق پڑ جا سکتا ہے یا وہ کسی مرض مین مبتلا ہو جا سکتا ہے یا اُس عرصہ مین کوئی اور صورت ایسی پیدا ہو سکتی ہے جس سے یا تو بیمار جلد مر جا سکتا ہے یا وہ صورت خود ہی اُسکی موت کا باعث ہو سکتی ہے +

دوم - ثبوت زہر کا لاش کے امتحان سے

اِسبات کے دریافت کے لئے کہ آیا فلانا شخص زہر کہا کر مرا ہی یا نہین اُسکی لاش کا امتحان ضرور کرنا چاہئے کیونکہ یہ ایک بڑا بھاری وسیلہ زہر خورانی کے ثبوت کا ہے + لیکن لاش کے بیرونی حالات سے ثبوت اِسبات کا نہین ہو سکتا +

اری ٹینٹ قسم کے زہرونکا اثر خاصکر معدہ اور امعا پر ہوتا ہے جس سے اُن اعضاے مین خراش اور انفلامیشن پیدا ہوتا ہے اور وہ زخمی ہی ہو جاتے ہین اسلئے نہین انفلامیشن کے کل نتایج بہی پائے جا سکتے ہین یعنی اُنکی ساخت گل جا سکتی ہے یا موٹی ہو جا سکتی ہے یا زخمی ہو جا سکتی ہے یا اُس مین سوراخ پیدا ہو سکتا ہے یا وہ مردار پڑ جا سکتی ہے + بعض دفعہ اِن اعضاے کی ساخت صرف موٹی ہو جاتی ہے مگر بعض

اوقات پتلی ہو کر گل بہی جا سکتی ہے +
نیو - رالِٹک قسم کے زہرون کے اثر کا نتیجہ لاش مین اکثر اچہے طور
پر نہین پیدا ہوتا - چنانچہ معدہ اور امعا مین کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا
مگر دماغ اور نخاع اور اُنکے غلاف کی رگین خونسے کسیقدر پر ہو جاتی ہین
اور یہ علامت بہی اکثر ایسی خفیف پیدا ہوتی ہے کہ خاص توجہ کے بغیر گرفت
مین نہین آسکتی ہے +
نار - کا - ٹے - کو اری - ٹِنٹ قسم کے زہر اپنا اثر دماغ یا معدہ اور امعا
پر یا اِن سارون پر پیدا کر سکتے ہین + لیکن با اینہمہ یہ بات ضرور یاد
رہے کہ بعد ہلاکت کے اُن زہرون مین سے کسی قسم کے زہر کا کوئی
بہی نشان جسم کے کسی حصہ پر نہین بہی پایا جا سکتا ہے - پس بیانات
مفصلۂ ذیل اِن صورتوںمین راست نہین آسکتے - ایسی مستثنا صورتونمین
ثبوت زہر خورانی کا کسی اَور وسیلہ سے حاصل کرنا چاہیے + اور یہ بہی بات
یاد رہے کہ عام بیماری ور زہر خورانی کے سبب لاش مین ایک ہی قسم
کے تغیرات پیدا ہو سکتے ہین - پس جبتک ہم ان دونو قسم کے تغیرات مین
فرق نہ کر سکین تبتک زہر خورانی کا ثبوت کامل نہین ہو سکتا ہے - مثلاً وہ
تغیرات معدہ امعا کے میو - کس پردہ پر پیدا ہوا کرتے ہین یعنے یا تو
پردۂ مذکور سرخ ہو جاتا یا اُسپر زخم پیدا ہو جاتے ہین نہین تو گلکر چہد جاتا ہے
مگر یہ ساری باتین جیسے بیماری کے سبب ویسے اری - ٹنٹ زہرون
کے اثر کے باعث بہی پیدا ہو سکتے ہین - غرض اِنمین ضرور فرق کرنا چاہیے

پس

سُرخی - ارّی - ٹینٹ زہرونکا یہ قاعدہ ہے کہ معدہ اور چھوٹے رودوں (امعا سفلی) کے میو-کس پردہ میں انفلامیشن پیدا کرکے اُسکو سرخ کردیتے ہین - یہ سُرخی پہلے پہل تو اکثر گہری قرمزی رنگ کی ہوتی ہے - مگر ہوا کے لگنے سے خوب سرخ ہوجاتی ہے - اور یا تو سارے میو-کس پردہ پر پھیلی ہوتی ہے یا اسکے سرخ سرخ دھبّے یا نقطے یا سرخ دھاریان ہوا کرتی ہین - اور یہ سرخی بعض دفعہ معدہ کے فم اعلیٰ پر پائی جاتی ہے لیکن علی العموم فم اسفل مین ہی زیادہ پائی جاتی ہی اور بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ معدہ کے میو-کس پردہ کے صرف سلوٹون ہی پر سرخی مذکور پائی جاتی ہے + علاوہ زہر کے معدہ کے انفلامیشن مین بھی میو-کس پردہ سرخ ہوجاسکتا ہی - پس تاکہ یہ دریافت ہوجائے کہ اصل سبب اس انفلامیشن کا زہر ہے یا بیماری طبیب کو ان علامتونکا لحاظ ضرور رکہنا چاہئے جو موت سے پیشتر پیدا ہوئی تہین ورنہ معدہ یا جسم کی کسی اَور ساخت مین کسی ارّی-ٹینٹ زہر کے ہونے کا ثبوت کیمیاوی ترکیب سے ضرور دینا چاہئے +

حالت صحت مین معدہ کا میو-کس پردہ قریب پیلے رنگ کا ہوتا ہے مگر ہضم کے وقت کسیقدر سرخ ہوجاتا ہے - بعض طبیب ایسا فرماتے ہین کہ جو لوگ غذا کے ہضم کے وقت مرتے ہین اُنکے معدہ مین کسیقدر سرخی پائی جاتی ہے + جب بعد موت کے معدہ جگر اور طحال سے

لگا ہوا ہوتا ہے تب خون کے بہنے سے معدہ اودے رنگ کا ہو جا سکتا ہے اور یہ بات تو تحقیق ہے کہ بعد موت کے چونکہ خون ہمیشہ نیچے کیطرف رجوع کرتا ہے اسواسطے رودون کی رنگت مثل خون کے سرخ ہو جاتی ہے ✤ لیکن اس قسم کی سرخی اور اُس مین جو ارسی۔ نٹ زہر کے کہانے سے پیدا ہوتی ہے بڑا فرق ہی ✤

معدہ کے میو۔کس پردہ کی سُرخی جو زہر خورانی کے سبب پیدا ہوتی ہی جسم مین سٹراند کے شروع ہونے سے اِسقدر جلد بدل جاتی ہے کہ طبیب اُس سُرخی کا سبب اکثر شافی طور پر بتلا نہین سکتا ہے ✤ جب قریب کے اعضاے اور عضلات کے خون مین سٹراند شروع ہوتی ہی اور وہ خون معدہ مین نفوذ کر جاتا ہے تو گو معدہ تندرست ہو اُسکی رنگت سُرخی مایل ہو جاتی ہے ✤

دُوسری قسم۔ ارسی۔ نٹ قسم کے زہر مین معدہ گاہے گاہے زخمی پایا جاتا ہے چنانچہ میو۔کس پردہ اِس عضو کا جابجا سے اُدہڑ جاتا ہے۔ شکل ان زخمون کی گول ہوتی ہے اور اُنکے کنارون کے اندر کچھ کچھ حصہ زہر کا (سنکھیا) پایا جاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ معدہ بیماری کے سبب اکثر اور زہر کے باعث کم زخمی ہوتا ہے ✤

بیماری کے سبب جو زخم پیدا ہوتے ہین اُنکی تشخیص مفتون تک نہین ہو سکی ہی کیونکہ جبراِن ضعیف علامتون کے جو ادنی بدہضمی کی حالت مین بھی پائی جا سکتی ہین بیمار کے زخمون کے کوئی بھی آثار ظاہر نہین

ہوتے وہ علامات یہ ہین جیسے فقدان اشتہا - گاہے گاہے غثیان
یا قئے کا ہونا ٭
برعکس اسکے سنکھیا یا کسی اَور قسم کی اِرِی ـ ٹنٹ زہر مین جب تک
اِرِی ـ ٹنٹ قسم کے زہر کی علامتین ظاہر نہین ہولیتی ہین تبتک معدہ
زخمی نہین ہوتا ٭ بیماری کے زخم مین زخم کے اردگرد کا میو-کس پردہ
اکثر سُرخ ہوجاتا ہی مگر زہر کے زخم مین سارے معدہ بلکہ اثنا عشرہ اور دیگر
حصہ امعا علیا مین بہی سُرخی پہیل جاتی ہے - علاوہ ازین موت سے
پہلے بیمار کی صحت کا حال اگر دریافت کیا جاوے تو بہی اِن دونو قسم
کے زخمون مین فرق کیا جا سکتا ہے ٭ مگر اِس بات کو یاد رکہین کہ معدہ
کا زخمی ہونا اور اُسکے کسی حصہ کا گلجانا دو علیحدہ باتین ہین کیونکہ زخم کا
پیدا ہونا زندگی سے تعلق رکہتا ہے یعنے زخم نتیجہ انفلامیشن کا ہے
(دیکہو کتاب طب رحیمی) پس جب حصہ جسم مین زخم پیدا ہوتا ہے اُس
حصہ کو عروق جاذبہ جذب کر کے جسم سے خارج کر دیتی ہین برعکس اسکے
کسی حصہ جسم کا گلجانا کیمیاوی ترکیب سے انجام پاتا ہے یعنے اِسصورت مین
ایسا ہوتا ہے کہ جسم کے جس مقام پر زہر لگتا ہے اُس مقام کی ساخت
اِرِی ـ ٹنٹ زہر کے اکال اجزا کے ساتہہ کیمیاوی ترکیب سے مخلوط ہوجاتے
ہین جس سے وہ ساخت مردہ ہو کر یا تو ہمراہ زہر کے خارج ہوجاتی ہے
یا اُسی حصہ جسم مین پڑی رہتی ہے ٭ علاوہ برین زخم کے پیدا ہونے کے
لئے کچہہ عرصہ چاہیئے مگر کیمیاوی ترکیب سے کوئی حصہ جسم کا یا تو آناً فاناً

یا بہت جلد گلجاتا ہے *

کسی حصّہ جسم کا نرم ہوجانا - بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے
کہ معدہ کے پردے اِسقدر نرم ہوجاتے ہین کہ نہایت تہوڑے سے
دباؤ سے ہی پہٹ جاتے ہین * یہ حالت معدہ کی تین طور سے
پیدا ہوسکتی ہے - یا تو زہر کے باعث یا بیماری کے سبب یا بعد موت
کے معدہ پر گیاس - ٹرک جوس کے (معدہ کی رطوبت ہاضم) اثر کے
سبب * اور یہ حالت معدہ کی جب زہر خورانی مین پائی جاتی ہے تو
چونکہ صرف ایسی اشیار کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اکال ہوتی
ہین اسواسطے ایسی صورتون مین اُن اشیار کا اثر دہن حلق اور گلو مین
بہی پایا جائیگا یعنے علاوہ معدہ کے یہ مقامات بہی نرم پڑجاینگے * برعکس
اِسکے جب معدہ مرض کے سبب نرم پڑجاتا ہے تب یہ نرمی صرف معدہ
ہی مین محدود رہتی ہے اور اکثر اِس عضو کا فم اعلیٰ ہی مبتلا ہوتا ہی *

چہدجانا معدہ کا - معدہ یا تو بیماری یا زہر کے سبب چہد بہی جاتا
ہے مثلاً جب زہر خورانی کے سبب چہد جاتا ہی تب یا تو اِس عضو کے
گلجانے یا زخمی ہوجانے کے سبب سے اِسمین سوراخ پیدا ہوسکتا ہے
لیکن زہر خورانی مین گلجانے ہی کے سبب سے معدہ اکثر چہد جاتا ہے
اور یہ حالت معدہ کی خالص معدنی تیزابون خاصکر تیزاب گوگرد کے پینے
سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ معدہ کالا پڑ
جاتا ہے اور اُسمین ایک بڑا سا سوراخ پیدا ہوجاتا ہے کنارے

اُسکے کُنر دورے ہوتے ہین - اِس سوراخ سے تیزاب شکم کے اندر بہ جاتا ہے - لیکن زہر خورانی کے سبب معدہ مین بہت کم سوراخ پیدا ہوتا ہے ۔ دوم بیماری کے سبب بہی بعض دفعہ معدہ چہد جاتا ہی اور معدہ مین جو کچہہ ہوتا ہے جب وہ شکم کے اندر بہ جاتا ہے تب بیمار اکثر مرجاتا ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ سوراخ مذکور زخم کے پیدا ہونے کی ترکیب سے بلبلہ یا شکم کے کسی اَور عضو کے ساتہہ جُڑ جاتا ہے کہ جس سے بیمار کی جان بچ جاتی ہے - اور علامات معدہ کے چہد جانے کی چونکہ بظاہر تندرستی کیحالت مین اکثر دفعتًا ظاہر ہوتی ہین اِسواسطے اِن علامتونکا بہلیکا اری - ٹنٹ قسم کے زہر خورانی کی علامتون سے پڑ سکتا ہے ۔

جب معدہ بیماری کے سبب چہد جاتا ہی تب یہ باتین پائی جاتی ہین کہ

اول - یہ مرض اکثر اُن جوان عورتون کو ہوجاتا ہے جنکی عمر ۱۸ اور ۲۲ برسکی ہوتی ہے ۔

دوم - اِس حادثہ سے پہلے بیمار مین نہایت خفیف علامتین بیماری کی پائی جاتی ہین یعنے بعض دفعہ تو صرف اُسکی بہوک ہی مرجاتی ہے اور بعض دفعہ کہانا کہانے کے بعد صرف تہوڑی سی بے چینی معلوم ہوتی ہے ۔

سوم - اکثر تہوڑے ہی عرصہ بعد کہانا کہانے کے یہ حادثہ واقع ہوتا ہے اُسوقت شکم مین دفعتًا ایک نہایت شدت کا درد شروع

ہوجاتا ہے برعکس اسکے ارہی-ٹنٹ قسم کے زہر خورانی مین درد مذکور
اکثر بتدریج شروع ہوتا ہے اور شدت اسکی رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہی +
چہارم - اِس حادثہ مین اول تو قئے ہوتی ہی نہین اور جو ہوتی بہی ہی
تو بہت کم اور قے کے ہمراہ جو کچہہ کہایا تہا وہی نکلتا ہے - دست اِسر
مین نہین آتے بلکہ اکثر قبض ہوتا ہے لیکن ارہی-ٹنٹ قسم کی زہر خورانے
مین قے اکثر شدت سے ہوتی ہے اور دست بہی آتے ہین +
پنجم - بیمار اکثر ۱۸ سے ۳۶ گہنٹہ کے اندر تلف ہوجاتا ہے اور اگرچہ
اِسی عرصہ مین سنکہیا بہی مہلک ہوجاتا ہے لیکن ابتک ایسا نہین دیکہا گیا
کہ سنکہیا کے کہانے سے ۴۸ گہنٹہ کے اندر معدہ چہد گیا ہو بلکہ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ سنکہیا یا کسی اَور ارہی-ٹنٹ زہر کو معدہ کے چہیدنے
کے لئے بہت عرصہ لگتا ہے +
ششم - جب بیماری کے سبب معدہ چہد جاتا ہے تو مرض پیرے-
رہی-ٹو-نائی-ٹس کے باعث بیمار مرجاتا ہے +
ہفتم - جو سوراخ معدہ مین بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہی وہ اکثر بیضوی
یا گول ہوتا ہے - حلقہ اُسکا آدہے انچ کا - کنارے اُسکے ہموار اور
سوراخ مذکور معدہ کے فم اسفل پر یا اُسکے قریب ہوتا ہے + سوراخ کی
باہر کی لب اکثر کالی ہوتی ہے اور جب اِس سوراخ کو اندر سے باہر
کیجانب دیکہین تو شکل اُسکی شل قیف کے دکہلائی دیتی ہے یعنی اُسکا
میو-کس پردہ بہت ہی اُدہڑ جاتا ہے اور باہر کا پیے-رہی-ٹونی-ام

پردہ بہت ہی کم +

ہندوستان مین طریقہ زہرخورانی کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین عرصہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جب کسی سے کسی کی عداوت ہوتی ہے تو اپنے حریف کو زہر دیکر مار ڈالتا ہے چنانچہ مسلمانون کی سلطنت مین گویا کہ یہ قاعدہ تہا کہ جب کوئی اہلکار۔ اہالیان دربار کے نزدیک ظالم خیال کیا جاتا تہا تو اُسکو زہر دیکر مار ڈالتے تہے + اور جہلا مین اب بہی یہ بات جاری ہے کہ عورت مرد کو اور مرد عورت کو خواہ یہ دونوزن و شوہون یا نہون اِس غرض سے زہریلی چیزین کہلا دیا کرتے ہین کہ آپسمین محبت زیادہ ہو جیسے دہتورا وغیرہ - اور قوت باہ کے واسطے تو سنکہیا کا استعمال اب بہی کثرت سے ہوتا ہے +

ہندوستان مین اِن زہرونکا استعمال اکثر کیا جاتا ہے چنانچہ بیہوش یا مخبوط الحواس کرنے کی نیت سے گانجا اور دہتورے کا استعمال کرتے ہین اور جب ارادہ خودکشی یا قتل کا ہوتا ہے تب سنکہیا + میٹھا تیلیا + کچلا + افیون وغیرہ +

ہندوستان مین اب تو یہ بات بہت کم ہوگئی ہے مگر سابق مین ٹہگ لوگ مسافرون کو اکثر دہتورا کہلا دیا کرتے تہے اور بیہوشی کی حالت مین اُنکا مال متاع چورا لیتے تہے - یہ لوگ دہتورے کے بیج کا استعمال

اکثر کرتے تھے اور ساگ کی بہاجی مین دہتورے کے پتے بہی کہلا دیتے تھے *

باب اوّل

سمیات ارمی - ٹنٹ

اول سنکھیا

ہندوستان مین ایک تو سفید سنکھیا (آر - سی - نے - اس اسڈ) دوسرے سنکھیا کا زرد مرکب ہمراہ گندہک کے جسکو ہرتال کہتے ہین (آر - پے - ہنٹ) اور تیسرا سنکھیا کا سرخ مرکب ہمراہ گندہک کے جسکو منسل کہتے ہین (ری - ال - گر) واسطے تجارت کے نہایت کثرت سے آتا ہے * سفید سنکھیا تو عرب سے آتا ہے اور ہرتال اور منسل ملک اودہ سے اور یہ چیزین پنساریون کی دوکانون مین کہلی فروخت ہوتی ہین * کشتی کے تختون کے جوڑون مین سفید سنکھیا بہر دیتے ہین اور مکانات کی شہتیریون کے سرون پر بہی سنکھیا لگا دیتے ہین تاکہ لکڑی مین گھن یا دیمک نہ لگنے پائے *

دوا کے طور پر بہی دیسی طبیب سفید سنکھیا کا استعمال کثرت سے کرتے ہین چنانچہ تپ نوبتی مین اور باہ کے زیادہ کرنے کے لئے اس چیز کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے - ہندوستان مین ہر ال کا استعمال

بہی کثرت سے ہوتا ہے چنانچہ اہل ہنود اپنے بتون کو اسی چیز سے
رنگتے ہین اور اپنے ماتھے پر اِسیکا قشقہ کہینچتے ہین اور بید لوگ دوا
کے طور پر منسل کا استعمال کرتے ہین +

علامات - اِس زہر کے کہانے کے طور اور مقدار پر اسکی
علامتونکا پیدا ہونا منحصر ہے + نصف یا ایک گہنٹہ بعد کہانے کے
اکثر اِسکی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین لیکن کبہی اِس عرصہ سے پہلے
اور کبہی بعد بہی پیدا ہو جاتی ہین - مثلاً ایک دفعہ ایسا ہوا کہ کسی نے
خلو معدہ مین ایک ڈرام سنکہیا کہا لیا دو گہنٹہ تک کوئی بہی علامت
ظاہر نہین ہوئی - ایک اَور شخص نے بہت سا سنکہیا کہا لیا تہا تیسر بہی
سات گہنٹہ تک کوئی بہی علامت نہین پیدا ہوئی - تیسرے شخص کا
حال لکہا ہے کہ اُسمین دس گہنٹہ بعد علامات زہر کی پیدا ہوئی تہین
مگر یہ غایت عرصہ ہے + جب سنکہیا جلد پر ملا جاتا ہے یا کسی زخم پر لگایا
جاتا ہے تب تو گہنٹون یا کئی دنون کے بعد علامات ظاہر ہوتی ہین +
پہلی علامت اِس زہر کی یہ ہے کہ بیمار کا دل ڈوبنے یا اُسکو غشی آنے
لگتی ہے - جی متلاتا قے ہوتی ہے - معدہ کے مقام پر نہایت جلن معلوم
ہوتی ہے اور اُس مقام کو دبانے سے جلن زیادہ ہوتی ہے - رفتہ
رفتہ شکم کا درد بڑہتا جاتا ہے - اب قے کی نہایت شدت ہوتی ہے
قے کا مادہ بہورے رنگ کا بلغم اور بعض دفعہ خون آمیز ہوتا ہے - اب
دست جاری ہو پڑتے ہین اور پنڈلیون مین نہایت شدت کا تشنج ہو لے

لگتا ہے + جب سنکھیا زنگ کیا ہوا کھایا جاتا ہے تب قے کے مادہ
کا رنگ یا تو نیلا یا سیاہ ہوتا ہے اور جب سنکھیا صفرا کے ساتھہ ملجاتا
ہے تب مادہ قے کا گہرا سبز رنگ کا ہوتا ہے - لیکن قے نہایت
شدت سے اور متواتر ہوتی رہتی ہے اور جب کوئی چیز کھائی یا پی
جاتی ہے تب فوراً قے شروع ہو پڑتی ہے - دست نہایت پیچش
کے ساتھہ اور خون آمیز آتے ہین - حلق گھٹا ہوا اور اُسمین جلن معلوم
ہوتی ہے - نبض سریع اور بے قاعدہ چلتی ہے اور یہانتک کمزور ہوجاتی
ہے کہ بعض دفعہ بالکل محسوس ہی نہین ہوتی - جسم یون تو نہایت گرم ہوتا
ہے مگر حالت ردی میں سرد اور پسینہ سے چپچپا ہوجاتا ہے - بسبب
درد معدہ کے دم تکلیف سے لیاجاتا ہے + یون تو نہایت بے چینی
ہوتی ہے مگر مرنے سے پہلے بعض دفعہ بیہوشی طاری ہوتی ہے -
اور گاہے فالج اور شل آئے - ٹے - نس (کزاز) کے سارا بدن ہیچ
جاتا ہے یا دست و پا مین تشنج ہونے لگتا ہے +

جب بیمار رو بصحت لاتا ہے یا جب علامات زہر کی عرصہ تک جاری
رہتی ہین یا جب سنکھیا تہوڑی تہوڑی مقدار مین گاہے گاہے کھایا
جاتا ہے تب آنکھین سُرخ اور اُن سے آشوب جاری ہونے لگتا
ہے اور روشنی بُری معلوم ہوتی ہے مگر یہ علامتین بعض دفعہ زہر کے
ابتدائی علامتون کے ہمراہ بہی پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے
بعض دفعہ جلد پر دانہ پیدا ہوجاتے ہین یا پتین اُچھل پڑتی ہین -

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی خاص مقام جسم کا سن ہو جاتا ہے مگر سُن ہونے سے پہلے ہاتھہ پاؤن کی اُنگلیان یا توشل ہو جاتی ہین یا اُنمین چُنچُناہٹ معلوم ہوتی ہے یا کوئی اَور علامت نظام عصبی کے فتور کی پیدا ہو کر تب کوئی خاص مقام جسم کا مفلوج ہو جاتا ہے اور اس ویرپا قسم کی زہر خورانی مین ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جلد یا زبان کے اوپر کا پردہ جھڑ جاتا ہے اور بال بھی جھڑنے لگتے ہین اور جب تھوڑا تھوڑا سنکھیا عرصہ دراز تک کھلایا جاتا ہے تب بعض دفعہ منھہ بھی آجاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشاب جلن کے ساتھہ اور مریض کو نیندان ہوتا ہے۔

سنکھیا اُن قسم کے سمیات مین سے نہین ہے جو عرصہ تک جسم کے اندر جمع رہتے ہین بلکہ یہ ایسا زہر ہے کہ خون مین جذب ہو جانے کے بعد کسی کسی عضو مین تھوڑے عرصہ تک جمع رہکر پیشاب کے ہمراہ جلد خارج ہو جاتا ہے اور اگر بیمار زندہ رہا تو دو یا تین ہفتہ بعد جسم کے اندر جو کچھہ حصہ سنکھیا کا باقی رہتا ہے وہ بھی بالکل خارج ہو جاتا ہے۔

صورت حال تشریحی بعد وفات - سنکھیا کا اثر خاصکر معدہ اور امعاہی مین اکثر محدود رہتا ہے اور سنکھیا جسقدر زیادہ کھایا جاتا ہے اور بیمار جتنے زیادہ عرصہ تک زندہ رہتا ہے اُنھا عضاے پر اثر اسکا اُسیقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

سنکھیا کا اثر معدہ پر - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنکھیا خاص اثر اپنا معدہ ہی پر پیدا کرتا ہے کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ سنکھیا چاہے

کہلایا جائے چاہے زخم پر لگایا جائے معدہ ہی مین آثار انفلامیشن کے
پائے جاتے ہین - معدہ کا میوکس پردہ بعض دفعہ تو جا بجا سے اُدہڑ
جاتا ہے اور اُسپر خون یا صفرا آمیز بلغم اور ایک قسم سفید گاڑہی لئی کے
طور پر جسمین سنکھیا ہوتا ہے بطور استر کے لگی رہتی ہے - معدہ کے میوکس
پردہ پر جا بجا سُرخ سُرخ نقطے یا دہاریان فم اعلیٰ سے لیکر فم اسفل تک پہیلی
ہوتی ہین - ہوا لگنے سے رنگ انکا شوخ ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ رنگت
اودہی ہو جاتی ہے اور اُنکے بیچ بیچ مین سیاہی مایل خط یا دہبے ہوتے
ہین - سرخی اکثر معدہ کے فم اعلیٰ پر زیادہ تر نمایان ہوتی ہے اور بعض
دفعہ کُل میوکس پردہ ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گویا سُرخ مخمل کے طور پر نظر
آتا ہے مگر بعض اوقات صرف پردہ مذکور کے سلوٹون ہی پر سرخی محدود
رہتی ہے - معدہ مین اکثر ایک بلغمی رطوبت سیاہ سُرخی مایل پائی
جاتی ہے +

چہوٹے رودونکا میوکس پردہ بعض دفعہ سارے کا سارا انفلامیشن
کے سبب سُرخ ہو جاتا ہے مگر انکے اوپر ہی کے حصہ مین یعنے معا اثنا عشری
مین خاصکر اُس مقام پر جو معدہ کے فم اسفل سے لگا رہتا ہے سُرخی
زیادہ پائی جاتی ہے اور بڑے رودون مین خاصکر معا مستقیم پر سُرخی
پائی جاتی ہے - اگرچہ جگر طحال اور گردون مین سنکھیا جمع رہ سکتا ہے
لیکن انہین سنکھیا کے زہر کا کوئی بہی اثر نہین پایا جاتا + یہ بات
قابل یاد رکہنے کے ہے کہ بسبب اسکے کہ سنکھیا ایک مشہور انٹی سپٹک

ہے (ہیٹر انڈ کے روکنے والی چیز کو کہتے ہین) اسواسطے معدہ اور امعاء
مین کہ جنپر خاصکر اس زہر کا اثر نمایان ہوتا ہے موت کے بعد عرصۂ دراز
تک اِس زہر کا اثر قائم رہتا ہے +

کم سے کم مہلک مقدار سنکھیا کی دو گرین سے تین گرین تک ہی سنکھیا
جب زیادہ مقدار مین کہایا جاتا ہے تب اکثر ۱ گھنٹہ سے تین دن کے
اندر مہلک ہوتا ہے + لیکن اوسط عرصہ موت کا ۲۴ گھنٹہ کا ہی +

فرق درمیان سنکھیا کی
زہرخورانی و ہیضہ کی بیماری مین

سنکھیا کی زہر خورانی مین ملزم اکثر یہ کہتے ہین کہ متوفی ہیضہ کر کے مرگیا
ہے کیونکہ ان دونو کی علامتون مین بہت باتون کی مشابہت پائی جاتی
ہے - اگر زندگی کی حالت مین بیمار کے دست وقے کے مادہ کو کیمیاوی
ترکیب سے امتحان کرین تب ان دونو مین فرق کرنا کچھ بہی مشکل نہین
ہے اور سنکھیا کے زہر مین بیمار کی زبان نہایت سرخ ہوجاتی ہے
اور قسم معدہ پر درد ہوتا ہے اور مریض مرجائے تو اُس کی لاش
کے امتحان سے شک کافی طور پر دفع ہو سکتا ہے (دیکھو ہیجی صورتحال
تشریحی بعد وفات)

علاج - سنکھیا چونکہ خود ہی قے لانیوالی چیز ہے تو بعض دفعہ اِسکے
کہانے سے ایسے کامل طور پہ قے ہوجاتی ہے کہ سارا زہر معدہ سے

خارج ہوجاتا ہے خاصکر جب یہ کسی کہانے کے ہمراہ یا تہوڑی ہی دیر بعد کہایا جاتا ہے ورنہ قے کی دوا یا بکثرت دودہ پلانے سے معدہ سے سارا زہر نکل جاسکتا ہے - لیکن جب یہ چیز خلو معدہ مین کہائی جاتی ہے تب ذرات اُسکے معدہ کے میوکس پردہ پر چمپٹ جاتے ہین جس سے شدید انفلامیشن پیدا ہوجاتا ہے اور اُس باعث پردۂ مذکور سے جو لیسدار رطوبت نکلتی ہے وہ ان ذرات کو ایسا چپکا دیتی ہے کہ پردہ مذکور پر ایک استر سا بنجاتا ہے جس سے متقئ دوا اور نہ کسی طرح زہر کا اثر ہونے پاتا ہے +

اِس زہر کے علاج مین فوراً ایسی کوشش کرین جس سے معدہ زہر سے پاک ہوجائے اگر اسٹمک - پنپ پاس ہو تو فوراً اُسکو داخل کرین - اگر نہ ہوا ور زہر کے سبب قے خوب کہلکر ہوتی ہو تو بیمار کو گرم دودہ اور پانی پلاکر اور پرون - سے اُسکے حلق مین سرسراہٹ پیدا کرکے اُس قے کو مدد دین - جو قے نہ ہوتی ہو تو اور بات متقئ جیسے رائی یا نمک اور پانی کا استعمال کرین - جب ان ترکیبون سے معدہ صاف ہوجائے تب صرف دودہ یا دودہ اور انڈے یا دودہ ہمراہ چونے کے پانی اور سفیدی بیضہ کی ہینیٹ کر تہوڑے تہوڑے عرصہ بعد قدح بہر بہر کر پلادین + باقی کا علاج علامتون کی شدت پر منحصر ہے مثلاً اگر شدت کا انفلامیشن ہو جائے تو معدہ کے مقام پر جونکین لگا دین اگر بیہوشی طاری ہو تو فصد لین - حالت ردی مین مفرحات کا استعمال کرین - درد کی

شدت ہو تو افیون کہلاوین - تشنج ہو تو کلوروفارم سنگہاوین -
تشنگی کمال ہو تو ترش عرقیات پلاوین - پیچش اور پیشاب کے سوزش کے
دفعیہ کے لئے لاڈنم اور مزلقات کی پچکاریان کرین - قے لانے کے
لئے ٹارٹار - امے - ٹک کا استعمال نہ کرین کیونکہ اس سے بہی معدہ
کے پردہ پر ایک پیٹری سلی بنجاتی ہے جو کیمیاوی شناخت پر شبہ
ڈال سکتی ہے + اور سلفٹ - آف زنک یا کاپر کا بہی استعمال نہ کرنا
چاہیئے مبادا ملزم کا وکیل یہ نہ کہہ دے کہ وہ سنکہیا سے مغشوش
تھے +

خاص چیزون مین سے جو سنکہیا کی فاد کہلاتی ہین فار - ما - کو - پیا کا
مائیسٹ - پے - راک - سائیڈ آف ایرن مفید ہے - اسکو زیادہ مقدار
مین کہلانا چاہیے +

جب سنکہیا یا اُسکے کسی اور مرکب کے زہر کا علاج کرین تو یہ ضرور یاد رکہین
کہ مریض کے پیشاب اور اُسکے بلسٹر کے چہالے کے پانی اور خون اور
دست و قے کے مادہ کے امتحان سے بہی زہر کا ہونا ثابت ہوسکتا
ہے +

شناخت کیمیاوی - منجمد سنکہیا - تہوڑا سا سفوف سنکہیا
کا لیکر پلاٹنم کی پتری پر رکہکر آنچ دینے سے سفید بخار
بنکر بالکل اڑجاتا ہے + اگر کم گہیر کے کسی شیشہ کی نلی مین تہوڑا سا
سفید سفوف سنکہیا کا بہرکر آہستہ آہستہ آنچ وین تو پلا پگہلنے کے

اُڑکر شیشہ مین جم جائیگا اِسکو اگر باریک بین سے ملاحظہ کرین تو
چہوٹی چہوٹی ہشت پہلو قلمین دکہلائی دینگی ٭

پانی مین حل کیا ہوا سنکہیا - جب سنکہیا پانی مین حل کیا
ہو تب وہ عرق صاف اور بے رنگ اور بے ذایقہ ہوتا ہے - اِسکے
چند قطرے ایک ٹکڑے شیشہ پر لیکر آنچ دیکر اگر اُڑائے تو اُس شیشہ
پر سنکہیا کی بے شمار چہوٹی چہوٹی قلمین جم جائینگی ٭ (دیکہو تصویر)
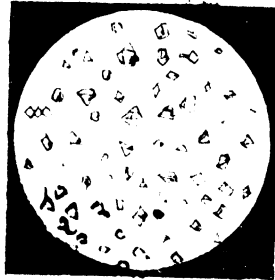
اول - سلفر - ٹسٹ - سنکہیا کے عرق مین امیو - نیو نائیٹریٹ اف
سِلور ملانے سے ایک ہلکا زرد رنگ منجمد تہ نشین ہو جائیگا - ترکیب
اِس شناخت کے کرنے کی یہ ہے کہ نائی - ٹریٹ اف سِلور سکے
ہوئے عرق مین ہلکا عرق امیو - نیا کا ملادین اِسکو سنکہیا کے عرق

مین ٹپٹپاکے ملاتے جاوین جبتک بہورے رنگ کا منجمد بنکر پہر حل
ہو جاوے - پہر جو زرد منجمد بنجائیگا وہ نائیٹرک یا ٹار- ٹارک یا
سائے - ٹرک یا اسی - ٹک اسڈ اور امو نیا کے ملانے سے بہی حل
ہو جائیگا ؞ مگر پوٹاش یا سوڈا کے ملانے سے حل نہین ہوگا ؞

دوم - کاپر - ٹیشٹ - سنکہیا کے عرق مین امو - نیو سلفٹ آف کاپر کا عرق ملانے سے ایک ہلکا سبز منجمد بنجائیگا - جسقدر سنکہیا ہوگا اور جس مقدار مین تشناخت کا عرق ملایا جائیگا اُس بموجب رنگ اُس منجمد کا مختلف ہوگا مثلاً سنکہیا اگر تہوڑا ہوگا تو پہلے کوئی بہی سبز منجمد نہین بنیگا رنگ اُس عرق مشکوک کا مثل تشناخت کے عرق کے صرف نیلا ہو جائیگا لیکن ایک گہنٹہ کے اندر اگر سنکہیا موجود ہے تو شوخ سبز رنگ کا منجمد بنجائیگا - ترکیب اِس تشناخت کی یہ ہی کہ سلفٹ آف کاپر کے عرق مین امو - نیا کا عرق ملاوین جبتک سفید نیلگون منجمد جو پہلے بنتا ہے وہ قریب حل ہو جاوے - اور جو سبز منجمد پہر بنے اُس کو ایک شیشہ کی نلی مین بہر کر آنچ دینے سے سنکہیا کی ہشت پہلو قلمین نظر ائی دینگی ؞

سوم - سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن ٹیسٹ - یہ ہوا اسطور سے پیدا کیجا سکتی ہے کہ ایک موزون آلہ مین سل - فائیڈ - اف - ایرن چہوڑ کر اُسمین ایک حصہ خالص سلفیو - رک اسٹڈ اور تین حصے پانی چہوڑدین ؞ اب سنکہیا کے عرق مین خالص پانی ملا ہوا

ہائیڈرو-کلورک-ایسڈ ملاکر ترش کرلین اور تب اُسمین ہوا مذکور کو چھوڑین - اگر سنکھیا ہوگا تو فوراً ایک سُرخ منجمد پیدا ہو جائیگا - یہ منجمد نتو پانی یا الکحل یا ایتھر یا پانی ملا ہوا ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ مین اور نہ نباتی ترش چیزونمین حل ہوتا ہے لیکن خالص نایٹرک ایسڈ یا نایٹرو ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ مین حل ہو جاتا ہے ÷ اور پوٹاش اور سوڈا یا امو-نیا مین تو فوراً حل ہو جاتا ہے ÷

مارش ٹسٹ - اصل اس شناخت کی یہ ہی کہ خالص ہائیڈرو-جن ہوا جب سنکھیا مین گزرتی ہے تب سنکھیا کے اجزا علیحدہ ہو جاتے ہین - ہوا مذکور خالص جست مین پانی ملے ہوئے سلفیو-رک یا ہائیڈ-رو-کلو-رک ایسڈ کے چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہے لیکن اس شناخت کے شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھہ لینا چاہیے کہ شناخت کے آلون مین سنکھیا نہو - جس آلہ مین اس شناخت کو کرتے ہین اُسکی تصویر یہ ہے ÷
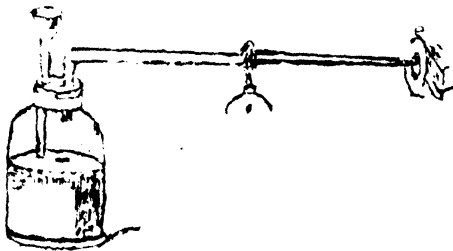
پانی مین سنکھیا چھوڑ کر اوسمین چند قطرے ہائیڈروکلو۔رک
اِسڈ ڈالکر جوش دین تب اُس عرق سنکھیا کو آلہ کی نلی کے چھوٹے
حصہ مین چھوڑ دین۔ آلہ سے جو ہائیڈرو۔جن ہوا پیدا ہوگی اُس مین
سنکھیا ملا ہوا ہوگا پہچان جسکی یہ ہے +

اول جاذب کاغذ کو نائیٹریٹ۔اف۔سِلور کے عرق مین تر کرکے اُس
ہوا پر لگانے سے کاغذ فوراً سیاہ ہو جائیگا +

دوم۔ اُس ہوا مین آگ لگانے سے سفید نیلگون شعلہ اور سفید دہوان
سنکھیا کا پیدا ہوگا +

سوم۔ اگر ایک ٹکڑا شیشہ یا چینی کا شعلہ کی نوک پر تہوڑے عرصہ تک
رکھا جاوے تو اُسپر سنکھیا جم کر ایک سیاہی مایل داغ پڑ جائیگا + اِس داغ
کے بیچون بیچ کے حصہ مین دہات کی چمک ہوتی ہے اور اردگرد سنکھیا
کا سفید طبق ہوتا ہے اور اِن دونو کے درمیان ایک سیاہی مایل
چکر ہوتا ہے + اُسمین سنکھیا ہی یا نہین یہ بات اِسطور سے دریافت
ہوسکتی ہے کہ چینی کی چند پیالیون کو اُس ہوا پر رکھکر اُسی قسم کے
چند داغ حاصل کرین۔ تب ایک پیالی کے داغ پر کلو۔رائیڈ۔اف۔لائم
کا عرق چھوڑین۔ اِسکے کرنے سے سنکھیا کا داغ بالکل حل ہو جاویگا۔
دوسری پیالی کے داغ پر سل۔فائیڈ۔اف۔ایمونیا کا عرق چھوڑین۔
اِسکے کرنے سے داغ اُتر جائیگا مگر سارے کا سارا حل نہین ہوگا لیکن
اُڑانے سے ایک ہلکی زرد رنگ کا طبق پیدا ہو جائیگا جسمین سنکھیا

ہوتا ہے + تیسری پیالی کے داغ پر چند قطرے خوب تیز نائیٹرک
اسڈ کے چہوڑین جسمین قدرے نائیٹرس۔اسڈ ہو۔اِسکے کرنے
سے داغ حل ہو جائیگا۔اب اُس ترش عرق کو اُڑا کر خشک کرین۔جو
باقی ہو اُسکو نیو۔ٹرل کر کے اُس مین کرٹرے عرق نائیٹریٹ اف سِلور
کے ایک یا دو قطرے چہوڑین۔اِسکے کرنے سے اینٹ کے رنگ
کا ایک داغ یا سرخ سیاہی مایل سنکہیا اور چاندی کا ایک منجمد بنجائیگا +
رینچز۔ٹسٹ۔اِس شناخت کے کرنے کی ترکیب یہ ہی کہ جس عرق
مین سنکہیا کے ہونیکا شک ہو اُسمین چہٹا یا آٹہوان حصہ خوب خالص
ہائیڈرو۔کلو۔رک اسڈ اور ایک ٹکڑا خالص تانبے کا چہوڑ کر جوش
دینے سے اگر تہوڑا ہی سنکہیا ہوگا تو اُس تانبے کے ٹکڑے پر سنکہیا
کی قلعی سیاہی مایل رنگ کی چڑہ جائیگی۔تب اُس ٹکڑے تانبے
کو عرق سے نکالکر پانی سے دہو کر خشک کر ڈالین۔شیشہ کی تپلی نلی
مین اُس تانبے کے ٹکڑے کو بہر کر آنچ دینے سے سنکہیا اُڑ کر شیشہ
کے اوپر کے حصہ مین ہشت پہلو قلمون کے طور پر جم جائیگا + یاد رہے
کہ اِس شناخت کے شروع کرنے سے پہلے تانبے کے ٹکڑے اور
ہائیڈرو۔کلو۔رک اسڈ کو خوب طرح آزمائین تاکہ اُنمین پہلے ہی سے
سنکہیا نہ ملا ہوا ہو +

جب سنکہیا عرق کے طور پر کہانے پینے کی چیزون کے ساتھ یا معدہ مین
جو کچھہ ہو اُسکے ساتھہ ملا ہوا ہو تو اُسکے گرفت کی ترکیب یہ ہے کہ

انمین سنکہیا کا اگر موٹا سفوف موجود ہو تو اُسکو نتہار کر جمع کر کے آب مقطر سے اچھے طور پر دہو ڈالین اور تب خشک کر کے اُس کی گرفت اُن شناختون سے کرین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے تہین تو عرق کو کپڑے یا کاغذ سے چہان لین تا کہ غیر محلل اجزا سے وہ پاک ہو جاوے اگر عرق رنگ دار ہو تو کچہہ مضایقہ نہین بشرطیکہ صاف ہو۔ جو لیسدار ہو تو اُسکو پانی سے پتلا کر کے قدرے ہائیڈرو۔ کلو۔ رک۔ اسڈ ملا کر جوش دین۔ تہوڑے عرصہ تک ٹہرنے سے اگر کوئی منجمد نیچے بیٹھہ جاوے اُسکو چہان کر علیحدہ کرین۔ اب اُس عرق مین سے تہوڑا سا لیکر اُسمین قدرے خوب خالص ہائیڈ۔رو۔ کلو۔ رک اسڈ اور خوب صاف چمکدار ایک ٹکڑا تانبے کا چہوڑ کر جوش دین۔ تانبے پر جو قلعی چڑہے اُس کو اوپر کی ترکیب سے آزماوین ٭ اگر کسی اکل و شرب کی اشیا مین یا معدہ مین جو کچہہ ہو اُسمین سنکہیا کثرت سے ہو تو اُسکو جوش دیکر چہان لیں تب اُسمین ہائیڈرو۔ کلورک اسڈ ملا کر ترش کر کے سلیفو۔ رے۔ ٹڈ ہائیڈرو۔ جن ہوا چہوڑین۔ جب منجمد کا بیٹہنا موقوف ہو جاوے تب عرق کو پہر چہانین اور منجمد کو جمع کر کے خشک کر کر وزن کر ڈالین۔ اب اُس زرد منجمد کو اُن قاعدون سے آزماوین جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ٭

جب سنکہیا کی مقدار اتنی تہوڑی ہو کہ سل۔ فیو۔ رے۔ ٹڈ ہائیڈروجن کے داخل ہونے سے اُسکا منجمد نہ بن سکے یا جب سنکہیا کا سفوف

نتو کہانے پینے کی چیزون یا معدہ مین ہو تب ایک اؤر ترکیب سے
سنکہیا گرفت مین آسکتا ہے اور یہ ترکیب اُن صورتون مین بہی کارآمد
ہوسکتی ہے کہ جب جسم کے ملایم اعضا مین سنکہیا کے ذرات جمع
رہتے جیسے جگر - گردہ - دل + غرض اُس چیز کو چاہے وہ کہانے
کی چیز ہو بلغم ہو یا خون یا جگر یا کوئی اؤر عضو ہو گرم ہوا یا پانی کے
بخار پر پہلے خشک کرلین تب اُسکے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے کرکے ایک
شیشہ مین جسمین وہ آسکے بہردین اور اُسمین نہایت خالص اور تیز
ہائیڈرو - کلو - رک اسِڈ اسقدر چہوڑین جسمین وہ چیز بالکل بہیگ جاوے
جب بلا آنچ کے کئی گہنٹہ تک بہیگ چکی تب اُس شیشہ مین ایک لمبی
نلی لگاوین اور بالو کی آنچ پر تبتک پکاوین جبتک عرق کہولکر گرنے
لگے - اب ایک ریسیور مین ڈہیلا کاگ لگاکر جوکچہہ مقطر ہو اُسکو اس مین
جمع کرین - لمبی نلی اور ریسیور دونو کو ٹہنڈے پانی سے سرور کہین - اب
ریسیور کے عرق کو اُڑانے سے جو منجمد حاصل ہو اُسکو اوپر کی نشانو ن
سے آزمانے سے سنکہیا گرفت مین آسکتا ہے +

دوم سیماب

ہندوستان مین پارے کے دو مرکب اکثر برتا کرتے ہین ایک تو
شنگرف (ریڈ - سل - فیو - ریٹ اف - مر - کری) دوسرا رس کپور جو
مرکب ہوتا ہے کیا لو - مل اور کرو - سیو - سبلی - میٹ سے اور فار - ما - کو پیا

کے یہ دونو مرکب بہی تیز زہر ہین - یعنی ایک تو رڈ پرسی سیٹ - پے - ٹیٹ اور دوسرے کرو - سیو ٹبلی - میٹ + علامات کروسیو ٹبلی میٹ کے زہر خورانی کی یہ ہین +

علامات - اسکے کہانے سے چند منٹ بعد ہی زہر کی علامتین شروع ہو جاتی ہین چنانچہ اسکے کہاتے ہی مُنہہ مین ایک تیز تانبے کا سا ذایقہ پیدا ہو جاتا ہے اور نگلتے وقت گلا اسقدر گہٹ جاتا ہے کہ دم بند ہونے لگتا ہے اور حلق سے معدہ تک جلن شروع ہو جاتی ہے - بعد چند منٹ کے شکم مین خاصکر معدہ کے مقام پر ایک شدت کا درد پیدا ہو جاتا ہے - جی متلاتا ہے اور بار بار قے ہوتی ہے جس سے لیسدار سفید اور خون آمیز بلغم لچھے کا لچھا خارج ہوتا رہتا ہے اور شکم مین شدت کا درد ہو ہو کر کہلے دست آتے ہین - چہرہ بیمار کا بعض دفعہ سوجا ہوا اور سرخ اور بعض اوقات پیلا اور فکرمند ہو جاتا ہے - نبض کمزور سریع اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے اور جب علامتون کی شدت درجۂ اتم پر ہوتی ہے تب نبض محسوس ہی نہین ہوتی + زبان سفید اور سُکڑ جاتی ہے - جسم سرد اور سرد پسینہ سے چپچپا ہو جاتا ہے - دم تکلیف سے لیا جاتا ہے - اور موت سے پہلے یا تو بیمار کو غش آجاتا ہی یا تشنج ہونے لگتا ہے یا سارا بدن سُن ہو جاتا ہے - مُنہہ کہولکر دیکہین تو وہ سوجا ہوا اور سفید معلوم ہوتا ہے اور لبین بہی سوجی ہوئی ہوتی ہین - اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے +

اِسکے اور سنکہیا کے اثر مین یہ فرق ہے کہ۔ اوّل اِسکا ذایقہ تیز ہوتا ہے۔ دوم اِسکے کہانے سے چند منٹ ہی کے اندر شدید علامتین پیدا ہوجاتی ہین۔ سوم دست و قے کے مادہ مین اکثر خون ملا ہوا ہوتا ہے + پہلے پہل اِس زہر کی علامتین ہیضہ کی علامتون سے مشابہت رکہتی ہین۔ اگر بیمار چند روز تک زندہ رہا تب علامات مرض پیچش کی پیدا ہوجاتی ہین یعنے بلغمی خون آمیز دست نہایت مروڑے سے آتے ہین +

جب یہ زہر تہوڑی تہوڑی مقدار مین عرصہ عرصہ بعد چند روز یا چند ہفتون تک کہایا جاتا ہے تب شکم مین درد مثل قولنج کے ہوتا رہتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے۔ بیمار بے چین اور نڈہال ہوجاتا ہے دہن کے غدود سوجکر درد کرنے لگتے ہین۔ زبان اور مسوڑے سوجکر سرخ ہوجاتے ہین اور بعض دفعہ زخمی بہی ہوجاتے ہین اور بیمار گندہ دہن ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ مسوڑون کے کنارون پر ایک گہری نیلی لکیر جیسے سیسہ کے زہر مین ہوجایا کرتا ہے پیدا ہوتی ہے۔ بیمار کو نگلنے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے۔ مریض خون تہوکتا ہے کہانسی ہوتی ہے۔ ہاتہہ پاؤن کانپنے لگتے ہین اور مفلوج ہوجاتے ہین۔ بخار آتا ہے اور نہایت لاغری اور ضعف کی حالت مین مریض اِس دار فانی سے دار جاودانی کو کوچ کر جاتا ہے +

جب سیماب کے مرکبات کا اثر آہستہ آہستہ اور دیر تک رہتا ہے تب

سب سے بڑی علامت یہ پیدا ہوتی ہے کہ مریض کا مُنہہ آجاتا ہے
لیکن کرو-سیو-ٹبلی-مِٹ کا زہر جب فوراً اثر کرجاتا ہے اور علامات
شدید فوراً پیدا ہوجاتی ہین تب بیمار کا مُنہہ نہین آتا ہے لیکن
ہان دوسرے یا تیسرے دن اکثر آہی جاتا ہے - اکثر تو اِس زہر کے
کہانے سے بیمار اِسقدر جلد مرجاتے ہین کہ اُنکا مُنہہ آ نہین سکتا اور
جو چند روز تک زندہ بہی رہتے ہین تاہم یہ علامت ہمیشہ نہین پیدا
ہوتی ہے - اگر اِس علامت پر اعتماد کرین تو یہ بات ضرور یاد رکہین
کہ ماسوا سیماب کے مُنہہ بہتیرے اَور سببون سے بہی آسکتا ہے - لیکن
جب سیماب کے استعمال سے مُنہہ آتا ہے تو تہوک مین ہمیشہ سیماب موجود ہوتا
ہوتا ہی چنانچہ رِنجِنز ٹسٹ (دیکہو سنکہیا کے باب مین) کے ذریعہ وہ سیماب
گرفت مین آسکتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - جیسے سنکہیا مین ویسے
اِس چیز کے زہر مین بہی اثر سم کا خاصکر معدہ اور رودونمین محدود رہتا ہی*
پہر بہی کرو-سیو-ٹبلی-مِٹ کا اثر دہن اور حلق پر بہی زیادہ ہوتا ہے
یعنی اُن مقامات کا میو-کس پردہ ملایم ہوکر سفید نیلگون ہوجاتا ہے
اور بعض دفعہ سرخ ہوجاتا ہے - اور حلق کے پردہ کا بہی یہی حال ہوتا
ہے اور وہ پردہ ملائم ہوکر اُدہڑ بہی جاتا ہے + معدہ کا میو-کس
پردہ تہوڑا بہت سُرخ ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ اِسپر سُرخ سُرخ دہبے
پائے جاتے ہین اور اِسکے نیچے نہے ہوئے خون کے ڈلے بہی

پائے جاتے ہین اور یہی حالت بڑے اور چھوٹے رودون کے میو-کس پردہ کی بہی ہوتی ہے -

کم سے کم مقدار اس مرکب کی جو مہلک ہوئی ہے تین گرین ہے ٭

جب علامات اِس زہر کی شدت سے ظاہر ہوتی ہین تب آدمی ایک سے تین دن کے اندر مرجاتا ہے ٭

کیمیاوی شناخت - منجمد حالت مین اگر اِس چیز کا سفوف پلا-ٹے-نم کی تیری پر آنچ دیا جاوے تو پگہل کر بالکل اُڑجاتا ہے دوم بند شیشہ کی نلی مین آنچ دینے سے پگہل کر تصعید ہوجاتا ہے اور شیشہ پر اِس شکل کی قلمین جم جاتی ہین (دیکھو تصویر ۲)

سوم اِسکے سفوف کا رنگ اِن چیزون کے ملانے سے بدل جاتا ہے چنانچہ آیئو-وائیڈ-اف پو-ٹا-سی-ام کے ملانے سے رنگ اس کا خوب سرخ ہوجاتا ہے - پوٹاش کے ملانے سے زرد ہوجاتا ہے ٭

سل - فائیڈ - اف امیو - نی - ام کے ملانے سے سیاہ * مگر امیو - نیا کے ملانے سے کسیطرح کا رنگ نہین بدلتا *

جب یہ زہر پانی مین گہلا ہوا ہوتا ہے تب اسکے چند قطرے شیشہ پر لیکر اُڑانے سے باریک باریک قلمین پیدا ہو جاتی ہین - اِنپر آئیو - ڈائیڈ - اف - پوٹاسی - ام کے عرق کے چہوڑنے سے رنگ اِنکا خوب سرخ ہو جاتا ہے *

جب یہ زہر کہانے پینے کی اشیا یا معدہ کے اندر جو کچہ ہو اُسمین ہو تب چہانکر عرق کو غیر محلل اجزا سے علیحدہ کر لین - اِن اجزا کو نچوڑکر خشک کر کے رکہہ چہوڑین تا کہ اِنکو الگ آزمایا جاوے * چہانے ہوئے عرق مین قدرے ہائیڈرو - کلو - رک اِسڈ ملا کر گرم کرین اور اُسمین ایک ٹکڑا تانبے کے تار کا چہوڑ دین - اگر اُسپر سیماب کی قلعی نہ چڑہ جاوے تب عرق مین تار کو چند گہنٹہ تک پڑا رہنے دین جب قلعی چڑہ جاوے تب تار کو عرق سے نکالکر پانی سے دہو ڈالین اور پہر ایتہر سے دہو کر خشک کر ڈالین - اب اُس چہانے ہوئے مشکوک عرق کو کسی شیشہ کے کاگ والی بوتل مین رکہہ کر اُسکا دگنا اُس مین خالص ایتہر چہوڑ دین اور چند منٹ تک گاہے گاہے ہلا دین جب وہ ٹہر جاوے تب گہڑی کے شیشہ مین ایتہر کو ڈہال دین تاکہ خود بخود تبخیر ہنکر اُڑ جاوے - اِس ترکیب سے جون جون ایتہر اُڑ جاویگا کرو سیو بلی - میٹ کی باریک قلمین جمتی جاوینگی *

جب یہ زہر کسی ملائم عضو مین ہو جیسے جگر اور گردے تو اُنکو کاٹ کر ٹکڑے کر کے اُسمین ایک حصّہ ہائیڈرو-کلورک اسڈ اور چار حصے پانی ملاکر جبتک گل نہ جاوے جوش دین اب اُسمین تانبے کا تار چھوڑ کر سیماب کو علیحدہ کر ڈالین - اِس ترکیب سے سیماب کا ہونا ثابت ہوگا مگر کرو-سیو سبلی-میٹ نہین - اِس کے ثبوت کے لئے علامتون کا ملاحظہ کرنا چاہیے ❖

سوم-شو-گراف لڈ

علامات - یہ مرکب سیسہ کا زود اثر نہین ہے لیکن اُسکو جب کوئی شخص ایک یا دو آونس تک کہا جاتا ہے تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین کہ حلق مین جلن اور جہین اور خشکی معلوم ہوتی ہے - پیاس اور قے ہوتی ہے اور فم معدہ پر بے چینی ہو کر سخت قولنج کا درد ہوتا ہے شکم سخت اور بعض دفعہ جلد اُسکی کہچکر دب جاتی ہے - درد مذکور کبھی زیادہ کبھی کم اور دبانے سے اُسکو افاقہ ہوتا ہے - اکثر قبض ہوجاتا ہے فضلہ خارج بہی ہو تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے - جسم سرد اور مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے - اگر جلد نہ مرے تو پنڈلیون پر تشنج ہونے لگتا ہے رانون کے اندر کیجانب درد معلوم ہوتا ہے اور ٹانگین کبھی تو سُن اور کبھی مفلوج ہوجاتی ہین اور بعض اوقات سر گھومنے لگتا ہے اور بیہوشی بہی طاری ہوتی ہے ❖

صورت حال تشریحی بعد وفات - کسی شخص کی لاش کے امتحان سے کہ جسمین اِس زہر کی علامتین نہایت شدت سے ظاہر ہوگئی تہین یہ علامتین پائی گئی تہین کہ معدہ کا میو-کس پردہ کئی جگہ سے اُدہڑ گیا تہا اور اکثر رودونمین آثار شدت کے انفلامیشن کے موجود تہے +

کیمیاوی شناخت - **اول** - اگر شیشہ کی نلی مین شوگراف لڈ کے سفوف کو آنچ دین تو پگہل کر پہلے تو منجمد ہوجائیگا اور پہر پگہل جائیگا اُسوقت اُس سے سرکہ کی بو پیدا ہوگی +

دوم - پانی مین آسانی سے حل ہوجاتا ہے مگر چشمہ کے پانی مین چونکہ کار-با-نک ایسڈ اور مرکبات از قسم سل-فیٹس کے ہوتے ہین تو اِس مین شوگراف-لڈ گہلکر سفید دودہ کے طور پر ہوجاتا ہے +

سوم - تہوڑا سا اُس سفوف کا لیکر آئیو-ڈائیڈ اف پوٹا-سی-ام کے عرق مین چہوڑنے سے ایک شوخ زرد رنگ پیدا ہوجائیگا +

چہارم - جب پوٹاش کے عرق مین چہوڑا جاتا ہے تب وہ سفید رہ جاتا ہے +

پنجم - جب سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈرو-جن کے عرق مین چہوڑا جاتا ہے تب وہ سیاہ ہوجاتا ہے +

ششم - جب شیشہ مین بہر کر ہمراہ سلفیو-رک ایسڈ کے جوش دیا جاتا ہے تب اُس سے اسیٹک ایسڈ کا بخار اُڑنے لگتا ہے +

جب شوگراف لڈ عرق کے طور ہوتا ہے تو تہوڑا سا اُس عرق کا کسی شیشہ پر

رکھکر جوش دینے سے سفید رنگ کی لمبی لمبی قلمین پیدا ہوجاتی ہین۔ اِنپر آیوڈائیڈ۔اف۔پوٹاسی۔ام کے چھوڑنے سے زرد اور سل۔فائڈ اف ایمونی۔ام سے سیاہ رنگ پیدا ہوگا * دوم ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ کے چھوڑنے سے سفید منجمد بنجاتا ہے۔نائیٹرک اسڈ مین یہ حل نہین ہوتا مگر ہائیڈروسکلورک اسڈ اور پوٹاش کے ملانے سے حل ہوجاتا ہی * سوم کسی پیالے۔ٹین کی صاف پتری پر چند قطرے عرق کے چھوڑ کر اُس مین اسیٹک اسڈ ملادین اور تب عرق کے اندر پیالے۔ٹین کی پتری پر ایک پیلا چمکدار ٹکڑا جست کا رکھہ دین تو اُس جست پر سیسہ کی قلمین فوراً جم جائینگی *

جب سیسہ کہانے پینے کی چیز یا بلغم یا میو۔کس پردہ مین ہو تب عرق کو چھانکر یا تو اُسمین سلفیو۔رک اسڈ ملادین جس سے سل۔فٹ اف لڈ نیچے بیٹھہ جائیگا یا ایک ٹکڑا جاذب کاغذ اُسمین تر کرکے سلفیو۔ری۔ٹڈ ہائیڈرو۔جن کی ہوا مین اسکو رکھین اگر وہ کاغذ سیاہ نہو جاوے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ عرق مشکوک مین اسقدر سیسہ نہین ہے جو گرفت مین آسکے۔اگر سیاہ ہوجاوے تو عرق مین اگر ضرورت ہو پانی ملادین تاکہ وہ پتلا ہوجاوے اب اُسمین سلفیو۔رے۔ٹڈ ہائیڈرو۔جن کی ہوا کو دہوکر گزارین جبتک کیمیاوی تغیرات پیدا نہون۔جو گندھک آمیز سیسہ کا منجمد پیدا ہو اُسکو ایک کاغذ کی چھلنی پر جمع کرکے دہوکر خشک کر ڈالین اب ایک حصہ نائیٹرک اسڈ مین چار حصے پانی ملاکر اُسمین اُس سیاہ

منجمد کو چھوڑ دین اور پانو گھنٹہ تک جوش دین - اِس ترکیب سے نائیٹریٹ
اف - لِڈ کا منجمد بنجائیگا اور یہ پانی مین ملانے سے حل ہو جائیگا - اِس
عرق کو چھانکر اوڑا کر خشک کر لین اور جو منجمد باقی ہو اُس کو پانی مین
حل کر کے اُس عرق کو شناخت ہاے مذکورۂ بالا سے آزما دین -
اگر عرق اِسقدر تھوڑا ہو کہ کُل شناختون سے آزما نہ سکین تو اُس مین
پہلے قدرے سلفیورک اسِڈ ملا دین اِس سے اگر سل - فٹ اف لِڈ کا
سفید منجمد بنکر پوٹاش کے ملانے سے حل ہو جاوے اور سل - فائیڈ اف
ایمو - نی - ام ملانے سے پہر سیاہ ہو جاوے تو اُس مین سیسہ کا
ہونا صاف ثابت ہو جائیگا - جب کسی عضو کی ساخت مین سیسہ کے
ہونے کا اشتباہ ہو مثل جگر یا کسی اَور عضو مین تو اُسکو خشک کر کے
ایک چینی کے برتن مین جلا کر راکھہ کر ڈالین اب اُس راکھہ مین نائیٹرک
اسِڈ ملا کر آنچ دیکر خشک کر ڈالین - اِس خشک منجمد کو قدرے آب
مقطر مین بہگو کر چہان ڈالین - اب اُسمین قدرے نائیٹرک اسِڈ ملا کر
دہوے ہوئے سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈروجن کی ہوا چھوڑنے سے
اگر بہورے رنگ کا منجمد بنجاوے تو جانین کہ اُسمین سیسہ موجود ہے *
سفیدہ (کار - بو - نٹ اف - لِڈ) اِسکے کہانے سے بہی وہی علامتین
پیدا ہونگی جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے *
جب سیسہ کا اثر جسم مین رفتہ رفتہ سرایت کر کے عرصہ بعد زہر کی
علامتین پیدا کرتا ہے تب یہ علامتین ظاہر ہوتی ہین چنانچہ ناف

کے مقام پر درد اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ جگہہ ڈوبی جاتی ہے - شدت سے قبض ہوتا ہے - شکم کی جلد کہچ جاتی ہے - بہوک مرجاتی ہے - تشنگی بشدت - تنفس سے بدبو آتی ہے - بیمار لاغر ہوجاتا ہے - کلائی کے اوپر کے عضلے (ایکش - ٹن ٹ - سر مسل) مفلوج ہوکر ہاتہہ گر پڑتا ہے - جسم کا رنگ نیلا پڑجاتا ہے - ذایقہ دہن کا شیرین اور کسیلا ہوجاتا ہے - مسوڑون کے کنارون پر ایک نیلا خط پیدا ہوجاتا ہے ◆

بعد موت کے لاش کو چیرنے سے دونو قسم کے رودے سکڑ جاتے ہین اور اُنکے پردے بہت موٹے ہوجاتے ہین ◆

سیسہ کی صراحی کا پانی پینا ایک بڑا بہاری سبب ہر ہوجانیکا ہے ◆

علاج - قے کراکر اور اسٹمک - پمپ سے معدہ کو صاف کرکے دودہ اور انڈے کی سفیدی پلاوین - تب سلفٹ - اف - مگنے - شیا یا سلفٹ اف سوڈا پانی مین حل کرکے خوب پلاوین - شکم مین درد ہو تو افیون کہلاوین اور آب گرم کا حقنہ کرین ◆

چہارم مرکبات تانبا

اگرچہ تانبے کے سارے مرکب سم ہین پہر بہی دو ہی کا استعمال زہر کے طور اکثر کیا جاتا ہے یعنی ایک طوطیا (رسل - فٹ - اف - کاپر) دوسرا زنگار (وَرڈِ - گرِس) ◆ طوطیا کے زہر کی علامتین

یہ ہین +

علامات - یہ چیز اسقاط حمل کے واسطے اکثر برتی جاتی ہے اس چیز کا نصف آؤنس جوان آدمی کے لئے مہلک ہی اور اس سے کم مقدار بچون کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے - اس کے کہاتے ہی شدت سے قے شروع ہو جاتی ہے جس سے بعض دفعہ سارا زہر معدہ سے خارج ہو جاتا ہے اور بیمار کی جان بچ جاتی ہی دردِ سر ہوتا ہے اور معدہ مین درد ہو کر دست جاری ہو پڑتے ہین اور بعض دفعہ ہاتھ پاؤن اینٹھ کر تشنج شروع ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ یرقان کی علامتین بہی پیدا ہو جاتی ہین - مادہ قے کا اکثر یا تو نیلا یا سبز رنگ کا ہوتا ہے - جب قے کی سبز رنگت صفرا کے باعث ہوتی ہے تو اُسمین گاڑہا عرق ایمو - نیا کا ملانے سے رنگت نیلی نہین ہو جائیگی اور رنگ مذکور اگر تانبے کے سبب ہے تو وہ ضرور نیلا ہو جائیگا - زنگار کے زہر مین بہی اسی قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین +

جب عرصہ تک تانبے کا اثر جسم مین ہوتا رہتا ہے اور آخر کو زہر کی علامتین پیدا کرتا ہے تب مُنہہ کا ذائقہ تانبے کا سا ہو جاتا ہے - سر گہومتا ہے شکم مین درد اور قے ہوتی ہے اور بعض دفعہ اسہال شروع ہو جاتے ہین اور بیمار لاغر ہونے لگتا ہے + اس قسم کا زہر اُن لوگون کو ہو جاتا ہی جو تانبے کے اسباب بناتے ہین - اِسصورت مین کے ذرات ناک کے راہ یا تو پہیپڑے مین سما جاتے ہین یا جلد کے مسامات کے ذریعہ

ذرات مذکور بدن مین سرایت کر جاتے ہین ❊

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ اور رودون کا میو - کس پردہ کم و بیش موٹا ہو کر سُرخ ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ چہلکر ملایم بہی ہو جاتا ہے حلق مین بہی آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین ❊

کیمیاوی شناخت - اوّل - تانبے کے عرق مین سوءِ لیوشن اف - ایمونیا کے ملانے سے ایک سفید نیلگون منجمد پیدا ہوتا ہے اگر ایمو - نیا زیادہ ملایا جاوے تو تانبے کے عرق کا رنگ نیلا بادنجانی ہو جاتا ہے ❊

دوم - تانبے کے نہایت ہلکے عرق مین اگر فے - رو سائی - نائیڈ اف پو - ٹا - سی - ام کا عرق ملایا جاوے تو ایک اودا منجمد پیدا ہو جاتا ہے

سوم - سلفیو - ر ے - ٹِڈ ہائیڈروجن کی ہوا کے ملانے سے ایک گہرے بہورے رنگ کا منجمد پیدا ہوتا ہے لیکن تانبے کی مقدار بہت کم ہو تو ہلکا بہورا رنگ پیدا ہوگا ❊

چہارم - تانبے کے عرق مین قدرے سلفیورک ایسڈ ملا کر اُس مین ایک ٹکڑا خوب صاف لوہے کا اگر چہوڑا جاوے تو اُس پر فوراً تانبے کی قلعی چڑہ جائیگی - اِس قلعی دار ٹکڑے لوہے کو دہو کر ایمونیا کے عرق مین ڈبویا جاوے اور اُس عرق کو ہوا مین رکہہ دیا جاوے تو رنگ اُسکا بتدریج نیلا ہو جائیگا - آدہا گرین طوطیا اگر ۱۶ آونس پانی

مین حل کیا جا دے تو اِس ترکیب سے تانبا آسانی سے گرفت مین
آسکتا ھے +
جب تانبا ایسے عرق مین ملا ہوا ہوتا ہے جیسے البیو-من یافائی-بریز
یا بلغم تو اُس عرق کو چہانکر کچھہ حصّہ اُسکا ایک صاف پلا-ٹے-نم کے
پیالی مین چھوڑ دین اور اُس مین چند قطرے پانی ملے ہوئے سلفیورک
اِسڈ کے چھوڑ کر ایک ٹکڑا جست کے ورق کا ڈالدین-پلا-ٹے-نم کے
جس مقام پر جست کا ورق لگے گا وہان پر تانبے کی قلعی چڑہ جائیگی-اِس
ترکیب سے ساری پیالی پر تانبے کی قلعی چڑہا کر بچے ہوئے عرق کو پہینک دین
اور پیالی کو خوب طرح دہو ڈالین-پیالی پر جو تانبا قلعی کے طور پر چڑہ جاتا ہے
رنگ اُسکا خوب سرخ ہوتا ہے غرض اِس تانبے کی قلعی کو نائٹرک-اِسڈ مین
حل کرلین اور آنچ دیکر فالتو اِسڈ کو اُڑا دین اور منجمد کو پانی مین حل کرکے اوپر
کی شناختون سے اُسے آزما دین-لیکن بعوض نائٹرک اِسڈ اور آنچ
کے جب منجمد کو سرد ہو جاوے تب اُسپر کڑا عرق ایمو-نیا کا چھوڑ دین تو
ہوا کے لگنے سے چند منٹ مین تانبا حل ہو جائیگا اور اُس عرق کا رنگ
نیلا ہو جائیگا +
جب تانبا کسی عضو کی ساخت مین ہو اُسکو خشک کرکے جلا ڈالین-جو راکھہ
باقی ہو اُسکو خالص ہائیڈرو-کلو-رک-اِسڈ مین چھوڑ کر قدرے آنچ
پر بہگو رکھین اور تب آنچ کے ذریعہ اُسکو اُڑا کر خشک کر ڈالین-جو
باقی ہو اُسکو قدرے پانی مین حل کرکے اُس مین ایک سوزن کو

کئی گہنٹہ تک ڈبو رکہین اِس ترکیب سے اُس سوئین پر تانبے کی قلعی چڑہ جائیگی ✣

علاج - اگر قے نہو تو اسٹمک - پمپ کا استعمال کرین اور بیمار کو انڈے کی سفیدی اور دودہ پلاوین - اور جو جو علامتین پیدا ہون اُنکا علاج مناسب کرین ✣

پنجم ٹار - ٹار امی - ٹک

علامات - جب ٹار - ٹار امی - ٹک زہر کی مقدار مین کہایا جاتا ہے تو نگلتے وقت ذایقہ اِسکا دہات کا سا تیز محسوس ہوتا ہے گلا کہچ جاتا ہے اور اُس مین نہایت گرمی معلوم ہوتی ہے نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے تب معدہ کے مقام پر شدت کا درد اور جلن ہو کر نہایت شدت سے دست و قے جاری ہو جاتے ہین اور غشی طاری ہو کر بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے - نبض سریع اور بعض دفعہ اِسقدر کمزور ہو جاتی ہے کہ محسوس نہین ہوتی - جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے - اگر بیمار مر جائے تو قبل از موت سر اُس کا گہومنے لگتا ہے - بدن اُسکا سُن ہو جاتا ہے - طاقت زائیل ہو جاتی ہے - اور بعض دفعہ ہاتہہ پاؤن مین نہایت شدت سے تشنج ہونے لگتا ہے ✣

کس مقدار کے کہانے سے یہ چیز ہلاک کر سکتی ہے یہ ہنوز دریافت

نہین ہوا لیکن ایک شخص نے ایک ڈرام اسکا کہایا تہا اور عین ابتدا سے علاج بہی اُسکا کیا گیا مگر دس گہنٹہ کے اندر ہی مرگیا ؛

صورت حال تشریحی بعد وفات ۔ پانچ سال کے ایک لڑکے نے غلطی سے دس گرین ٹار ۔ ٹار امے ٹک کہایا اور آٹہہ گہنٹہ کے بعد مرگیا چوتھے یا پانچوین روز اُسکی لاش کے امتحان سے یہ پایا گیا کہ دہنے پلو ۔ را کی تہیلی مین پانی موجود تہا اور پردہ پلے ۔ ری ۔ ٹونی ثم اُسکا بسبب انفلامیشن کے سُرخ ہوگیا تہا اور رودہ ڈیو ۔ ڈی ۔ نم کا میو ۔ کس پردہ بہی بسبب انفلامیشن کے سُرخ ہوگیا تہا اور اُس پر ایک زردی سفیدی مائل رطوبت لگی ہوئی تہی اگرچہ یہ علامتین کل رودون مین موجود تہین لیکن بڑے رودونمین رنگت اُس رطوبت کی زیادہ تر گہری زرد تہی مگر زخم کہین بہی نہ تھے ۔ معدہ کے باہر کا فرد بسبب انفلامیشن کے سرخ تہا علیٰ ہذا القیاس اُس عضو کے میو ۔ کس پردہ کا بہی یہی حال تہا اور معدہ کے اندر ایک طوبت سیاہی مایل خون آمیز قریب دو آونس کے موجود تہی لیکن کیمیاوی شناخت سے اِس رطوبت مین انٹی ۔ منی کا ہونا ثابت نہین ہوا تہا ؛ لاش کی زبان پر ایک سفید گاڑہی طوبت چمٹی ہوئی تہی (فر) حلق سرخ تہا ۔ ہوا کی نالی اور مری حالت اصلی پر تہی دماغ کا پردہ ڈیو ۔ را ۔ مے ۔ ٹر خون سے پُر تہا ۔ دماغ کے اوپر کی رگین سیاہ خون سے پُر تہین ۔ اور دماغ کو تراشنے سے خون کے نقطے بکثرت دکہلائی دیتے تھے ؛

جب اِس شے کا زہر رفتہ رفتہ عرصہ بعد پیدا ہوتا ہے تب غثیان ہوتا ہے - بلغمی اور صفراوی قے ہوتی ہے - بیمار بیست ہمت اور نہایت نڈھال ہو جاتا ہے - پانی کے طور پر پتیلے دست آتے ہین اور بعد بند ہونے دستون کے اکثر قبض ہو جاتا ہے - نبض باریک اور سریع ہوتی ہے - آواز بیٹھہ جاتی ہے جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور تب نہایت نڈھال ہو کر بیمار اِس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کر جاتا ہے - اِس قسم کے زہر مین رنجز ٹسٹ کے ذریعہ پیشاب مین انٹے - منی پایا جا سکتا ہے (دیکھو باب سنکھیا)

نہایت کم مقدار اِس چیز کی جس سے ایک بچہ ہلاک ہو گیا تہا پون گرین تہی اور ایک جوان آدمی دو گرین کہا کر مر گیا تہا*

کیمیاوی شناخت - ٹارٹار ایمے - ٹک بطور سفوف کے اول پانی مین بخوبی حل ہو جاتا ہے - یہ عرق کسیقدر ترش ہوتا ہے اور ذایقہ اِسکا تیز ہوتا ہے * یہ چیز الکحل مین اچھی طرح حل نہین ہوتی* جب سفوف اِسکا سلفائیڈ اف ایمو-نی-ام مین ڈالا جاتا ہی تب رنگ اِسکا گہرا بہورا مایل بسرخی ہو جاتا ہے * دوم جب ایک شیشہ کی نلی مین بہر کر اِسکو آنچ دیجاتی ہے تب جلکر کوئیلا ہو جاتا ہے لیکن مثل شوگر اف لِڈ کے جل جانے سے پہلے پگہلتا نہین ہے - اور اِس مرکب مین جو نباتی ترشی ہوتی ہے اُسکے کوئیلہ سے انٹے - منی دہات کسیقدر علیحدہ ہو جاتی ہے اور اُس ڈلے مین دہات کی چمک نیلی

اور کسیقدر سُرخی دکھلائی دیتی ہے + سوم جب یہ چیز ایسے پانی مین جوش دیجاتی ہے جس مین چھٹا حصّہ خالص ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ ملا ہوا ہو اور اُسمین ایک ٹکڑا تانبا بھی ہو تب اُس تانبے کے ٹکڑے پرا نیٹے-منی دہات کا سُرخی منجمد جم جاتا ہے لیکن جب مقدار دہات کی کم ہوتی ہے تب اُس منجمد کا رنگ اود اسُرخ ہو جاتا ہے اور جب مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے تب رنگ سیاہ ہو جاتا ہے ✣

جب ٹار-ٹار اِمے-ٹک بطور عرق کے حل کیا ہوا ہوتا ہے تب اوّل تہوڑا سا اُس عرق کا کسی شیشہ پر رکہکر آہستہ آہستہ آنچ دینے سے اُس شیشہ پر اِس چیز کی سہ پہلو قلمین جم جائینگی + دوم فرو-سا ئے-نا ئیڈ اف-پو-ٹا-سی-ام جب اِس عرق مین ملایا جاتا ہے تب کوئی بہی منجمد نہین پیدا ہوتا + سوم سل-فیو-رے-ٹڈ ہائیڈروجن کے ملانے سے نارنجی رنگ کا سرخی مایل منجمد بنتا ہے - یہ منجمد ہتوایمو-نیا اور نہ ٹار ٹارک ایسڈ مین آسانی سے حل ہوتا ہے لیکن خشک کر کے اگر اُس مین خوب تیز ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ ملادین تو حل ہو جاتا ہے ✣

ٹار-ٹار اِمے-ٹک جب البیو-من یا میو-کس پردہ کی رطوبت کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے تب ٹانک ایسڈ کے ملانے سے جم جاتا ہے ورنہ آسانی سے نہین جمتا - اِسیواسطے معدہ کی رطوبت مین بعض دفعہ حل کیا ہوا اور بعض دفعہ جما ہوا پایا جاتا ہے ✣ اِس صورت مین ٹار-ٹار اِمے-ٹک کے گرفت کی ایک اور ترکیب یہ ہے کہ کسیقدر عرق مشکوک چیز

ہائیڈرو-کلو-رِک اِسڈ ملا کر ترش کر لین اِس عرق کو پلا-لیٹے-نم کی
کہری پیالی مین رکہکر اُسمین ایک ٹکڑا صاف جست کا اِسطور پر چہوڑین
جس سے پلا-لیٹے-نم کی پیالی کو جست چہو جاۓ-اِسکے کرنے
سے ہائیڈروجن ہوا پیدا ہوگی-پیالی کے جس جس مقام کو جست
چہوئیگا وہانپر سیاہ سفوف کے طور پر انٹے-منی وہان جم جائیگا-
اُس عرق کو پہینک دین اور پیالی کو آبِ مقطر سے خوب طرح دہوڈالین
اور اُسمین نائٹرک اِسڈ ڈالکر آنچ کے ذریعہ اُڑاکر منجمد کو خشک کر لین-اب
جو سفید شے باقی رہ جاۓ اُس مین خالص ہائیڈرو-کلو-رِک اِسڈ ملاکر
حل کر لین-اِس عرق مین سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈرو-جن کی ہوا چہوڑنے
سے پہر ایک منجمد بنجائیگا رنگ جسکا سُرخی مایل ہوگا-یہ شے سل-فائیڈ
اف انٹے-منی ہے + اور اُس ہائیڈرو-کلو رِک اسڈ سے تُرش
کئے ہوئے عرق کے تہوڑے حصہ مین اگر پانی ملایا جاوے تو انٹے-منی
کا ایک سفید منجمد بن سکتا ہے-اُسمین ٹار-ٹارک اِسڈ ملانے سے
حل ہو جائیگا لیکن سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈرو-جن کی ہو داخل کرنے
سے پہر ایک نارنجی رنگ کا سُرخ منجمد پیدا ہو جائیگا-اور جو اِن ترکیبون
سے کوئی بہی منجمد نہ بنے تو ایک ٹکڑا جست یا ٹین کی پتری پر ایک باریک
پلا-لیٹے-نم کی تار لپیٹ کر اُس ترش عرق مین (عرق کو پانی سے پتلا
کر لین) کئی گہنٹہ تک لٹکا دین-اگر اُسمین انٹے-منی ہوگا تو دونو دہاتون
پر ایک سیاہ سفوف کے طور پر جم جائیگا +

جب ٹارٹار امے ٹک کسی عضو کی ساخت مین جما ہوا ہوتا ہے مثلاً
جگر یا کسی اَور عضو مین تو اُس عضو کے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے کرکے پانچ
حصّہ پانی مین ایک حصّہ ہائیڈروکلو۔رک ایسڈ ملا کر اُس عرق مین اُن
ٹکڑون کو چہوڑ کر جوش دین ۔ بعد تہوڑے عرصہ کے اُس عرق مین خوب
صاف تانبے کا ٹکڑا چہوڑنے سے اگر انٹے منی موجود ہے تو اُس تانبے
پر سُرخی مایل یا اودا منجمد جم جائیگا بشرطیکہ مقدار انٹے ۔منی کی تہوڑی ہو
اور جو زیادہ ہو تو منجمد کا رنگ سُرمئی اور چمکدار ہوگا اور بعض دفعہ سیاہ
سفوف کے طور بہی منجمد ہو سکتا ہے + اِن منجمدون کو شیشہ مین بہر کر
آنچ دینے سے مثل سنکہیا کے ہشت پہلو قلمین نہین جم جاتی ہین ۔ اِن
ترکیبون سے انٹے ۔منی دہات ایسی آسانی سے گرفت مین آ سکتا ہے
کہ اُنکو ہمیشہ آزمانا چاہئے +

علاج ۔ سب سے عمدہ فادِ اِس زہر کا ٹنکچراف سنکو ۔ نا بارک ہے
اگر یہ دستیاب نہو سکے تو بیمار کو بارک کا جوشاندہ یا سفوف کہلاوین
نہین تو کڑا خیساندہ چاء یا اوک ۔ بارک کا جوشاندہ پلاوین ۔ اگر یہہ
چیزین میسر نہون تو اُنکے تیار ہونے تک مریض کو آب گرم یا دودہ
یا کسی چیز کا لعاب پلا کر یا حلق مین پر داخل کرکے سُرسراہٹ پیدا کرکے
خوب قے کرا دین یا آلہ اسٹمک ۔ پمپ کا استعمال کرین ۔ باقی کا علاج
علامتون پر منحصر ہے شاید فصد کی بہی ضرورت ہو سکتی ہے اور
افیون بہی مفید ہے +

ششم - زہر جست کے مرکبات سے

سلفیٹ اف زِنک - جب یہ مرکب زیادہ مقدار مین کہایا جاتا ہے تب کہاتے ہی معدہ مین درد ہو کر پہلے شدّت سے قے شروع ہو جاتی ہے اور تب دست آنے لگتے ہین اور بعد موت کے معدہ مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین +

کلورائیڈ اف زِنک - یہ مرکب بطور عرق کے بدبو دفع کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - اسکے پیتے ہی دہن اور حلق مین گرمی اور جلن شروع ہو جاتی ہے اور معدہ مین بہی جلن اور پیچش ہو کر سخت اُبکائیان اور قے شروع ہوتی ہے - قے کے مادہ مین خون کی دہاریان بلغم کے ٹکڑے اور میوکس پردہ کی دہجیان ہوتی ہین - بعض دفعہ شدّت سے دست جاری ہو پڑتے ہین تب بدن سرد اور نیلا پڑ جاتا ہے اور حالت ردی طاری ہو کر بیمار مسافر راہ عدم کا ہو جاتا ہے + بعد موت کے لاش کے ملاحظہ سے مُنہہ اور حلق کا پردہ سفید نظر آتا ہے مگر معدہ کا پردہ بعض دفعہ تو سخت اور بعض دفعہ سکڑا ہوا اور کبہی سیسہ کے رنگ کا پایا جاتا ہے شش اور گُردے خون سے پُر ہوتے ہین +

کیمیاوی شناخت - اوپر کے دونو مرکب کے پانی کے عرق مین سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈروجن کی ہوا داخل کرنے سے ایک سفید منجمد تہ نشین ہو جاتا ہے +

علاج - کار - بو - نٹ اف - پوٹاش یا سوڈا کو پانی مین حل کر کے پلاوین بعد ازان بیمار کو دودہ اور انڈون کی سفیدی پلاوین اور نباتی کسیلی چیزون کا جوشاندہ جیسے چاء وغیرہ پلاوین ٭

سمیات ارّی ٹنٹ

نباتی اور حیوانی

نباتات مین یہ چیزین سمیات ارّی - ٹنٹ ہین -

ایلو یعنی صبر ٭ ساوِن ٭ جمالگوٹہ کا تیل ٭ کال - چیکم ٭ ہلی - بور - رہی - را - ٹریا ٭ کار - با - لک اسڈ ٭ اور حیوانی ارّی - ٹنٹ زہر کے قسم سے تیلنی مکہی ٭ اور مضر حیوانی غذا ہے ٭

واضح ہو کہ علاوہ اِنکے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے بہت سی چیزین ارّی ٹنٹ قسم کے زہر ہین مگر اِس موقع پر صرف اُنہین کا بیان کیا جائے گا جنکے استعمال سے آدمی مرے ہین یا اتفاقاً اُن مین زہر کی علامتین پیدا ہوئی ہین - پس

صبر ٭ حنظل ٭ عصارہ ریوند ٭ جلپ ٭ سقمونی ٭ اِن کُل اشیاء کا استعمال دوا کے طور پر تہوڑی مقدار مین ہوا کرتا ہے لیکن جب یہ بار بار اور زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہین تو نہایت شدت سے دست و قے جاری ہو جاتے ہین ٭

ساوِن - اِسکے پتّون کا خیساندہ اور سفوف اور روغن استعمال مین

مین آتا ہے - اِسکے زیادہ مقدار مین کہانے سے معدہ مین شدّت کا درد ہوتا ہے قے آتی پیشاب مین جلن ہوتی ہے اور بعد موت کے لاش کو ملاحظہ کرنے سے حلق معدہ اور امعا اور گُردے یا توخون سرخ ہو جاتے ہین یا اُنمین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین - اِسکا استعمال بعض دفعہ حمل گرانے کے لئے کیا جاتا ہے ❖

جمالگوٹہ کا روغن - یہ نہایت تیز جلاب ہی - جب زیادہ مقدار مین کہایا جاتا ھے تب اِس کثرت سے دست آتے ہین کہ بیمار کو ہلاک کرڈالتا ہے ❖

کال - چیکم - جب اِس چیز سے زہر ہوجاتا ہے تب حلق اور معدہ مین دردساتھہ جلن کے ہوتا ہے - نہایت شدّت سے پیاس لگتی ہے اور کثرت سے دست وقے جاری ہوکر بدن سرد اور بیمار نہایت کمزور ہوجاتا ہے - نبض نہایت ضعیف ہوجاتی ہے اور مریض نڈھال ہوکر تلف ہوجاتا ہے ❖

ہلی - بور - جب یہ چیز زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہے تب معدہ مین شدّت کا درد اور قے جاری ہوتی ہے بعد موت کے امعا مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین ❖

وی - را - ٹریا - اِس چیز کے استعمال سے قے ہوتی ہے اور تشنج ہوکر بیمار مرجاتا ہے ❖

کار - با - لِک اسِڈ - اِس چیز کے کہاتے ہی دہن سے لیکر

معدہ تک جلن پیدا ہوتی ہے اور منہہ کا میوکس پردہ سفید ہوکر سخت
ہوجاتا ہے۔ بدن سرد ہوجاتا ہے۔ لبین آنکھون کے پپوٹے
اور کانون کی رنگت اودی ہوجاتی ہے۔ معدہ مین نہایت شدت سی
درد ہوتا ہے اور قے کے ساتہہ کف جاری ہوجاتا ہے۔ نبض سریع
اور عرصہ ایک منٹ کے اندر ۱۲۰ دفعہ چلتی ہے۔ دم تکلیف سی لیا جاتا
ہے اور منہہ سے کف جاری رہتا ہے۔ بیہوشی جلد طاری ہوجاتی
ہے اُسوقت بیمار دم خراٹے سے لیتا ہے۔ تنفس سے کار۔ بالک
اسڈ کی بو آتی ہے۔ آنکھون کی پتلیان سکڑ جاتی ہین اور روشنی کا
حس جاتا رہتا ہے۔ دست اور پیشاب کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔
بعد وفات کے لاش کا ملاحظہ کرنے سے دہن سفید اور بعض دفعہ چھلا
ہوا ہوتا ہے۔ مری (غذا کی نالی) بھی سفید سخت اور شکستہ رہجاتی
ہے۔ شش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے اور ہوا کی نالیان ایک
میلے رنگ کی بلغمی رطوبت سے پُر ہوتی ہین *

سمیات حیوانی اری ٹنٹ

تیلنی مکھی

علامات۔ جب اس مکھی کا سفوف ایک یا دو ڈرام کی مقدار
مین کھایا جاتا ہے تب حلق مین جلن پیدا ہوتی ہے نگلنا دشواری
سے ہوتا ہے۔ شکم مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا

ہے اور خون آمیز قئے آتی ہے - تشنگی بشدت ہوتی ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے + بعدازان کمر پر درد شروع ہو جاتا ہے - اور پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے لیکن پیشاب خون آمیز آتا ہے اب معدہ مین شدت کی پیچش شروع ہوکر دست جاری ہو پڑتے ہین اور دستون کے ہمراہ خون اور بلغم آتا ہے - دست اور قئے کے مادہ کو اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو اُنھین سبز یا تانبے کے رنگ کے چھوٹے چھوٹے چمکدار ذراۃ دکھلائی دیتے ہین - بعد تھوڑے عرصہ کے قضیب کو خیزش ہوتی ہے اور اندام نہانی (خواہ عورت خواہ مرد کا) متورم یا مُنج ہو جاتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - دہن سے مبرز تک انفلامیشن کے سبب سُرخی پائی جاتی ہے - دہن اور حلق کا میو کس پردہ اُدھڑ جاتا ہے - پیشاب کی نالی اور گردے اور کل اندرونی اعضاے تناسل مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین +

کم سے کم مقدار سفوف کی جسکے کہانے سے ایک جوان عورت مرگئی تھی دو خوراک مین ۲۴ گرین تہی - اور ٹنکچر کی مقدار ایک آونس تہی +

شناخت - مشتبہ عرقون کے تلچھٹ مین قدرے الکحل ملا کر شیشہ کے ٹکڑون پر پھیلا دین تاکہ خود بخود خشک ہو جاوے اب شیشہ کو روشنی مین رکھہ کر دیکھنے سے مکھی کے پر کے چمکدار ذراۃ نظر آوینگے +

علاج - گرم پانی اور مقئی چیزون سے قئے کراوین - جلاب دین تاکہ زہر جسم سے خارج ہوجاوے - ریکٹم اور مثانہ مین مزلقات کے پچکاری کرین - اگر انفلامیشن کی شدت ہو تو جونکین لگاوین - یا فصد لین - افیون کا استعمال کرین *

مضر حیوانی اغذیہ

بعض قسم کی حیوانی غذائین ایسی ہین جنکے کہانے سے گاہے گاہے زہر ہوجاتا ہے - بعض صورتون مین یہ اثر خاص طبیعت کے سبب بہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب کئی آدمی ایک ہی قسم کی غذا کو کہاتے ہین تو اُنمین سے صرف ایک ہی مین زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین - غرض طبیعت کے اِس حال سے طبیب کو آگاہ ہونا چاہیئے تاکہ جہوٹا الزام زہرخورانی کا کسی پر نہ لگایا جاوے * خاص طبیعت ایسی ہے یا نہین اِسکے اثبات کے دریافت کرنے کے لئے دیکہین کہ زہر کی علامتین کئی آدمیون مین موجود ہین یا نہین اور جانورونکو کہلاوین تاکہ معلوم ہوجاوے کہ اُس غذا کے کہانے سے اُنکو بہی زہر ہوتا ہے یا نہین - اگر کئی آدمیون کو زہر ہوجاوے تو جانین کہ یہ بات خاص طبیعت کے سبب نہین پیدا ہوئی ہے بلکہ ضرور اُس غذا مین کوئی حیوانی زہر ہوگا - جب گندہ گوشت کہایا جاتا ہے تب دست وقئے شروع ہوجاتے ہین جس سے وہ مضر غذا جسم سے خارج ہوجاتی ہے *

سمیتا نیورا ٹکس

یعنی وہ زہر جنکا اثر نظام عصبی پر ہو

بیان ان زہرون کا جن کا اثر دماغ پر ہوتا ھے

اول - افیون

علامات - سر گھومتا ہے - طبیعت سونے کو چاہتی ھے - بیمار بیہوش ہو جاتا ہے - آنکھین بند جیسی گہری نیند مین ہوا کرتی ہین - اگر زور سے آواز دیجئے تو بیمار جاگ پڑتا ھے اور سوال کیجئے تو جواب بھی دیتا ہے لیکن پہر فوراً خواب مین ہو جاتا ہے لیکن جب اثر اس زہر کا زیادہ ہوتا ہی تب بیمار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے - دم خراٹے سے لیتا ہے - اب آواز دینی سے جاگ نہین پڑتا - پہلے پہل تو نبض سریع اور بیقاعدہ چلتی ہے اور بیمار دم جلد جلد لیتا ہے - بدن گرم اور پسینہ سے تر رہتا ہے اور بعض دفعہ جلد نیلی پڑ جاتی ہے - لیکن جب بیہوشی کامل ہو جاتی ہے تب دم آہستہ اور خراٹے کے ساتھ لیا جاتا ہے اور نبض بطی اور پُر ہوتی ہے گاہے گاہے بدن سرد اور پیلا ہو جاتا ہے - ابتدا مین پُتلیان سکڑی ہوئی ہوتی ہین لیکن اخیر مین کہ جب موت عنقریب ہوتی ہے تب وہ پہیل جاتی ہین مگر اکثر اخیر

روشنی کا اثر نہین ہوتا - چہرہ پہیکا اور نڈہال ہوجاتا ہے - آنکہونمین
خمار اور لبین نیلی ہوتی ہین بعض دفعہ قے آتی ہے اور دست بہی آنے
لگتے ہین - اور جب بیہوشی سے پہلے قے شروع ہو جاتی ہے تب بیمار
کے جانبر ہونے کی اُمید قوی ہوتی ہے - قے خاصکر اُسوقت ہوتی ہے
کہ جب بیمار بہت زیادہ افیون کہا جاتا ہے - گاہے گاہے افیون کی
خاص بو بیمار کے تنفس سے آتی ہے اور جب مریض رو بصحت لاتا ہے
تب اکثر اُسکا جی متلاتا قے ہوتی ہے دردسر اور بہوک مرجاتی ہے
اور مریض سُست ہوجاتا ہے - لیکن جب یہ زہر مہلک ہونیوالا ہوتا ہے
تب مریض کے ہاتہہ پاؤن ڈہیلے اور نیچے کا جبڑا لٹک پڑتا ہے نبض
کمزور اور محسوس نہین ہوتی ہے پتلیون کو روشنی کا حِس نہین ہوتا -
بدن سرد ہوجاتا ہے - تنفس کے ساتہہ گہڑگہڑی شروع ہو جاتی ہے
اور قبل از موت بعض دفعہ تشنج ہونے لگتا ہے - ایک بڑا بہاری اثر
اِس زہر کا یہ ہے کہ بجز پسینہ کے کُل رطوبات جسم کی مسدود ہوجاتی ہین
اکثر اوقات ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ بیمار ابتدائی علامتون سے جانبر ہوگیا ہے
مگر پہر علامات لوٹ پڑی ہین اور مریض ہلاک ہوگیا ہے ٭

صورت حال تشریحی بعد وفات - دماغ کی کُل رگین خون سے
پُر ہوتی ہین - دماغ کو تراشنے سے بیحساب سُرخ سُرخ نقوط نظر آتے ہین -
بطونِ دماغ مین رطوبت نہین ہوتی ہے - معدہ اکثر حالت اصلی پہ
ہوتا ہے - شش اکثر خون سے پُر ہوتے ہین - لاش اکثر نیلی ہوتی ہے ٭

دوا کے طور پر افیون کے رُب (اکسٹراکٹ) یا سفوف کی خوراک نصف
سے دو گرین تک ہی - اور پانچ گرین ایک غایت خوراک ہے - لاڈ - نم
کی خوراک بطور دوا کے ۱۰ قطرہ سے ایک ڈرام تک ہی اور اوسط خوراک
۳۰ سے ۴۰ قطرہ تک ہی +

یہ زہر اکثر چھہ سے بارہ گھنٹہ کے اندر مُہلک ہو جاتا ہے -
افیون کا جوہر مار - فیا ہے اور اسی پر افیون کا اثر منحصر ہے +

کیمیاوی شناخت - افیون کے گرفت کی کوئی بھی شناخت
نہین ہے لیکن ہان اسکی خاص بو ایسی ہوتی ھے کہ جس سے یہ چیز
پہچانی جا سکتی ہے - پس افیون کے زہر کی کیمیاوی شناخت اسکے
جوہر مار - فیا اور مے - کا - نک ایسڈ کی شناخت پر منحصر ہے +

مار - فیا - اوّل قلمین اس چیز کی شش پہلو ہوتی ہین - دوم پلا - ٹی
نم پر رکھکر ان قلمون کو آنچ دینے سے پگھل کر سیاہ ہو جاتی ہین - سوم
سرد پانی مین کم حل ہوتا ہے مگر سو حصے کھولتے ہوئے آب گرم مین حل
ہو جاتا ہے - چہارم صرف تھوڑے ہی پانی ملے ہوئے معدنی یا نباتی ترشہ
چیز و نمین حل ہو جاتا ہے - پنجم ذائقہ اسکا تلخ ہوتا ہے - ششم مار - فیا
کے مرکبات کی قلمون مین سل - فو - سائی - نائیڈ اف پو - ٹا - سی - ام
یا فرو - سائی - نائیڈ اف پو - ٹا - سی - ام یا کرو - مٹ اف پوٹاش
کا عرق ملانے سے کوئی بھی منجمد نہین بنتا - اسبات سے اس چیز کو
اسٹرک - نیا (کچلے کا جوہر) سے فرق کر سکتے ہین کیونکہ اسٹرک - نیا

ہین جب وہ تینون چیزین ملائی جاتی ہین تب ایک منجمد تہ نشین ہو جاتا ہے مگر مار - فیا مین نہین ❊

خالص جوہر مار - فیا کی شناخت کرنا چاہین تو پہلے اُسکو یا تو ہائیڈرو کلورک یا اسیٹک اسڈ مین حل کرلین جس سے یا تو ہائیڈرو - کلو - ریٹ یا اسے - ٹٹ اف مار - فیا بنجائیگا ❊ غرض ان مرکبات مین سے کسیکو قدرے آب گرم مین حل کرین تب ان ترکیبون سے اُنکی شناخت کرین کہ

اوّل نائیٹرک اسڈ - جب یہ تیزاب مار - فیا کے مرکب مین ملایا جاتا ہے تب رنگ اُس مرکب کا گہرا نارنجی سرخ ہو جاتا ہے ❊

دوم آیو - ڈک اسڈ ساتھہ سل - فائیڈ اف - کار - بن کے - کڑوا عرق آیو - ڈک اسڈ کا ہموزن سل - فائیڈ اف کار - بن مین ملاوین اور جب دیکہین کہ ان دونو کے ملانے سے عرق کی رنگت مین کسی طرح کا تغیر نہین پیدا ہوا تب جانین کہ عرق مذکور قابل برتنے کے ہو گیا ہے - پس اس مرکب عرق کو مار - فیا یا اُسکے مرکبات مین (خواہ وہ بطور عرق کے ہون یا خشک) ملانے سے آیو - ڈک اسڈ سے آیو - ڈین علیحدہ ہو جائیگا اور اُسکو سل - فائیڈ اف کار - بن حل کردیگا اور برتن کے نیچے بیٹھہ جائیگا اور رنگ اُسکا بموجب زیادتی یا کمی مار - فیا کے زیادہ یا کم اودا یا سرخ ہو جائیگا ❊

سوم - سل - فیو - رک اسڈ اور بائی - کرو - میٹ اف پوٹاش - جب خشک مار - فیا مین خالص سل - فیو - رک اسڈ ملایا جاتا ہے تب

یا توکچہہ بہی اثر نہین پیدا ہوتا یا رنگ مار - فیا کا کسیقدر ادوا ہوجاتا ہی
اب اسمین ایک قطرہ بائی - کرو - میٹ اف پوٹاش کا ملانے سے
رنگ اُسکا فوراً سبز ہوجاتا ہے اور عرصہ تک وہ رنگ قائم رہتا ہی ٭

م - کا - نک اسڈ - یہ بہی ایک جزو افیون کا ہے - اس چیز
مین جب پر - کلو - رائیڈ اف ایرن ملایا جاتا ہے تب ایک گہرا سُرخ
رنگ پیدا ہوتا ہے ٭

پہچان افیون کی معدہ کی رطوبت یا کسی عضو کی ساخت مین

افیون کسی عضو کی ساخت مین ہو تو اُس عضو کے چہوٹے چہوٹے قتلے
کرڈالین اور جو کسی رطوبت مین ہو تو اُسکو اُڑا کر رُب کے طور بنالین
تب اِن ٹکڑون یا اُس رُب کو خوب زیادہ ریکٹی - فائیڈ - اسپرٹ مین
بہگو رکہین اور اُس اسپرٹ مین قدرے اسی - ٹک اسڈ ملا کر ترش کرلین
جو شے باقی ہو اُسکو کپڑے مین رکہہ کر نچوڑ ڈالین اب اُس شراب ملی
ہوئے عرق کو پانی کی بہاپ پر اُڑا کر خشک کرڈالین - اُس چیز کو
سرد پانی مین بہگو کر چہان ڈالین اور اُس مین اسے - ٹیٹ اف لڈ کا
عرق تبتک ملاتے جاوین جبتک منجمد کا بنتا موقوف ہوجاوے - اِس
عرق کو جوش دیکر چہان ڈالنے سے چہلنی پر مے - کو - نیٹ اف لڈ
رہ جائیگا اور مار - فیا بشکل اسے - ٹیٹ اف مار - فیا کی چہلنی سے گزر کر

نیچے گزر جائیگا - جو اِسے - نِٹ اف لِڈ کا عرق فالتو بچ رہا تہا اُس مین اُس چہانے ہوئے مار - فیا کے عرق کو ڈالکر حل کرلین اور اب اُس مین سل - فیو - رے ٹِڈ ہائیڈرو - جن کی ہوا داخل کر کے منجمد حاصل کرین - بعدازان سیسہ کے اُس سیاہ منجمد کو چہان کر الگ کرین اور جو عرق حاصل ہو اُسکو نرم آنچ پر گاڑہا کرین تاکہ اُس سے سلفیوریٹڈ ہائیڈرو - جن بالکل خارج ہوجاوے - اب اُس گاڑہے رُب مین الکحل ملانے سے اِسے - نِٹ اف مار - فیا حل ہوکر نکل آویگا جسکو بذریعہ اوپر کی ست ناختون کے گرفت کرسکتے ہین + اگر اُس الکحل کئے عرق مین زیادہ رنگت ہو تو پہر اُسکو اُڑاکر پانی مین حل کرین - اگر عرق مین خالص اِسے - نِٹ اف مار - فیا زیادہ مقدار مین ہو تو اُسکے چند قطرے کسی شیشہ پر رکہکر اُسپر ایک بوند ایمو - نیا کے عرق کے ڈالنے سے اُس شیشہ پر مار - فیا کی قلمین جم جائینگی + اب باقی کے عرق کو آئیو ڈک اور نائیٹرک اِسد سے آزمادین - اِس ترکیب سے جو مے - کو - نیٹ اف لِڈ چہلنی پر رہ جائیگا اُسکو پانی ملے ہوئے سلفیو - رک اِسڈ مین چہوڑ کر جوش دینے سے اُسکے اجزا فوراً الگ الگ ہوجائینگے اور جو عرق چہلنی سے نیچے گرے اُسکو فولاد کے مرکب سے آزمانے سے مے - کانک اِسڈ گرفت مین آسکتا ہے + یاد رہے کہ مے - کا - نِک اِسڈ کی گرفت ضرور چاہیے کیونکہ یہ شے بجز افیون کے کسی اَور چیز مین نہین ہوتی +

علاج - آلہ اسٹمک - پنپ داخل کرکے معدہ مین شیر گرم پانی بہرتے

اور نکالتے جاوین جبتک وہ پانی بے بو اور نیلے رنگ خارج ہو۔
اگر اسٹمک۔پنپ فوراً داخل نہ ہو سکے تو ۲۰ گرین سل۔فٹ اف زنک
کہلاکر قئے کراوین۔جو یہ چیز پاس نہ ہو تو دو تولہ کہانے کا نمک یا پیسی
ہوئی رائی پانی مین گہولکر پلاوین تاکہ قئے ہوجاوے اور قدح بہر بہر کر
آب گرم پلاوین اور حلق مین پر داخل کرکے سرسراہٹ پیدا کرین تاکہ کہلکر
قئے آجاوے۔اگر بیمار بیہوش ہو تو چہرہ۔سر اور گردن پر آب سرد کے
چہینٹے مارین تاکہ ہوش مین آجاوے اور دو آدمیون کے سہارے
سے مریض کو ادہر اُدہر ٹہلاوین اور اُسکو ہلاتے اور اُس سے باتین
کرتے رہین تاکہ سونے نہ پاوے اور جب بیہوشی رفع ہونے لگے
تب خیسانده چار سنہر یا کافی پلاوین۔اگر مقئی دوا کے پلانے سے
قئے ہو تو اُنکی بچکاری کرین۔حالتِ ردی مین پشت سے لیکر سینہ
کے آر پار تار بجلی لگانے سے اور مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم
کرنے سے بہی فائدہ ہوتا ہے۔حالت ردی مین لیمو۔نیا کے پلانے
اور سونگہانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔دم کی تکلیف ہو تو بدن
مین گرمی پہنچائین یا اُسپر مالش کرین۔دماغ مین خونکا اجتماع ہو تو چند
جونکین لگاوین۔بیمار رو بصحت لاوے اور اُسکی طبیعت مین جوش
پایا جاوے تو اُسپر آب سرد کا تڑاڑا چہوڑین۔زہر کی ابتدائی حالت
مین بہی مریض پر آب سرد کا تڑاڑا چہوڑنا چاہیئے۔کہتے ہین کہ افیون
کے زہر مین بلا۔ڈو۔نا کے کہلانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے لیکن

ڈاکٹر ٹار - لی صاحب کے تجربات اسبات کے خلاف ہین ٭

پرو - سِک اسِد

اِس چیز کو ہائیڈرو - سیانک اسڈ بہی کہتے ہین -

علامات - ذائقہ اِس چیز کا گرم اور تلخ ہوتا ہے اور بو تلخ بادامون کی سی - اِس زہر کے کہانے کے چند منٹ بعد ہی علامات زہر کی شروع ہو جاتی ہین - لیکن جب ڈائیلیوٹ ہائیڈرو - سیا - نک اسڈ ایک آنوس کی مقدار مین پیا جاتا ہے تب پیتے ہی یا چند لمحہ بعد ہی علامات زہر کی شروع ہو جاتی ہین - ایسا کم ہوتا ہے کہ ایک یا دو منٹ بعد ہی علامات ظاہر کے پیدا نہین ہوتین اُسوقت بیمار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے - آنکہین بے حرکت پُتلیان پہیلی ہوئین اور اُنپر روشنی کا اثر نہین ہوتا - اطراف ڈہیلے ہو جاتے ہین - بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - دم نہایت آہستہ آہستہ اور عرصہ عرصہ بعد لیا جاتا ہے اور باہیز حرکات تنفس کے بیمار مردہ سا معلوم ہوتا ہے نبض کی حرکت محسوس نہین ہوتی ہے اور بول و براز بے معلوم نکل جاتا ہے - بعض دفعہ دست آیا ہے اور سارے بدن مین تشنج ہونے لگتا ہے اور دانتی لگجاتی ہے ٭

صورت حال تشریحی بعد وفات - موت کے بعد ہی لاش فوراً دیکہی جاوے تو اکثر اُس سے پرو - سِک - اسڈ کی بو محسوس ہوتی ہے لیکن ہوا یا مینہہ مین عرصہ تک کہلی رہنے سے بو اِس چیز کی اکثر

نہین محسوس ہوتی ہے علاوہ ازین تنباکو کے دہوئین یا پودینہ یا کو-پی وا
یا کسی اَور قسم کی تیز بو کے باعث بہی اِس چیز کی بو چہپ جاتی ہے۔
لاش کی جلد یا تو اودی یا نیلی ہو جاتی ہے - ناخن نیلے - مٹھیان تہوڑ
کی بندہی ہوئین اور پاؤن کی اُنگلیان کہچی ہوئی ہوتی ہین - جبڑے
بیٹہے ہوئے - مُنہہ مین کف - چہرہ پیلا یا بعض دفعہ خون سے پُر اور
سوجا ہوا ہوتا ہے - آنکہین وا بے جلا نکلی ہوئین مگر بے حرکت اور
پُتلیاں پہیلی ہوئی ہوتی ہین - جسم کی کُل وریدین سیاہ رنگ کی پتلی
خون سے پُر ہوتی ہین معدہ اور امعا اکثر حالت اصلی پر ہوتے ہین
لیکن بعض دفعہ یہ اعضا بہی خون سے پُر ہوتے ہین ٭

کم سے کم مہلک خوراک بغیر پانی ملے ہوئے پرو-سک اِسڈ کے
ایک گرین ہے ٭

جب اِس چیز کا دو ڈرام یا اِسنے زیادہ کہایا جاتا ہے تب دو سے
۱۰ امنٹ کے اندر بیمار مرجاتا ہے ٭

کیمیاوی شناخت - پرو-سک اِسڈ مثل پانی کے صاف
اور پہیکہہ یون ہی ترش ہوتا ہے اور اُسمین ایک خاص بو ہوتی ہے اور
جب یہ اِسڈ خالص ہوتا ہے تب اگرچہ پہلے پہل بو اِسکی محسوس نہین
ہوتی پہر بہی اِسقدر تو ہوتی ہے کہ جسکے سونگہنے سے سر گہومتا ہے
بیہوشی طاری ہوتی ہے اور دیگر علامات خوفناک پیدا ہوتی ہین - یہ
زہر چاہیے بحالت سیال یا بخارکے ہو اُسکی گرفت کے واسطے جو

شناخت نہایت آزمودہ ہین وہ اُسکے خالص یا پانی ملی ہوئی حالت کے پہچاننے کے لئے بہی برابر کارآمد ہین - اور اِسکی بو سے پہچاننا ہو تو چاہے خالص چاہے پانی ملا ہوا ہو وہ بو یکسان ہوتی ہے ✤

جب یہ شے اصلی حالت پر ہوتی ہے تو تین شناختون سے پہچانی جاسکتی ہے - ایک تو سِل - ور - ٹِشٹ یعنی چاندی کی شناخت - دوسرے ایرن ٹیشٹ یعنی فولاد کی شناخت - اور تیسرے سل - فر - ٹیشٹ یعنی گندہک کی شناخت ✤

اوّل - سِلور - ٹِشٹ - جب نایٹریٹ اف سِلور کا عرق پرُسِک اسِڈ مین ملایا جاتا ہے تب ایک گاڑہا سفید منجمد تہ نشین ہوتا ہے اور پانی اوپر رہ جاتا ہے - یہ منجمد سائے - نائیڈ اف سِلور کا ہوتا ہے جسکی پہچان یہ ہے کہ

الف - سرد نائیٹرک اسِڈ مین حل نہین ہوتا لیکن پانی نتہار کر اُس مین کافی مقدار خالص نائیٹرک اسِڈ کی ملا کر جوش دینے سے بآسانی حل ہو جاتا ہے ✤

ب - اِس منجمد کو ہائیڈرو - کلو - رک اسِڈ مین ہگور کہنے سے اِسمین پرو - سِک اسِڈ کا بخار پیدا ہوتا ہے ✤

ت - اِس منجمد کو خوب طرح خشک کر کے شیشہ کی نلی مین بہر کر آنچ دینے سے سائے - نو - جن ہوا پیدا ہوگی - اِس ہوا مین آگ دینے سے جلنے لگتی ہے اور اُس سے گلابی رنگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے اِسکے

گرد ایک نیلا ہالہ ہوتا ہے جس سے پرو-سیک اسڈ فوراً پہچانا جاتا ہے * اِس خشک منجمد کی ۵ گرین کی مقدار فار-ما-کو-پیا کے اِسڈ کے پچاس گرین کے مقدار کے برابر ہوتی ہے *

پرو-سِیک اِسڈ کے بخار کی شناخت اِسطور پر کیجا سکتی ہے کہ کسی گھڑی کے شیشہ کے بیچ کی جگہہ کو ایک قطرہ نائیٹریٹ اف سِلور کے عرق سے تر کرکے پرو-سِیک اِسڈ کے عرق پر پکڑے رہین اگر اِسڈ مذکور کا عرق صرف وسطی ہی کڑا ہوگا تو اُس شیشہ پر ایک سفید باریک داغ سائی-نائیڈ اف سلور کا فوراً پیدا ہو جائیگا لیکن جب وہ اِسڈ کا عرق زیادہ پتلا ہوگا تو داغ چند منٹ کے بعد پیدا ہوگا-اگر اِسڈ کا بخار شیشہ کی مرطوب جگہہ پر آہستہ آہستہ اور باہر کی ہوا سے خوب ملا کر لگایا جاوے تو بعوض سائی-نائیڈ اف سِلور کے سفید داغ کے اُسپر بتدریج باریک باریک قلمین پیدا ہو جائینگی جنکو باریک بین سے بخوبی دیکھہ سکتے ہین *

دوم ایرن ٹِسٹ یعنی فولاد کی شناخت - مشکوک زہریلے عرق مین چند قطرے پوٹاش اور سنز سل-فٹ اف ایرن کے عرق کے ملاوین اِستے ایک میلا سبز یا بھورے رنگ کا منجمد بیٹھہ جائیگا اُس مین چند منٹ تک ہلا کر پانی سے ملے ہوئے ہائیڈرو-کلورک اِسڈ یا سلفیورک-اِسڈ ملانے سے اُس عرق کا رنگ نیلا ہو جائیگا *

سوم سلفر ٹِسٹ یعنی گندہک کی شناخت - پرو-سیک اِسڈ

کے عرق مین چند قطرے بائی-سل-فائیڈ اف امو-نی-ام کے ملاکر نرم آنچپر رکھنے سے رنگت اُسکی اُڑ جائیگی بعدازان آنچ دیکر اُسکو اُڑانے سے سل-فو-سائی-نٹ اف امونیا کی قلمین پیدا ہوجائینگی - اِن قلمون پر فولاد کے کسی پر-سا-لٹ کے عرق کے ملانے سے نہایت شوخ سرخ رنگ پیدا ہوجائیگا اور اُس رنگ پر چند قطرے کرو-سیو سب-لی-مٹ کے عرق کے ملانے سے وہ رنگت فوراً اُڑجائیگی ٭

پرو-سِک اِسڈ جب کہانے یا پینے کی چیزمین یا معدہ کی رطوبت مین ہو تو اُس عرق کو کسی چوڑے مُنہہ کی بوتل مین رکہکر خوب ٹہیک گہڑی کے شیشہ سے ڈہانپ دین - بوتل مذکور اسقدر بڑی ہو کہ اُسکے اندر کا عرق گہڑی کے شیشہ کے مقعر سطح سے ایک یا دو انچ نیچا ہو - اب نائٹریٹ اف-سِلوَر کی شناخت سے اُس عرق کے بخار کو آزما دین جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے بعدازان بائی-سل-فائیڈ اف امو-نی-ام سے اُسکو پہچانین جسکا بیان اوپر کیا گیا ہے - سردی کے موسم مین بوتل کو گرم پانی مین رکہنا چاہیے ٭

جب یہ زہر کسی عضو کی ساخت مین پیوست ہو تو فوراً بعد موت کے اُس ساخت کو کسی بوتل مین بہر کر اُس سے جو بخار نکلے اُسکو اوپر کی ترکیبون سے آزما وین ٭

اگر لاش گل گئی ہو تو پرو-سِک اسِڈ سلفو-سائی-نائیڈ اف-امو-نی-ام

مین بدل جاتا ہے - پس معدہ یا اُسکے اندر جو کچھہ ہو اُسمین اِس شَے کو اِس ترکیب سے دریافت کرین کہ عضو مذکور کے باریک باریک ٹکڑے کرکے گرم الکحل مین بھگو رکھین تب اِس عرق کو چھانکر اُڑاکر خشک کر ڈالین - اب اُس خشک منجمد کو پانی مین حل کرکے پر - سالٹ آف ایرن کا عرق ملانے سے سل - فو - سا ئنی - نا ئیڈ کی نہایت سُرخ رنگت ہو جائیگی ؛

زہر کا علاج - اگر فوراً بدمکھانے اِس زہر کے بیمار کا ملاحظہ ہو سکے تو اُسکو لائیکوار - ایمو - نیا ہمراہ باہر کی ہوا کے سُنگھاوین نہین تو تھوڑی تھوڑی مقدار مین بار بار لائیکوار - ایمونیا پلاوین اور کلورین ہوا کے بھی استعمال سے فائدہ ہوتا ہے - لیکن سارے علاجون سے یہ علاج بہتر معلوم ہوتا ہے کہ بیمار کے چہرہ پر بار بار آب سرد چھڑکین بلکہ سرد پانی کا تڑاڑا سر پر چھوڑین اور ترکیب مصنوعی سے تنفس کو جاری رکھین اور یہ نسخہ بھی بہت کار آمد ہے -

نسخہ - اگرین سلفٹ - اف پرو ٹو - اکسائیڈ اف ایرن کو ایک آونس پانی مین حل کرین اور اُسمین ایک ڈرام ٹنکچر اف اسٹیل ملا دین ؛ دوسرے برتن مین ۲۰ گرین کار - بونٹ اف پوٹاش کو ایک یا دو آونس پانی مین حل کرین اس عرق کو پہلے عرق مین ملاکر فوراً پلاوین ؛

اوّل الکحل یعنے خمر

علامات - شراب سے جب زہر ہوتا ہے تو اکثر چند منٹ کے اندر علامات زہر کی پیدا ہونے لگتی ہین - خیالات منتشر ہو جاتے ہین - بیمار نہ تو قائم کھڑا رہ سکتا ہے اور نہ چل پھر سکتا ہے اور جو چلنے کی کوشش کرتا ہے تو لڑکھڑانے لگتا ہے آخر کار بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے - اور جو ہوش مین آجائے تو قے شروع ہو جاتی ہے چہرہ بیمار کا اکثر سوجا ہوا اور لبین نیلگون ہوتی ہین - پتلیان آنکھون کی پھیلی اور بیحرکت ہوتی ہین - اگر اُنپر اثر روشنی کا ہو تو یہ علامت نیک ہے - تنفس سے شراب کی بو آتی ہے - شراب جسقدر کڑی ہو گی اُسیقدر جلد علامتین بھی ظاہر ہونگی - لیکن جب شراب ہلکی ہوتی ہے تب پہلے طبیعت مین جوش پیدا ہوتا ہے اور پھر بیہوشی طاری ہوتی ہے لیکن کڑی شراب کے پینے سے بیمار چند گھنٹہ کے اندر بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے - شراب کے زہر مین دماغ یا شُش یا دونوین اجتماع خونکا ہوتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ خون سے نہایت پُر ہو جاتا ہے اور اُس مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین اور کبھی تو اُسکا میوکس پردہ خوب سرخ اور کبھی سیاہی مایل ہو جاتا ہے اور جب شراب جلد مہلک ہو جاتی ہے تب معدہ مین جو کچھہ ہوتا ہے اُس سے شراب کی بو آتی ہے لیکن جب مقدار شراب کی تھوڑی سی ہوتی ہے یا جب لاش کا ملاحظہ عرصہ بعد کیا جاتا ہے تب وہ بو محسوس

نہین ہوتی + دماغ اور اُسکے پردے خون سے پُر ہوتے ہین اور بعض
دفعہ اندر کے پردے مین ڈ یا - یا - مے - ٹر) سیرم یعنی آبخان
پایاجاتا ہے +
علاج - اشمک - ینپ کا استعمال فوراً کرین اور بیمار کے سر پر
آب سرد کا تڑاتڑا چھوڑین اگر دماغ مین خونکا اجتماع پایا جاوے تو
فصدلے سکتے ہین + اگر دم لینے مین تکلیف ہو اور نبض کمزور تو سینہ
پر رائی کی پٹی لگاوین اور مفرحات کا استعمال کرین اور تار بجلی لگاوین +

دوم - ایتھر

علامات اور اثر - جب ایتھر تھوڑی مقدار مین پیا جاتا ہے
تو ذائقہ اُسکا تیز اور پیتے وقت حلق مین گرمی اور تنگی معلوم ہوتی ہے
اور مثل شراب کے اِسکے پینے سے بھی طبیعت مین جوش اور فزا ہوتا ہے
ایتھر جب بہت زیادہ پیا جاتا ہے تب ویسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے جیسا
شراب کے پینے سے ہوتا ہے +

سوم کلو - را - فارم

علامات - جب یہ چیز زیادہ مقدار مین پیجاتی ہے تب اِس کا
بھی اثر مثل شراب کے پیدا ہوتا ہے - لیکن جب بطور عرق کے اِسکا استعمال
ہوتا ہے تب سریع التاثیر زہرون کے طور پر موثر نہین ہوتی کیونکہ ایک

شخص کا ذکر ہے جس نے چار آونس کلو-را- فارم پی لیا تہا دور تک پیدل چلا گیا لیکن آخر کار گر کر بیہوش ہو گیا- اُسکی آنکہون کی پُتلیان پہیلی ہوئی تہین - دم خراٹے سے لیتا تہا- بدن سرد- نبض محسوس نہین ہوتی ہتی اور سارے جسم مین تشنج ہوتا تہا پانچ دن بعد اُسکو آرام آیا +

کلو- را- فارم بشکل بخار - جب خالص کلورا- فارم کا بخار زیادہ سونگہا جاتا ہے تب یہ فوراً مہلک ہوجاتا ہے لیکن ہوا ملا کر سونگہنے سے بیہوشی طاری ہوتی ہے اور آٹہہ یا دس منٹ کے اندر سارا بدن ڈہیلا ہوجاتا ہے- لیکن سونگہنا اگر موقوف کیا جاوے تو فوراً ہوش مین آجاتا ہے مہلک اثر اس چیز کا اِسکی مقدار پر منحصر نہین ہے بلکہ جسقدر کم ہوا ملائے جائیگی اور خالص سونگہی جائیگی اُسیقدر جلد مُہلک ہوگی- مقدار اُسکے بخار کی بتدریج بڑہانی چاہئے - اِس چیز کو عرصہ کے خلو معدہ مین یا بعد غذا کے یا بیمار کو بٹہاکر یا کہڑا کرکے نہ سُنگہانا چاہئے +

علاج - فوراً قے کرادا کرا دویات اسٹی -میو- لینٹ کا استعمال کرین لیکن علامات زہر کی اُسوقت اکثر پیدا ہوتی ہین کہ جب کلورا- فارم کو بیہوشی پیدا کرنے کے لئے سُنگہاتے ہین چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جب بیمار کلورا فارم کو بہت زیادہ سونگہہ لیتا ہے تو دم اُسکا رُک رُک کر اور بہ تکلیف آتا ہے اور چہرہ اُسکا نیلگون ہوجاتا ہے اور نبض گہٹنے لگتی ہے غرض جب یہ علامتین پیدا ہون تو کلورا- فارم کو فوراً موقوف کردین اور آر- ٹری -فارسیپس سے زبان کو اُسکے باہر کہینچکر سر اور چہرہ پر آب سرد چہڑکین اور بیمار کو ہوا سے

سرد مین رکہین - امیو - نیا کی ہوا سنگہا دین اور اگر ضرورت ہو تو مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم رکہین اور تار برقی لگا دین ؞

چہارم - ہائیڈریٹ اف - کلو - رل

جب یہ چیز ۲ یا ۳۰ گرین کی مقدار مین کہائی جاتی ہے تب نیند آجاتی ہے لیکن زیادہ مقدار مین کہانے سے اُسقدر بیہوشی ہوتی ہے کہ بیمار مرجاتا ہے ؞

پنجم - تنباکو

علامات - غشی + غثیان + قے + دورانِ سر + ہذیان + اطراف کمزور سارا بدن ڈہیلا اور اُسمین رعشہ ہوتا ہے - بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور تب تشنج ہو کر مریض تلف ہو جاتا ہے - آنکہون کی پتلیان پہیل جاتی ہین - بصارت دہندلی ہو جاتی ہے - خیالات مختلل ہو جاتے ہین - نبض نہایت کمزور - تکلیف تنفس اور پیشاب خطا ہو جاتا ہے +

ششم ہن - بن

علامات - اِس درخت کے بیج جڑ اور پتے بہی تاثیر زہر کا رکہتے ہین - جب یہ چیز اِسقدر نہین کہائی جاتی ہے جس سے بیمار ہلاک ہو تب طبیعت مین جوش پیدا ہوتا ہے - نبض پُر ہو جاتی ہے - چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے - سر بہاری اور گہومنے لگتا ہے - مریض بے بس ہو جاتا ہے

ہاتھہ پاؤن کانپتے ہین - اونگہہ آتی ہے - پتلیان آنکہونکی پہیلجاتی ہین - بیمار ایک چیز کو دو دیکہتا ہے - جی متلاتا قے ہوتی ہے - بعد تہوڑے عرصہ کے یہ علامات رفع ہوجاتی ہین اور بیمار نڈہال پڑا رہتا ہے جب اُسکی جڑ یا پتے زیادہ مقدار مین کہائے جاتے ہین تب نہایت خوفناک علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ اوپر کی علامات کو نہایت شدت ہوجاتی ہے - ہذیان ہوتا ہے اور بیہوشی طاری ہوتی ہے مگر بعض دفعہ بیمار ردلوانہ کے طور پر ہوجاتا ہے - پتلیان پہیلجاتی ہین اور اُنپر روشنی کا اثر نہین ہوتا بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے - ٹانگین کمزور - جسم بعض دفعہ کہچ جاتا ہے اور بعض دفعہ سارے بدن مین تشنج ہونے لگتا ہے نبض سریع اور بیقاعدہ چلتی ہے - سانسین گہری اور تکلیف سے لیجاتی ہین - گاہے گاہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے اور دست آنے لگتے ہین

وہ زہر جنکا اثر نخاع پر ہوتا ہے

کچلا اور اسکا جوہر اسٹرک - نیا

علامات - جب آدمی کچلا یا اُسکا جوہر اسٹرک - نیا زہر کی مقدار مین کہاتا ہے تو تہوڑے یا زیادہ عرصہ بعد اُسکو بے چینی معلوم ہوتی ہے اور دم اُسکا گہٹتا جاتا ہے - سارا بدن کانپنے لگتا ہے اور ہاتہہ اور پاؤن

جھٹکا کھانے لگتے ہین اور تب سارے بدن مین نہایت زور زور سے
تشنج مثل مرض کزاز (ٹے-نس) کے ہونے لگتا ہے - دونو بازو
خودبخود کھچکر سخت ہوجاتے ہین اور ہاتھون کی مٹھیان بندہ جاتی ہین
سر پہلے تو جھٹکا کھانے لگتا ہے اور پھر کھچکر پیچھے کو جھک جاتا ہے اور سارا
بدن کھچکر سخت مانند تختہ کی ہوجاتا ہے - اور جون جون تشنج پے در پے
اور زور زور سے ہوتے جاتے ہین - جسم خم کھاکر مثل کمان کے ہوجاتا
ہے - شکم کھچکر سخت ہوجاتا ہے اور سینہ بھی کھچکر اینٹھہ جاتا ہے جس
سے دم لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے - چہرہ یا تو نیلا یا خون سے پُر
ہوجاتا ہے - مُنہہ کی باچھین کھچ جاتی ہین اور بیمار کی شکل بھیانک ہوجاتی
ہے - آنکھین قایم اور کھُلی اور ڈھیلے اُنکے نکلے پڑتے ہین اور لبین
نیلگون ہوجاتی ہین - مگر ہوش و حواس مین کسیطرحکا فرق نہین پڑتا -
بیمار دم لینے کے لئے بیقاعدہ کوشش کرتا ہے + نیچے کے جبڑ و نکا
یہ حال ہوتا ہے کہ ٹے-نس کی بیماری مین تو عین ابتدا ہی
مین کھچ جاتے ہین مگر کچلے کے زہر مین اکثر سب سے پیچھے اِنمین تشنج پیدا
ہوتا ہے - تشنج کی نوبت کے وقت جبڑا ہمیشہ کھچا ہوا نہین ہوتا کیونکہ
بیمار اکثر بات چیت کر سکتا ہے اور نگل بھی سکتا ہے + اِس زہر مین اکثر
پیاس کی شدت ہوتی ہے - بعض دفعہ سارے بدن مین تشنج دفعتاً
اِس شدت سے ہوجاتا ہے کہ بیمار بستر سے نیچے گر پڑتا ہے +
نصف یا ایک یا دو منٹ بعد تشنج موقوف ہوجاتا ہے اِس وقفہ کے درمیان

بیمار نڈھال ہوکر پسینہ پسینہ ہوجاتا ہے + بعض حالتون مین ایسا دیکھا
گیا ہے کہ تشنج کی نوبت کیوقت پتلیان آنکھون کی پہیلی ہوتی ہین
اور وقفہ کے وقت سکڑجاتی ہین - تشنج کے وقت نبض اسقدر سریع ہو
جاتی ہے کہ اُسکا گنتا دشوار ہوجاتا ہے - ادنی باعث سے مثلاً بیمار اگر
حرکت کرنا چاہے یا اگر اُسکو کوئی آہستہ سے چھوے یا اُسکے پاس کوئی
اچانک زور سے بول پڑے تو نوبت تشنج کی فوراً شروع ہوجاتی ہے +
مگر جب بیمار مرنے والا ہوتا ہے تب تشنج کی نوبتین پے درپے اور نہایت
زور زور سے ہونے لگتی ہین اور عرصہ تک رہتی ہین آخرکار بالکل نڈھال
ہوکر بیمار کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کرجاتا ہے - اِس زہر کی
تشنجی نوبتین جب ایک دفعہ شروع ہوگیئن پہر وہ جلد جلد بڑہنے لگتی ہین
جبتک یا تو بیمار مر نہین جاتا یا جانبر نہین ہوتا + کُچلے کے زہر کی علامتین
بیمار کو منٹون کے اندر ہلاک کر ڈالتی ہین - مگر ٹ ے لے - نس کی بیماری
مین مریض گہنٹون یا دنون یا ہفتون کے بعد مرتا ہے - لیکن علی العموم
ایسا ہوتا ہے کہ علامتون کے شروع ہونے سے دو گہنٹہ کے اندر یا تو بیمار
مرجاتا ہے یا جانبر ہوجاتا ہے - اور بعض دفعہ تشنج کی نوبت ہی کے اندر
مریض تلف ہوجاتا ہے +

زہر کے کہانے کے کسقدر عرصہ بعد علامتین شروع ہوتی ہین اِس بات
مین اختلاف پایا جاتا ہے - کُچلے کے کہانے سے علامتین بہ نسبت اسٹرک - نیا
کے کہانے کے اکثر دیر سے شروع ہوتی ہین - اور جبتک علامتین

رفتہ رفتہ پیدا ہوتی رہتی ہین تبتک بیمار چلتا پہرتا بات چیت کرتا بلکہ اپنی کاروبار مین بہی مصروف رہتا ہے + اسٹرک-نیا کے کہانے سی علامات اکثر ۵ سے ۲۰ منٹ کے اندر شروع ہوجاتی ہین +

صورت حال تشریحی بعد وفات - اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ مرتے وقت جسم ڈہیلا ہوجاتا ہے اور بعدازان اینٹہہ جاتا ہے دماغ کے پردے اور خود دماغ بہی خون سے پر ہوتا ہے اور نخاع کے اوپر کا حصہ اور دونو ششش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے دل سکڑا ہوا اور خون سے خالی ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ اسکے دہنے خانہ پتلے خون سے پر ہوتے ہین سارے بدن مین خون سیاہ اور نیلا ہوتا ہے - معدہ اور امعا اکثر حالت اصلی پر ہوتے ہین +

مہلک خوراک - ایک بچہ جسکی عمر دو یا تین سال کی تہی ایک گرین کا سولہوان حصہ اسٹرک-نیا کہا کر چار گہنٹہ کے اندر مرگیا تہا اور اِس چیز کا نصف گرین بہی بعض دفعہ مہلک ہوا ہے اور کچلے کا اسٹرا-کٹ تین گرینز کی خوراک مین مہلک ہوا ہے - اور پندرہ پندرہ گرین کی دو خوراکین بطور سفوف کے مہلک ہوئی ہین یعنے کل ۳۰ گرین جو برابر ہے کچلے کے ایک پورے بیج کے اور یہ مقدار ۳۰ گرین کی اسٹرک-نیا کی تہائی گرین کے برابر ہے +

جب اسٹرک-نیا مہلک ہوا ہے تو اُس کے کہانے سے اکثر دو گہنٹہ کے اندر بیمار مرا ہے +

کیمیاوی شناخت - کچلے کا بیج اٹھنی برابر گول ہوتا ہے مگر درمیان سے اُبھرا ہوا - رنگ اِسکا ہلکا بھورا اور اُسپر نہایت باریک باریک سفید پشم ہوتے ہین - یہ بیج اِسقدر سخت ہوتا ہے کہ نہایت مشکل سے پیسا جاتا ہے - رنگ سفوف کا سُرمئی اور کسیقدر بھورا ہوتا ہے ذائقہ اُسکا نہایت تلخ ہوتا ہے - پانی اور الکحل کا اثر جب اُسپر ہوتا ہے تو اِس سفوف سے یہ اجزا علیحدہ کئے جا سکتے ہین یعنے اسٹرکِ - نیا + برو - شیا + اور ای - گا - سو - رِک اِسڈ + بلا - نے - نم کی پتری پر رکھہ کر آنچ دینے سے زرد شعلہ پیدا ہوتا ہے + نائیٹرک اِسڈ ملانے سے نارنجی رنگ پیدا ہوتا ہے + کچلے کے خیسانده یا جوشانده مین جب نائیٹرک اسڈ ملایا جاتا ہے تو رنگ اُس عرق کا گہرا سُرخ ہو جاتا ہے اور مازو کا ٹنکچر ملانے سے ایک منجمد تہ نشین ہو جاتا ہے اور پر - سل - فٹ اف ایرن کے ملانے سے ہلکا سبز رنگ پیدا ہوتا ہے +

اسٹرک - نیا - اوّل - یہ چیز سفید ہوتی ہے اور ذائقہ اِسکا نہایت تلخ

دوم - بلا - نے - نم پر رکھہ کر آنچ دینے سے پگل کر رال کے طور پر جلتی ہے اور اِس سے سیاہ رنگ کا دہوان دہار شعلہ پیدا ہوتا ہے اور بند نلی مین بہر کر آنچ دینے سے امو - نیا پیدا ہوتا ہے +

سوم - سرد پانی مین حل نہین ہوتا +

چہارم - تیزابون مین آسانی سے حل ہو جاتی ہے اور اِسکی گاڑہی عرق مین پو - ٹاش ملانے سے منجمد بنکر نیچے بیٹھہ جاتی ہے +

پنجم - خالص نائیٹرک اسڈ ملانے سے ہلکا سُرخ رنگ پیدا ہوتا ہے
کیونکہ اِس مین برو-شیا ہوتا ہے ÷

ششم - سلفیو-رک اسڈ ملانے سے ظاہرا کوئی بہی تغیر نہین پیدا ہوتا
مگر سلفیو-رک اسڈ ملاکر اگر اُس مین ایک ٹکڑا بائی-کرو-میٹ اف پوٹاش
کی قلم یا فی-رو-سائی-نائیڈ اف پو-ٹا-سی-ام یا قدرے بلاک اکسائیڈ
اف منگنے-نیز یا تہوڑا سا پیے-راک سائیڈ اف-لیڈ ملایا جاوے تب
چند خوبصورت رنگ پیدا ہوتے ہین جیسے نیلا-سُرخ اور اودا ÷ اِن
ساری چیزون مین سے بلاک-اکسائیڈ اف منگنے-نیز ملانا ہی بہتر معلوم
ہوتا ہے ÷

جب اسٹرک-نیا اشیاء اکل و شرب یا کسی عضو کی ساخت مین ہو تو اُس
عضو کو قیمہ کرکے اُسمین رکٹی-فائیڈ-اسپرٹ اور قدرے اسیٹک اسڈ
ملاکر اسٹرک-نیا کو حل کرلین تب اُس عرق کو چہان لین اور جو باقی رہا ہو اُسکو
خوب نچوڑ کر الکحل سے دہوڈالین-اب اسٹرک-نیا کے اِس ترش عرق کو
پانی کی بہانپ پر آنچ دیکر گاڑھا کرلین اور اُس مین پوٹاش ملاکر اُس کی
تُرشی کو زایل کردین بلکہ پوٹاش قدرے زیادہ ملاوین تاکہ عرق مذکور
کہارا ہو جاوے-اب اسٹرک-نیا کے اِس کہارے عرق کو ایک لمبی
شیشہ کے کاگ والی نلی مین بہر کر اور اُسکی مقدار کے دُگنے ایتہر یا دو
حصہ ایتہر اور ایک حصہ کلو-را-فارم اُس مین چہوڑ کر ملا دین-اِن چیزون
کے ملانے سے اسٹرک-نیا کہارے سے علیحدہ ہو جاتا ہے-اب بذریعہ ایک

باریک شیشہ کی نلی کے ایتہر کے عرق کو پانی سے علیحدہ کر کے کہلا
رہنے دین تاکہ خود بخود تبخیر ہوتی رہے اِس ترکیب سے اگر اسٹرک-نیا
اُس عرق مین موجود ہے تو گرفت مین آجائیگا لیکن روغن اور اَور اجزا
کے ساتہہ اگر ملا ہوا ہوگا تو شاید اسٹرک-نیا کی قلمین نہ بن سکین- غرض ایتہر
کے اُڑجانے سے جو ملی جلی چیز رہ جاوے اُسمین چند قطرے خالص سل
فیو-رک ایسڈ ملاکر پانی کے بخار پر آنچ دین اِس سے روغن وغیرہ کثافتین
دور ہوجائینگی- اب اُسمین پانی ملادین اور تب پوٹاش ملاکر اُس عرق کی
ترشی کو زایل کردین اور کاغذ سے چہانکر اُس عرق مین پہر ایتہر ملادین -
اِسکے کرنے سے اسٹرک-نیا کی چہوٹی چہوٹی قلمین پیدا ہوجائینگی- اب
اِن قلمون مین سلفیورک-ایسڈ اور پیر-اک-سائیڈ اف-منگنیز ملانے
سے اگر اسٹرک-نیا موجود ہے تو وہ مختلف رنگ پیدا ہوجائینگے جنکا ذکر
اوپر کیا گیا ہے +

برو-شیا- کُچلے کے بیج مین یہ جوہر بہی ہمراہ اسٹرک-نیا
کے ہوتا ہے مگر کُچلے کی چہال مین یہ چیز کثرت سے ہوتی ہے - اگرچہ
برو-شیا ایسا موثر زہر نہین ہے جیسا اسٹرک-نیا پہر بہی اِس کے
کہانے سے ویسی ہی زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسی اسٹرک-نیا سے ہوتی ہین +
جو جو شناخت اسٹرک-نیا کی مختلف رنگون کی نسبت بتلائی گئی ہین
اُنکا اثر اِس چیز پر بالکل نہین ہوتا- بلکہ جب اُسمین نائیٹرک ایسڈ ملایا
جاتا ہے تب نہایت شوخ سُرخ رنگ پیدا ہوتا ہے اور بہ نسبت اسٹرکینیا

کے یہ چیز پانی مین زیادہ تر حل ہوتی ہے - ذایقہ اسکا تلخ ہوتا ہے ٭

وہ سمیات جنکا اثر دماغ اور نخاع دونو پر ہوتا ہے

کو-نا-اِم یعنی ہملاک اور اسکا جوہر کو-نیا

علامات - اِس زہر کی علامتوںمین اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ بعض دفعہ اِس سے بیہوشی پیدا ہوتی ہے اور کسیقدر تشنج اور بعض دفعہ عضلے مفلوج ہوجاتے ہین - ایک شخص نے سہواً بہت سا پتا اِس درخت کا کہا لیا تہا ۱۵ یا ۲۰ منٹ کے اندر دونو ٹانگین اُسکی مفلوج ہوگئی تہین مگر درد بالکل نہ تہا چلنے کا قصد کرتا تو میخواروں کی طرح لڑکہڑاتا تہا - آخر کار بے بس ہوکر گر پڑا - جب کہڑا کرایا تو ٹانگین اُسکی لٹک پڑین اور بعد دو گہنٹہ کے ہاتہہ پاؤن دونو مفلوج ہوگئے طاقت نگلنے کی جاتی رہی اور سارا بدن سُن ہوگیا لیکن تشنج بالکل نہ تہا اور بعد تین گہنٹہ کے تنفس کیحرکت بند ہوگئی اور سوا تین گہنٹہ بعد بیمار انتقال کرگیا لیکن مرتے دم تک ہوش و حواس قائم تہے ٭

صورت حال تشریحی - دماغ کی ارک - نائیڈ پردہ کے نیچے آب خون تہا - دماغ کی ساخت ملائم ہوگئی تہی - اور اُسکے تراشنے سے بیشمار سُرخ سُرخ نقطے پائے گئے تہے ورنہ اَور باتون مین دماغ اصلی حالت پر

تہا - دونو پہیپڑے سیاہ خون سے پُر تھے - دل کی ساخت ملائم اور ڈہیلی تھی - معدہ کا میوکس پردہ سُرخ تہا - رودے حالت اصلی پر تہے مگر سارے بدن کا خون پتلا اور سیاہ تہا +

ہلاک کے جوہر کو اصطلاح مین کو - نیا کہتے ہین مثل تنبا کو کے جوہر نے - کو - نیا کے یہ چیز بہی پتلی اور کہاری ہے اور بخار بنکر جلد اُڑجاتی ہے +

کاغذ پر لگانے سے اسپر روغن کا سا ایک دہبا پڑجا سکتا ہے اور جلانے سے شعلہ دہوان دہار اور زرد رنگ کا پیدا ہوتا ہے +

اوّل نائیٹرک یا سلفیورک یا ہائیڈرو - کلورک ایسڈ کا اثر اس چیز پر کچہہ بہی نہین ہوتا ہے +

دوم پانی مین چہوڑنے سے حل نہین ہوتی بلکہ روغن کے قطرات کے طور پر اوپر تیرنے لگتی ہے +

سوم - پانی اور ایتہر مین حل ہوجاتی ہے +

اکو - نائی - ٹم نے - پے - لس

یعنے

میٹھا تیلیا

اس درخت کی جڑ بیج اور پتے بہی نہایت سریع الاثر زہر ہین مگر خاصکر جڑ تو نہایت ہی درجہ کا زہر ہے +

علامات - اس زہر کے کہانے کے چند منٹ سے لیکر ایک گہنٹہ بعد بیمار کا

مُنہہ اور حلق شل ہوجاتا ہے اُنمین کھینچاہٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ خشک
بہی ہوجاتے ہین - سر گہومتا ہے - ہاتہہ پاؤن سُن اور اُنمین کہینچاہٹ
شروع ہوجاتی ہے - پاؤن بے بس ہوجاتے ہین - بعض دفعہ مُنہہ سے
کف جاری ہو پڑتا ہے اور شکم مین سخت درد ہو کر دست و قے شروع
ہوجاتے ہین - بعض حالتون مین بیمار کا سارا بدن مفلوج ہوجاتا ہے لیکن
ہوش و حواس قائم رہتے ہین اور بعض دفعہ سر گہوم کر بصارت دُہندلی
ہوجاتی ہے - ہذیان ہوتا ہے اور دیگر علامات دماغی پیدا ہوتی ہین لیکن
جیسے منشی زہرون کے کہانے سے کامل بیہوشی ہوا کرتی ہے ویسی اِس
چیز سے نہین ہوتی - آنکہون کی پُتلیان پہیل جاتی ہین - نبض نہایت کمزور
ہوجاتی ہے - بدن سرد اور نیلا پڑجاتا ہے - اور دم تکلیف سے لیا جاتا
ہے - حیوانات مین تشنج ہوتا ہے مگر آدمی مین نہین +

صورت حال تشریحی بعد وفات - کُل جسم کی وریدین خون سے
پُر ہوجاتی ہین اور بعض دفعہ دماغ اور اُس کے پردون مین اجتماع خون کا
پایا جاتا ہے اور گاہے گاہے معدہ اور امعا مین آثار خراش کے
پائے جاتے ہین ؞

علاج - فوراً قے کرادین اور تہوڑی دیر بعد کسٹر آئیل پلا دین بعد
ازان نمرحات مثلاً برانڈی اور امو - نیا کا استعمال کرین اور بیمار کو کافی
پلا دین - ہاتہہ پاؤن اور پشت پر روغن امو - نیا کی مالش کرین اور گرم
روئی سے سیکین - نہین تو اِنپر روئی کی پٹی لگا دین اور ہاتہہ پاؤن اور

قلب کے مقام پر بوتلوں مین آب گرم بھر کر لگا دین - اگر تشنج ہو تو جو-گو- لر- دین سے خون لین - دم لینے کی تکلیف اور کمال بے چینی ہو تو مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم کرین اور تار برقی لگا دین +

یاد رہے کہ بعض دفعہ ہارس - را-ڈش کی جڑ کی جگہ میٹھے تیلیئے کی جڑ سہوا کھائی گئی ہے + ان دونو جڑ و نمین یہ فرق ہے کہ ان دونو کو تراشئے تو رنگ دونو کا پہلے پہل تو سفید ہوتا ہے مگر میٹھے تیلیئے کی کٹی ہوئی جڑ کا رنگ جلد اودا ہو جاتا ہے اور دوسری کا سفید رہتا ہے + میٹھے تیلیئے کی جڑ کے گھر چن گودے دار اور ملنے سے چور ہو جاتی ہے مگر دوسرے کی سخت اور ریشہ دار ہوتی ہے + میٹھے تیلیئے کی جڑ کی شکل گاؤدم اور اس سے گھونگر دار باریک باریک جڑین کثرت سے لٹکتی ہین اور بعض دفعہ اس جڑ کے اوپر کے حصہ پر ایک یا کئی آڑو کی شکل کی گانٹھین لگی ہوتی ہین مگر دوسری جڑ بیلن کے طور کی ہوتی ہے اور اس سے جو باریک جڑین نکلتی ہین وہ سیدھی ہوتی ہین اور گھونگر دار نہین +

میٹھے تیلیئے کی جڑ کی رنگت باہر سے سیاہی مایل ہوتی ہے مگر دوسرے کی میلی + میٹھے تیلیئے کی جڑ جب چبائی جاتی ہے تو لبین فوراً سن ہو جاتی ہین اور انمین جھنجھناہٹ شروع ہو جاتی ہے - اور جب کھائی جاتی ہے تب حلق کے اندر بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور لبون و حلق کا یہ حال کئی گھنٹہ تک برابر جاری رہتا ہے مگر ہارس - را-ڈش کی جڑ کا ذایقہ چرپرا اور میٹھا ہوتا ہے اور عرصہ تک نہین رہتا اور اسقدر تیز ہوتا ہے کہ آنکھون سے

پانی جاری ہو پڑتا ہے:-

بلا- ڈو-نا

علامات - لبین - دہن اور حلق اسقدر خشک ہو جاتے ہین کہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے - آواز بیٹھ جاتی ہے - تشنگی ہوتی ہے - سر گھومتا ہے - اطراف سُن ہو جاتے ہین - چلتے وقت بیمار لڑکھڑاتا ہے - طبیعت نہایت گھبراتی ہے - ہذیان ہوتا ہے آنکھون کے سامنے شکلین نظر آتی ہین اور تب بیمار بیہوش ہو جاتا ہے - نبض تیز چہرہ سرخ اور پہولا ہوا - پُتلیان خوب پہیل جاتی ہین - آنکہین مجلا اور باہر کو نکلی ہوئین - بصارت یا تو دُھندلی یا بالکل جاتی رہتی ہے - جب یہ زہر مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب موت سے پہلے بیہوشی کی علامتین پیدا ہوتی ہین لیکن تشنج بہت کم ہوتا ہے شاذ و نادر جی متلاتا اور اُبکائیان آتی ہین - شکم پہول جاتا ہے اور دستون کے ہمراہ خون آتا ہے - کبھی ایسا بہی ہوا ہے کہ پیشاب مین نہایت دقت ہوئی ہے بلکہ خون بہی آیا ہے اور اعضائے تناسل کو خیزش ۔ علامات اکثر دو یا تین گہنٹہ بلکہ زیادہ عرصہ بعد کہانے زہر کے پیدا ہوتی ہین - لیکن بعض دفعہ نصف گہنٹہ بعد ہی ظاہر ہوئی ہین :-

جب یہ زہر مہلک ہونے والا ہوتا ہے تو بیمار ایک شبانہ روز ہی کے اندر تلف ہو جاتا ہے :-

بلاڈونا کے زہر مین ہذیان ایک بہاری علامتون مین سے ہے چنانچہ بعض دفعہ تو بیہوشی مین مریض خوشی کی باتین کرتا ہے بعض دفعہ اُسکو

بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے - گا ہے بے تکا بکنے لگتا ہے - اور کبھی آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے صرف لبین بیمار کی حرکت کرتی ہین لیکن ہمیشہ حالت ہذیان مین شکلین نظر آتی ہین - بعض دفعہ تو بیمار سوتا ہی رہتا ہے اور کبھی مخمور +

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے کوئی خاص بات نہین پائی جاتی ہے اگرچہ دماغ کی رگین خون سے پر اور حلق اور غذا کی نالی اور معدہ کے اوپر کے فم پر سُرخ سرخ دھبے بھی پائے جاتے ہین +

علاج - قے کروا دین - حیوانی کوئیلہ کا سفوف پانی مین گھولکر پلا دین نہین تو پانی ملا کر لائیکوار پو - ٹا - سی پلا دین - اور بعد تھوڑے عرصہ کے کسٹر ائیل کا جلاب دین - فصد بھی بعض دفعہ مفید پڑتی ہے +

تشخیص - جیسے بلا - ڈو - نا کے زہر مین علامتین پیدا ہوتی ہین ویسے ہی علامات ہائیو - سائی - مس اور دھتورے کے کھانے سے ظاہر ہوتی ہین - پس ان زہرونمین تب ہی اچھے طور پر فرق کیا جا سکتا ہے کہ جب دست یا قئے کے مادہ مین کوئی حصہ بلا - ڈو - نا کے پتے یا بیج کا پایا جاتا ہے +

بلا - ڈو - نا کے جوہر کو اصطلاح مین اٹرو - پیا کہتے ہین - قلمین اسکی سفید ریشم کے طور پر ملایم ہوتی ہین اور باریک بین سے دیکھنے سے جو گوشہ نظر آتی ہین - یہ چیز نہایت سریع الاثر زہر ہے +

لو - بے - لیا

یہ ایک قسم کا جنگلی تنباکو ہے جو امریکا مین پیدا ہوتا ہے +

جب یہ شی زہر کے مقدار مین کہائی جاتی ہے تب سخت جی متلا کر فوراً قے شروع ہو جاتی ہے - سر گہومنے اور درد کرنے لگتا ہے ہاتہہ پاؤن تہرتہراتے ہین - بیمار پسینہ سے تر بتر ہو کر نڈہال ہو جاتا ہے - بعض دفعہ دست شروع ہو جاتے ہین اور پیشاب جلن کے ساتہہ آتا ہے +

مہلک خوراک اس چیز کی ایک ڈرام ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ کے میو - کس پردہ مین شدید انفلامیشن کے آثار پائے جاتے ہین اور دماغ کی رگین خون سے خوب پُر ہوتی ہین +

علاج - آب گرم پلا کر اور حلق مین سرسراہٹ پیدا کرکے قے کرا دین بعد ازان مفرحات کا استعمال کرین کیونکہ یہ زہر مضعف ہے +

ڈی - جی - ٹے - لِس

اسکا درخت انگلنڈ مین پیدا ہوتا ہے - اسمین ایک جوہر ہوتا ہے جسکو ڈی - جی - ٹے - لین کہتے ہین +

علامات - جب اس چیز کو کوئی شخص ایک ہی دفعہ مہلک خوراک مین کہا جاتا ہی تب دست و قے آنے لگتے ہین اور معدہ مین بشدت قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے - سر گہومتا اور درد کرنے لگتا ہی بصارت

ہین فرق پڑتا یا بیمار بالکل اندھا ہوجاتا ہے - پتلیان آنکھون کی پھیلجاتی ہین اور روشنی کا اثر اُنپر کچھہ بہی نہین ہوتا - نبض کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - جی متلاتا غشی طاری ہوکر مریض گاہے گاہے بیہوش ہوجاتا ہے بدن سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے - بیمار کہڑا ہو تو حالت اُسکی بدتر ہوجاتی ہے - اکثر مُنہہ بہی آجاتا ہے - پیشاب بند اور گاہے گاہے تشنج ہوتا ہے - لاش کے امتحان سے دماغ کی رگین خونسے پُر پائی جاتی ہین اور معدہ کا میو-کس پردہ سُرخ *

یہ چیز جب بطور دوا کے استعمال کیجاتی ہے تب بعض اوقات خوفناک علامتین یہ پیدا ہوتی ہین کہ حلق خشک اور تشنگی معلوم ہوتی ہے - جی متلاتا درد سر ہوتا - مُنہہ آجاتا سر گہومنے لگتا - بصارت مین فرق پڑجاتا آنکھون کے سامنے چنگاریان اُڑتی سی نظر آتی ہین - آنکھونکے ڈہیلون پر دباؤ معلوم ہوتا ہے - ہاتہہ پاؤن کمزور اور نبض بطی ہوتی ہے *

بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب یہ دوا عرصہ دراز تک کہلائی جاتی ہے تب جسم مین جمع ہوکر زہر کی علامتین دفعتاً اِس قسم کی پیدا ہوتی ہین کہ مریض کا جی متلانے لگتا ہے دہن خشک ہوجاتا بہوک مرجاتی ہے قے ہوتی ہے اور شدت سے پیاس لگتی ہے + بیمار بے چین اور اُسکو بے خوابی ستاتی ہے جسم گرم اور مرطوب - کمال ضعف اور نبض اکثر کمزور ہوجاتی ہے اور گاہے گاہے یہ بہی علامتین پیدا ہوتی ہین کہ دست آنے لگتے ہین - مُنہہ آجاتا کثرت سے پیشاب پیدا ہوتا - ہذیان اور آنکھون کے

سامنے شکلین نظر آتی ہین تب تشنج اور بیہوشی طاری ہوتی ہے ؛

علاج - قئے کرواکر جلاب دین تب نباتی کیسلے ضیاندون کا استعمال کرین جیسے مازو یا اوک بارک کا - سبز چاء اور کافی کے ضیانده بہی مفید ہین - مفرحات جیسے امو - نیا اور خمر کا استعمال کرین اور بیمار کو اُٹہنے بیٹہنے کی اجازت نہ دین اور حالت ردی مین ترکیب مصنوعی سے تنفس کو قائم کرین اور تار بجلی لگاوین ؛

دہتورا

علامات - دہتورے کے پتے اور بیج دونو مین سمیت ہوتی ہے ہتوڑے عرصہ بعد کہانے اِس چیز کے مریض کا سر گہومتا - بصارت مین فرق پڑجاتا - غشی طاری ہوتی - پتلیان آنکہون کی قائم اور پہیلی ہوئی ہوتی ہین - چہرہ سُرخ اور نبض بطی لیکن خون سے پُر ہوتی ہے ؛ لیکن بعض دفعہ دہتورے کے کہانے سے کمال بےچینی ہوتی ہے - جسم گرم اور سرخ ہوجاتا ہے - چہرہ بہیانک اور دم جلد جلد لیا جاتا ہے - بیمار باتین ایسی جلد جلد کرتا ہے کہ سمجہہ مین نہین آتین اور ہاتہون سے خیالی اشیاء کو پکڑتا یا ملتا رہتا ہے - بستر کو نوچتا رہتا ہے اور بعض اوقات بے اختیار ہنسنے لگتا ہے - چلتے وقت لڑکہڑاتا ہے اور شرابیون کے طور پر گر پڑتا ہے ؛

صورتحال تشریحی بعد وفات - دماغ اور اُسکے پردون کی رگین خون سے نہایت پُر ہوتی ہین اور مادہ دماغ کا سخت اور خونسی نہایت پُر ہوتا ہے - دماغ کے بطون مین آب خون پایا جاتا ہے دونو پہیپڑے خونسے پر اور دل ملایم ہوتا ہے ؛

دہتورے کے بیج زہر کے طور پر اکثر کہلائے جاتے ہین +
یہ بیج چپٹے اور کہردُرے بہورے یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہین اور شکل انکی گُردے کی
سی ہوتی ہی - جب یہ خشک ہوتے ہین تو آٹھہ بیجونکا وزن قریب ایک گرین
کے ہوتا ہے + انمین اور سرخ مرچ کے بیجون مین شک پڑ سکتا ہے +

فرق درمیان دہتورے اور سرخ مرچ کے بیجون مین

بموجب ڈاکٹر پامر صاحب کے ان دونو بیجون مین یہ فرق ہے -

سفید دہتورے کے بیج	سرخ مرچ کے بیج
١- شکل انکی قریب گُردونکی سی ہوتی ہی مگر ایک سرا بہ نسبت دوسرے کے بہت چہوٹا ہوتا ہے	١- انکی شکل گُردون کی سی ہوتی ہی -
٢- خاکا انکا گوشہ دار -	٢- انکا خاکا گول ہموار -
٣- مقدار چوتہائی انچ سے کچہہ زیادہ - چوڑائی قدرے کم -	٣- بہ نسبت دہتورے کے بیج کے قدرے چہوٹا مگر زیادہ تر چوڑا -
٤- رنگ بہورا سبزی مایل لیکن بعد خشک ہونیکے رنگ زرد ہو جاتا ہے -	٤- رنگ زرد -
٥- دہتورے کے بیج ایک سفید ملائم ڈلے کے وسیلہ سے انول کے ساتھہ لگے ہوتے ہین - یہ ڈلا آسانی سی علیحدہ ہو جاتا ہی تب اُس بیج کے مقعر کنارے پر آدہی دور تک ایک گہری جہری	٥- سرخ مرچ کے بیج کے مقعر کنارے پر ایک اُبہار رہوتا ہے اور اس سے ایک باریک نال نکلکر اُن بیجون کو جوڑتی ہے +

رہ جاتی ہے ؛	
۶ - بجز دونو چپٹی جانبون کے بیرونی سطح اِن بیجون کی ناہموار اور قریب جالی دار ہوتی ہے مگر اُن دونو چپٹی جانبون کا رنگ بسبب ارد گرد کے بیجون کے دباؤ کے ہلکا سنہری مایل ہوتا ہے ؛	۶ - ساری سطح ناہموار ہوتی ہے -
۷ - محدب کنارا موٹا اور نکلا ہوا ہوتا ہے اور نکالون کے درمیان طولانی سے بسبب دب جانے دونو جانبون کے ایک جھری ہوتی ہے ؛	۷ - محدب کنارا گول اور موٹا ہوتا ہے ؛
۸ - محدب کنارے کی جھری پر چھری رکھکر اگر بیج کے دو ٹکڑے کیجئے تو بیج کا چھلکا ناہموار نظر آوے گا اور دال کے بیچ مین مادہ درخت کا جسکو اصطلاح مین ام - بریو کہتے ہین خمدار اور بل کھایا ہوا نظر آویگا ؛	۸ - سرخ مرچ کے بیج کو اگر اسیطور پر دو پھانک کرین تو چھلکے کا خاکا ہموار نظر آئیگا اور دال کے بیچ مین درخت کا مادہ یعنے ام - بریو صرف خم کھایا ہوا نظر آویگا اور بلدار نہین ہوگا ؛

اوپر کے بیرونی امتحان سے جب دھتورے اور سرخ مرچ کے بیجون مین

فرق کر لیا تب کیمیاوی شناخت سے انکو آزمانا چاہیئے + چنانچہ بیجون کو قدرے پانی مین جوش دین اور جوشاندہ کو جاذب کاغذ سے چہان لین + دونو جوشاندے قدرے گدلے نظر آوینگے - دہتورے کے بیج جوش دینے کے سبب قدرے سیاہی مایل ہوجاوینگے مگر مرچ کے بیج یاتو اپنے اصلی زرد رنگت پر رہینگے یا رنگ انکا کسیقدر پہیکا ہوجاویگا +

شناخت کیمیاوی	دہتورے کا جوشاندہ	مرچ کا جوشاندہ
۱ - عرق پر کلو - رایڈ اف ایرن	کچہہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا	سفید گدلا ہوجاویگا
۲ - عرق کلورائیڈ اف گولڈ	خفیف گدلا	کچہہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا
۳ - عرق بائی کلورائیڈ اف - پلاٹینم	خفیف گدلا	ایضاً
۴ - عرق فرو - سائنائیڈ اف - پوٹاسیم	خفیف گدلا	ایضاً
۵ - ذایقہ	پہیکا	چرپرا
۶ - آدمی بلی یا کتے کی آنکہو نمین ڈالا جاوے	پتلیان آنکہون کی پہیل جاوینگی	پتلیون مین کسی طرحکا تغیر نہین پیدا ہوگا

فرق کر لیا تب کیمیاوی شناخت سے انکو آزمانا چاہئے + چنانچہ بیجون کو قدرے پانی مین جوش دینا اور جوشاندہ کو جاذب کاغذ سے چہان لین + دونو جوشاندے قدرے گدلے نظر آوینگے - دہتورے کے بیج جوش دینے کے سبب قدرے سیاہی مایل ہوجاوینگے مگر مرچ کے بیج یا تو اپنے اصلی زرد رنگت پر رہینگے یا رنگ انکا کسیقدر بہیکا ہوجاویگا +

شناخت کیمیاوی	دہتورے کا جوشاندہ	مرچ کا جوشاندہ
	تغیر نہین پیدا ہوگا	سفید گدلا ہوجاویگا
		کچھہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا

ایضاً
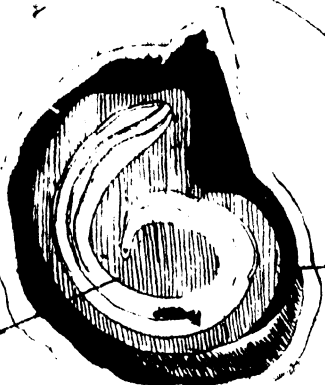
سرخ مرچ کے درخت کا مادہ یعنی ام بریو

علاج - بیمار کو فوراً قے کراویں اور اسٹمک پمپ کے ذریعہ معدہ کو صاف کریں بعد ازاں دو تین مشک پانی کی بیمار کے سر پر چھوڑیں ٭ اگر مناسب ہو تو فصد لیں اور گردن پر پلیسٹر لگا دیں ٭

تمت